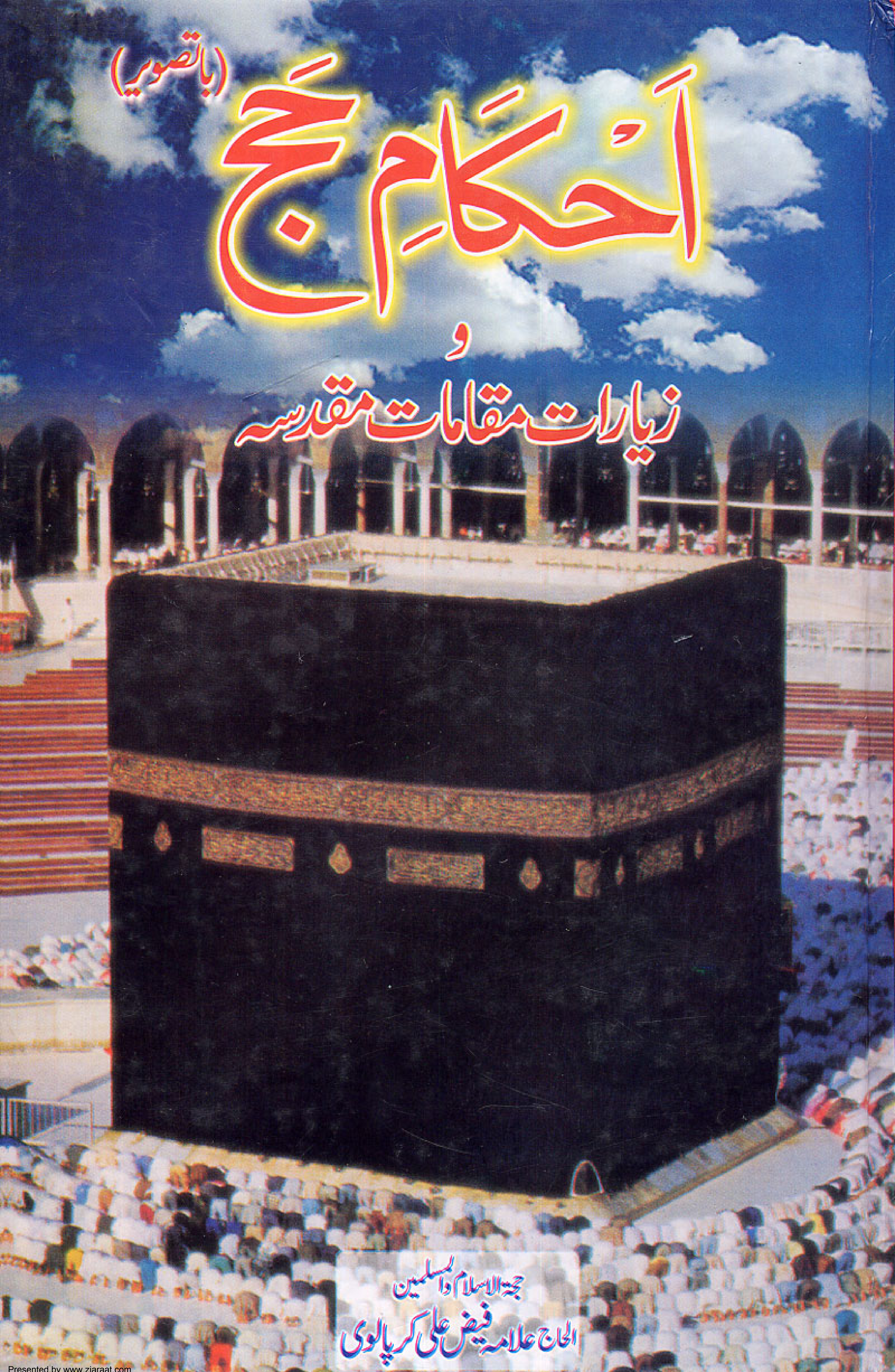

(باتصویر)

احکامِ حج

و

زیاراتِ مقاماتِ مقدسہ

حجۃ الاسلام والمسلمین

الحاج علامہ فیض علی کرپالوی

Presented by www.ziaraat.com

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

اسم کتاب .... احکام حج

مؤلف .... الحاج فیض علی کرپالوی

کمپوزنگ .... ملک سفیر حسین ساجدی

مطبع .... معراج دین پرنٹرز لاہور

بار .... اوّل

تاریخ اشاعت ....

ہدیہ ....

ملنے کا پتہ

- افتخار بک ڈپو مین بازار اسلام پورہ لاہور
- العصر اسلامک بک سنٹر (35) حیدر روڈ اسلام پورہ لاہور
- مکتبۃ الرضا اردو بازار لاہور
- کریم پبلی کیشنز سمیع سنٹر (38) اردو بازار لاہور فون: (7122772)
- قرآن سنٹر امام بارگاہ مستری محمد عبداللہ راجہ روڈ سیالکوٹ فون: (582208)

E-mail:qurancenter@hotmail.com
E-mail:safeerhussain786@hotmail.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تلبیہ

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ

لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ

لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ

وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ

لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ

Presented by www.ziaraat.com

اظہار تشکر

تمام حجاج کرام اور زائرین دیار مقدسہ کی یہ دلی تمنا ہوتی ہے کہ وہ حج کے مناسک کو احسن اور صحیح انداز میں ادا کریں۔ اور یہ اس وقت تک ممکن نہیں جب تک حجاج کرام مسائل حج سے مکمل طور پر آگاہی حاصل نہ کرلیں اسی بات کو مدنظر رکھتے ہوئے اس ضرورت کو عرصہ دراز سے محسوس کیا جارہا تھا کہ اردو زبان میں تمام مشہور و معروف مراجع عظام کے فتویٰ جات کو یک جاہ کرکے ایک ایسی جامعہ کتاب مرتب کی جائے تاکہ ہر مقلد اپنے مجتہد کے فتویٰ پر عمل کرتے ہوئے اپنے فریضہ حج کو احسن انداز سے ادا کرسکے چونکہ مملکت خداداد پاکستان میں چند مشہور مراجع کے مقلدین ہیں اس لئے فقط آیت اللہ سید علی سیستانی' آیت اللہ سید علی خامنہ ای' آیت اللہ حافظ بشیر حسین نجفی' آیت اللہ فاضل لنکرانی آیت اللہ ناصر مکارم شیرازی' آیت اللہ سید صادق شیرازی' اور آیت اللہ جواد تبریزی' کے فتویٰ جات کو اکٹھا کرکے اس کتاب کو مرتب کیا گیا ہے جن مسائل میں یہ مراجع متفق ہیں انہیں متن میں لکھ دیا گیا ہے لیکن جس مسئلے میں کسی مرجع کا اختلاف ہے۔ اسے علیحدہ حاشیہ میں لکھ دیا گیا ہے اور مسائل کو آسان اور عام فہم بنانے کیلئے مناسب مقام پر ان کی تصویریں بھی لگادی گئی ہیں تاکہ حجاج کرام کو حج کے احکام سمجھنے میں آسانی ہو جہاں اس کتاب میں مسائل حج کو آسانی اور اختصار کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ وہاں ساتھ ساتھ ادعیہ اور زیارات کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ تاکہ حجاج کرام کیلئے مستحبات کی ادائیگی میں بھی آسانی رہے۔

خداوند متعال محترم جناب عمران علی شبیر صاحب مالک علی ٹریڈنگ کمپنی سیالکوٹ اور باؤ محمد اسلم قریشی صاحب ڈائریکٹر انٹر یڈ انٹرنیشنل کمپنی سیالکوٹ اور محترم جناب سید سلطان علی شاہ سیدانوالی شرقی، محترم جناب سید اظہر علی شاہ پورن نگر اور پسران سید ظہیر الحسن رضوی مرحوم کی توفیقات میں اضافہ فرمائے جنہوں نے اس کتاب کی طباعت میں بھرپور مدد فرمائی میں ان کے اس پرخلوص تعاون پر ان کا شکر گذار ہوں اور اس کار خیر کا ثواب ان کے مرحومین کے نام کرتے ہوئے قارئین و حجاج کرام سے درخواست کرتا ہوں کہ اعمال حج کو انجام دیتے وقت برادر عمران علی شبیر صاحب اور باؤ محمد اسلم قریشی صاحب، سید سلطان علی شاہ صاحب، سید اظہر علی شاہ صاحب و پسران سید ظہیر الحسن رضوی کی سلامتی اور اُن کے مرحومین کی بخشش اور بلندی درجات کے لیے دعا خیر ضرور فرمائیں۔ آخر میں تمام حجاج کرام سے التماس ہے کہ ان محسنین کے مرحومین کے لیے ایک مرتبہ سورۃ فاتح اور تین مرتبہ سورۃ توحید کی تلاوت فرمائیں۔

ملتمس دعا

فیض علی کرپالوی

Presented by www.ziaraat.com

فہرست

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
1	فلسفہ حج	2
2	سامان برائے سفر حج	7
3	ہدایات برائے سفر حج	8
4	احکام حج	10
5	عمرہ	21
6	عمرہ تمتع کے میقات	27
7	پاکستانیوں کے میقات	33
8	احرام کا طریقہ	36
9	محرمات احرام	43
10	مستحبات حرم	69
11	احکام طواف	71
12	طواف کی دعائیں	92
13	نماز طواف	100
14	سعی کرنا	104
15	سعی کی دعائیں	113
16	تقصیر	121
17	عمرہ تمتع اور حج تمتع کے درمیان کے احکام	122
18	احکام حج تمتع	124
19	احرام حج	128
20	وقوف عرفات	131
21	وقوف مشعر الحرام	137
22	واجبات منیٰ	142
23	رمی جمرات	142
24	قربانی	146
25	حلق یا تقصیر	151
26	طواف حج/نماز طواف اور سعی	156
27	طواف النساء	157
28	بچوں کے احکام	160
29	مکہ کے متبرک مقامات	163
30	طواف وداع	185
31	مدینہ کے متبرک مقامات	187
32	مسجد نبوی	187
33	زیارت سید الانبیاء	197
34	جنت البقیع	204
35	زیارات جنت البقیع	205
36	معلومات جنت البقیع	218
37	مدینہ کے مشہور مقامات	222

Presented by www.ziaraat.com

فلسفہ حج

حج کے لغوی معنی کسی بڑے مقصد کا ارادہ کرنے کے ہیں۔ مگر شریعت کی زبان میں اس سے وہ خاص اعمال مراد ہیں جو مخصوص دنوں میں، ایک خاص جگہ اور مخصوص طریقہ سے ادا کیے جاتے ہیں حج شریعت اسلامیہ کے اہم واجبات میں سے ایک ہے اس کا وجوب بدیہی طور پر قرآن مجید کی نص صریح سے ثابت ہے: (**وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ**) اس آیت میں اللہ تعالی نے ترک حج کو کفر قرار دیا اور اس کی اہمیت کو تاکیداً بیان فرمایا حج ارکان اسلام میں سے ایک اہم رکن ہے اور اس بارے میں حدیث میں وارد ہے امام باقرؑ فرماتے ہیں: (**بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ عَلَى الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ وَالصَّوْمِ وَالْوَلَايَةِ**) یعنی اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے نماز، زکوۃ، حج، روزہ اور ولایت محمدؐ و آل محمدؐ اور اس واجب کو ترک کرنا گناہ کبیرہ ہے اور اس کے واجب ہونے کا انکار کفر ہے:

حج: خداوند عالم کا حکم حضرت آدمؑ کی دیرینہ سنت اور اللہ کے خلیل ابراہیمؑ کا طریقہ ہے۔

حج: انسان اور رحمٰن و رحیم خدا کے درمیان موجود وعدہ کے وفا کرنے کا موقع اور راہ ابراہیمی پر چلنے والوں کے لئے اتحاد کا ذریعہ ہے۔

حج: شیطان اور خود پرستی سے مقابلہ، شرک سے اظہار بیزاری اور انبیاءؑ کے راستے سے وابستگی کا اعلان ہے۔

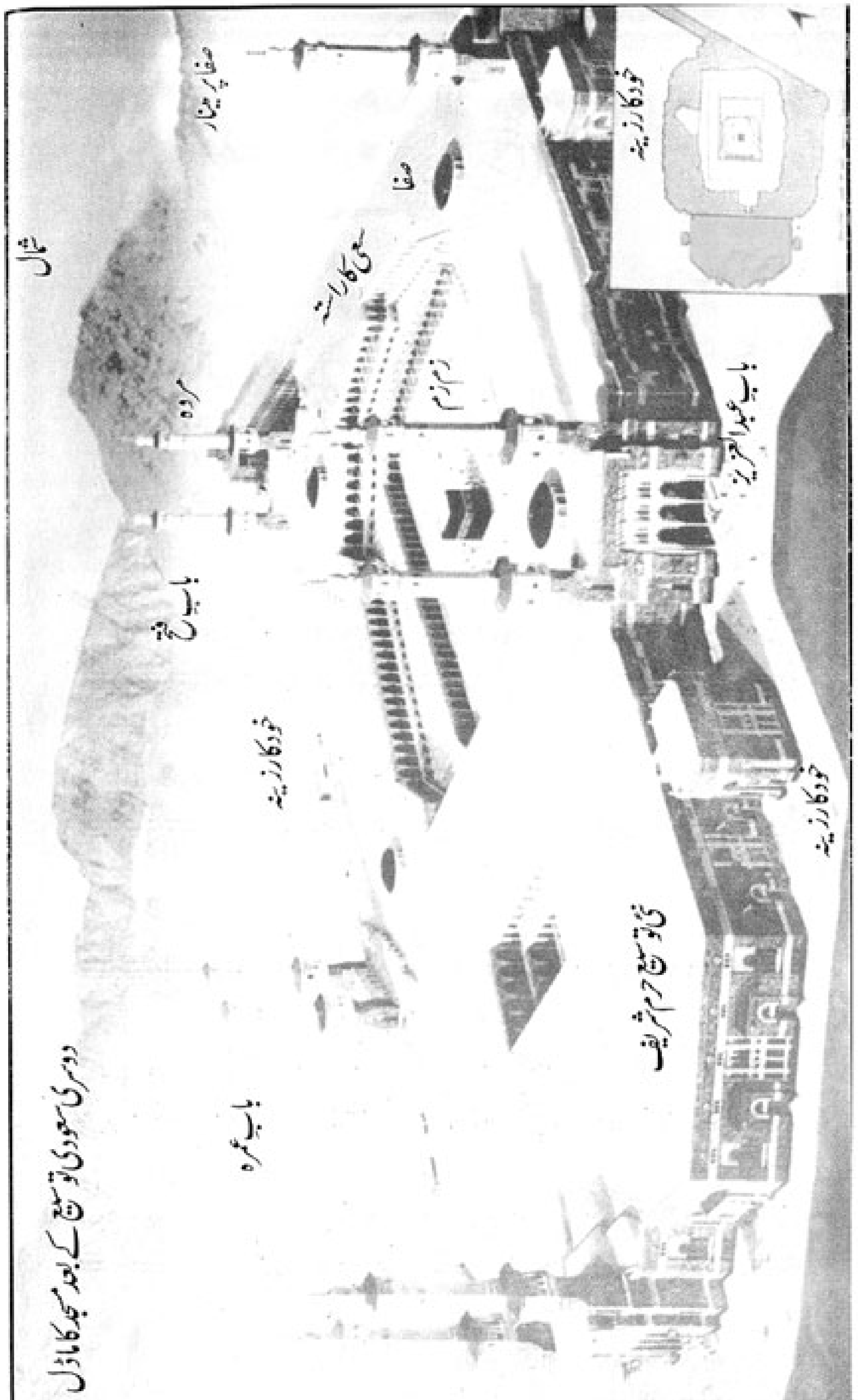

Presented by www.ziaraat.com

حج : مقام ابراہیمؑ کے نزدیک نماز ادا کرنا، جناب حاجرہ کی مانند صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنا اور عرش الٰہی کے فرشتوں کے ہمنوا ہو جانا، حج کے انسان ساز کرداروں کا نام ہے۔

حج : ایک قسم کا جہاد ہے۔ انسان کی عبادت کا سب سے بڑا اور پائیدار مظاہرہ ہے

حج : ایک دوسرے سے آشنا ہونے کی جگہ اور عظیم امت اسلامی کے درمیان ارتباطات وتعلقات کا مرکز اور آگہی آزادی اور خودسازی کی تربیت گاہ ہے

حج : خدا کے تمام رسولوں کا سب سے پرانا طریقہ عبادت ہے جبکہ کعبہ کرہ ارض پر سب سے پہلی عبادت گاہ ہے۔

حج : گناہوں سے تطہیر کا بہترین ذریعہ اور اسلامی احکام کی ایک بہترین تقریب ہے۔

فریضہ حج ایک ایسا عمل ہے جس کی آواز لبیک کی کشش حضرت آدمؑ کو چالیس حج کرنے پر مجبور کرتی ہے۔ حضرت آدمؑ سے لے کر حضرت خاتمؐ تک تمام انبیاءؑ حج کی ادائگی کیلئے مکہ معظمہ جاتے رہے۔ اور بیت اللہ کی زیارت کرتے رہے وہ بیت اللہ ہی ہے۔ جس کے غلاف کو پکڑ کر انبیاء اوصیاء اور صلحاء بارگاہ خداوندی میں گڑگڑاتے رہے۔

یہ وہ عظیم گھر ہے۔ جس کی زیارت کیلئے امام حسینؑ بیس مرتبہ مدینہ سے پیدل چل کر آئے یہ وہ عظیم گھر ہے۔ جس کی طرف آتے ہوئے امام زین العابدینؑ سواری پر سوار نہیں بلکہ لرزتے اور کانپتے پیدل چلتے تھے ایک مرتبہ نہیں دو مرتبہ نہیں بلکہ مسلسل چالیس حج پا پیادہ کئے۔ کتنا خوش نصیب ہے وہ شخص جسے اس گھر کی زیارت نصیب ہو جس گھر میں امام المتقینؑ کی ولادت ہوئی ہو اور جس گھر کی زیارت ہر نبی اور امام کیلئے باعث سعادت بنی ہو یہی وجہ ہے کہ ہر سال لاکھوں توحید کے پروانے، ایک لباس، رنگ و نسل سے آزاد،

قومیت ولسانیت کے شکنجے سے بے نیاز، دنیا کے کونے کونے سے ایک مرکز توحید پر سر بسجود ہوتے ہیں عرفات ومنیٰ کی آب وگیاہ وادیوں میں جمع ہو کر اپنی کوتاہیوں پر نادم اپنی نادانیوں پر شرمسار، اپنے گناہوں پر نوحہ کناں اور اپنی غلطیوں پر تائب ہو کر اللہ سے رحم وکرم کی بھیک مانگتے ہیں اور جب ان کے تخیل کی پرواز ماضی کے سمندر میں غوطہ زن ہوتی ہے تو ان کی آنکھوں میں حجۃ الوداع کا منظر گھوم جاتا ہے اور خیالوں ہی خیالوں میں دیکھتے ہیں کہ باعث تخلیق کائنات خاتم النبیین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰؐ اور دیگر سینکڑوں انبیاءؑ نے یہی کھڑے ہو کر نوع انسانی کی بقا اور فلاح کیلئے دعائیں مانگیں تو اس وقت روحانی و وجدانی کیفیات عجیب منظر پیش کرتی ہیں اور انسان خالق کائنات کی بارگاہ میں سجدہ شکر بجا لاتے ہوئے بے قرار ہو کر پکارنے لگتا ہے۔

إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ

ترجمہ: میں نے یکسو ہو کر اپنا چہرہ زمین وآسمان کے خالق کی طرف موڑ لیا۔ ان ایام میں حاجی کو اذکار اور عبادات کے علاوہ کوئی کام نہیں ہوتا۔ وہ دن رات خوشنودی خدا کے حصول میں سرگرداں رہتا ہے اور دیوانہ وار اس عزم کا اظہار کرتا ہے کہ اے پروردگار میں اپنے اہل وعیال، عزیز واقارب، دوست واحباب، کاروبار اور اپنی دیگر روزمرہ کی مصروفیات کو بالائے طاق رکھ کر تیرے حضور حاضر ہوں اور ایمان ویقین کی پختگی اور سلامتی کا متمنی ہوں۔ تیرے پاکیزہ اور مقدس بندوں کی پیروی میں سرگرداں ہوں، جن پر تو نے انعام و اکرام کی بارش کی اور اپنی رضاؤں کا اظہار فرمایا۔ خداوندا ہمارا حشر ونشر محمدؐ وآل محمدؑ کے ساتھ فرمانا۔

اے حجاج کرام! خوش نصیب ہیں آپ کہ اللہ نے اس عظیم سعادت اور اپنے گھر اور اپنے حبیب کے دیار کی زیارت کیلئے آپ کا انتخاب کیا ہے۔ وہ آپ سے

Presented by www.ziaraat.com

چاہتا ہے کہ آپ خود کو مکمل طور پر اس کے حوالے کر دیں اور اپنے آپ میں پسندیدہ صفات پیدا کریں۔ سیرت و کردار کی تعمیر کریں، روحانی ترقی اور اخلاقی بالیدگی کی راہ ہموار کریں، تزکیہ نفس کریں، تقوی کی روح پیدا کریں، اللہ سے تعلق استوار کریں تاکہ اللہ کی اطاعت و فرمانبرداری اور اس کی محبت ہر چیز پر غالب آجائے۔

حج کی سعادت اللہ تعالی کی طرف سے اس بات کی توفیق ہے کہ اصلاح حال کی تمام تر کوششوں کے باوجود جو نقائص رہ گئے ہیں وہ ارکان حج اور مقامات حج کی برکت سے دور ہو جائیں۔ اس لیے ہر عازم حج کو چاہیے کہ وہ حج کے ایک ایک رکن اور عمل کو پورے اخلاص اور شعور کے ساتھ صحیح اسلامی روح کے ساتھ ادا کرے اور حج کی ان برکات سے بھرپور استفادہ کرے۔

حج کے ارکان کی ادائیگی میں مشکلات کے پیش نظر اس عبادت کا اجر و ثواب بھی بہت زیادہ ہے احادیث میں ہے کہ صحیح مناسک حج کو ادا کرنے والا شخص گناہوں سے ایسے پاک ہو جاتا ہے جیسے شکم مادر سے پیدا ہونے والا بچہ۔

یہ عظیم عبادت کہ جس کی بجا آوری کیلئے جسمانی و مالی غرض ہر طرح کی قربانی پیش کی جاری ہو، کے مناسک کی ادائیگی میں خاص احتیاط اور توجہ کی ضرورت ہوگی۔ بصورت دیگر سب کچھ رائیگاں چلا جائیگا لہذا ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم مسائل حج کو اچھی طرح ذہن نشین کریں اور اس عبادت کی حقیقی روح کو سمجھ کر اسے بجالائیں تاکہ اس کے تمام تر ثمرات سے کماحقہ مستفید ہو سکیں۔

(آمین ثم آمین)

ہدایات

- اس مقدس سفر کو شروع کرنے سے پہلے تمام حقوق اللہ اور حقوق الناس کو ادا کرنا چاہیے اور اپنے ذمہ جو واجب حقوق ہوں مثلاً زکوۃ، خمس وغیرہ ادا کریں کیونکہ ان حقوق کی ادائیگی کے بغیر حج کرنا درست نہیں۔
- جانے سے پیشتر اپنی وصیت لکھ کر یا بتا کر جائیں۔
- اپنی قرأت نماز اور مسائل حج کو صحیح طور پر یاد کر لیں، تاکہ آپ صحیح حج کر سکیں۔
- اپنا زاد راہ اور خرچہ سفر فراخ دلی کے ساتھ لیں، کنجوسی سے کام نہ لیں۔
- مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں تمام واجبی نمازوں کو حرم مطہر میں ادا کریں اور حاجی صاحبان کو اجازت ہے کہ وہ پورے شہر مکہ اور مدینہ میں نماز چاہے پوری پڑھیں یا قصر پڑھیں۔
- دوران سفر اپنے ساتھیوں سے انتہائی اخلاق، مروت اور انصاف سے پیش آئیں اور غیبت حسد، تکبر وغیرہ برائیوں سے اجتناب کریں۔
- کھانے پینے میں حد اعتدال سے کام لیں اور اپنی صحت کا خاص طور پر خیال رکھیں۔
- مذہبی بحث و مباحثے سے حتی الامکان اجتناب کریں۔
- ان مقدس مقامات میں اپنی عافیت، اولاد، دوست احباب، اموات، والدین اور ملک کے استحکام کیلئے خصوصاً مسلمانوں کیلئے دعا کریں
- قافلہ یا گروپ کی شکل میں سفر کریں اور کسی عالم دین کو اپنے قافلے میں شامل کریں تاکہ مسائل حج و نماز وغیرہ میں سہولت ہو۔
- مسجد الحرام اور مسجد نبوی میں جب جماعت ہوتی ہو تو اپنی نیت کر کے شامل ہو جائیں اگر وقت کے متعلق شبہ ہو تو بعد میں پھر اعادہ کریں مسجد نبوی اور مسجد الحرام میں قالین پر سجدہ جائز ہے۔ لیکن بہتر ہے کہ فرش پر سجدہ کریں

Presented by www.ziaraat.com

ضروری سامان برائے سفر حج

- دستی بیگ برائے پاسپورٹ وٹکٹ ○ ناخن تراش ○ چھوٹی قینچی
- بڑا بیگ ○ چھوٹا بیگ ○ سادہ لفافے ○ صابن دانی
- دستی رومال ○ نوٹ بک ○ بال پوائنٹ ○ چھوٹا چمچ
- مگ / پلیٹ ○ تولیہ / لوٹا ○ سوئی دھاگہ بٹن ○ سیفٹی و بلیڈ
- ٹھنڈے پانی کی بوتل ○ بیلٹ برائے احرام ○ کتاب برائے حج
- جوتوں کیلئے تھیلیاں دوعدد ○ ہوائی چپل دوعدد ○ بند جوتا ایک عدد
- سنگریزوں کیلئے تھیلیاں دوعدد ○ بنیان چارعدد ○ ازار بند چارعدد
- کپڑے پہننے کیلئے موسم کے مطابق چھ عدد ○ ٹوتھ برش
- خواتین کا سامان برائے ایام مخصوصہ ○ لیٹر پیڈ
- (خواتین کیلئے احرام کی چادریں) ایک یا دوعدد
- مرد حضرات کیلئے احرام دوعدد

ہدایات برائے سفر حج

وہ حاجی صاحبان جو کاروان کے بغیر سفر کر رہے ہوں انہیں پرواز سے دو دن پہلے حاجی کیمپ پہنچنا چاہیے حاجی کیمپ پہنچ کر اپنے رہائشی کمرہ میں سامان رکھنے کے بعد حاجی کیمپ میں واقع ایئرلائن آفس سے اپنا پاسپورٹ اور ٹکٹ وصول کریں۔ پھر وزارت حج کے کیمپ سے سعودی عرب کیلئے اپنی شناخت کا لاکٹ بنوائیں جس پر آپ کا نام، پاسپورٹ نمبر اور مکہ میں آپ کی رہائش کا پتہ درج ہوگا اس کے بعد جس بنک کے ذریعے آپ نے حج کی درخواست دی ہے اس سے پیسے وصول کریں اگر آپ دوائیاں ساتھ لے جا رہے ہیں تو ڈاکٹر سے دوا والی کاپی پر مہر لگوالیں آپ چاہیں تو دن کو حاجی کیمپ میں گزاریں اور چاہیں تو واپس اپنے گھر یا وہیں اپنے کسی عزیز کے پاس ٹھہر جائیں۔ کاروان کے ساتھ جانے والے حجاج کرام کے مندرجہ بالا کام کاروان والے خود انجام دیں گے۔ ہاں حاجی کو چاہیے کہ حج پرواز والے دن اپنے سامان کے ساتھ پرواز سے چھ گھنٹے قبل حاجی کیمپ کے کسٹم ہال میں پہنچ جائے اپنا سامان کسٹم عملہ سے چیک کروالے پھر ایئرلائن کے آدمیوں سے اپنی ٹکٹ O-K۔ کروالے اور ان سے اپنا بورڈنگ کارڈ بھی وصول کرے اور پھر ایئر لائن والوں سے سامان کا وزن کروا کر سامان انہیں جمع کروا دے اور رسید وصول کرے یہ سامان ایئرلائن کا عملہ خود پرواز تک پہنچا دے گا۔ جو جدہ ایئرپورٹ پر آپ کو واپس ملے گا۔ ہاں اپنا دستی بیگ اپنے پاس رکھیں جس میں پاسپورٹ، ٹکٹ، بورڈنگ کارڈ، ٹریولنگ چیک اور دوسرے پیسے اور ٹیکوں والا کارڈ ہوگا۔ حاجی صاحب کو حاجی کیمپ سے ایئرپورٹ بسوں کے ذریعے پہنچایا جائے گا۔ ایئرپورٹ پہنچ کر امیگریشن کروا کر اپنے دستی سامان کو ٹیگ لگوائیں اور ویٹنگ ہال میں بیٹھ کر اپنی پرواز کا انتظار کریں۔

Presented by www.ziaraat.com

- ہوائی جہاز پر سوار ہو کر بورڈنگ کارڈ پر درج اپنی نشست پر تشریف رکھیں ہوائی جہاز کا سفر تقریباً ساڑھے پانچ گھنٹے کا ہوتا ہے ۔
- سفر کے دوران اپنے ساتھیوں اور پرواز کے عملہ سے تعاون کریں اور اپنے آپ کو ذکر الہٰی میں مشغول رکھیں اور خود کو ذہنی طور پر ہر قسم کے حالات و مشکلات کا سامنا کرنے کیلئے تیار رکھیں۔
- جدہ ائیر پورٹ پر پہنچ کر تمام حجاج کرام ایک ہال میں جائیں گے جہاں وزارت صحت کا عملہ آپ کے ٹیکوں والے کارڈ چیک کرے گا اور چند ادویات دے گا یا ٹیکے لگائے گا۔
- پھر دوسرے ہال میں امیگریشن کا عملہ فرداً فرداً پاسپورٹ کو چیک کرنے کے بعد دخول (Entery) کی مہر لگائے گا۔ پھر حاجی صاحب کی جامہ تلاشی ہوگی۔
- تیسرے ہال میں ائیرلائن کو جمع کروایا ہوا سامان موجود ہوگا اپنا سامان تلاش کرنے کے بعد کسٹم والوں سے چیک کروائیں اور ہال سے نکلنے سے پہلے یقین کرلیں کہ آپ کا تمام سامان ہمراہ ہے۔
- ہال سے نکل کر مکتبۃ الوکلاء سے اپنے پاسپورٹ پر ضروری اندراج کروا کر اپنا پاسپورٹ واپس لے لیں۔
- وہاں سے مکتبۃ الوکلاء کے ملازم آپ کا سامان ریڑیوں میں ڈالیں گے اور اس حصہ میں پہنچا دے گے جہاں سے پاکستان کے حاجی صاحبان کو سفر کیلئے بس ملے گی۔
- وہاں سے سامان لیں اگر آپ نے نذر کا احرام باندھنا ہو تو وہیں سے احرام باندھ کر بس میں بیٹھ کر مکہ آجائیں اور اگر آپ نے میقات پر جانا ہو تو جحفہ یا مدینے کا سفر اختیار کریں۔

احکام حج

- حجۃ الاسلام جو ہر مستطیع شخص پر واجب ہوتا ہے تمام عمر میں صرف ایک مرتبہ واجب ہے۔
- مستطیع شخص پر حج کا وجوب فوری ہے کہ استطاعت کے پہلے ہی سال حج بجا لائے اس میں تاخیر کرنا جائز نہیں ہے اور تاخیر کی صورت میں بعد والے سال میں انجام دے اور اگر اس میں بھی بجا نہ لا سکے تو اس کے بعد......
- اگر استطاعت کے بعد حج کرنا بعض مقدمات مثلاً سفر اور اس کے اسباب فراہم کرنے پر موقوف ہو تو ان مراحل کا طے کرنا اسی طرح واجب ہے تا کہ اسی سال حج کیلئے پہنچ سکے اور کوتاہی کرنے کی صورت میں اگر اس سال حج کیلئے نہ پہنچ سکے تو حج اس پر متعین (۱) ہو جائے گا اور اسے ہر حال میں حج کرنا ہوگا چاہے اس کی استطاعت ختم ہو جائے۔
- مستطیع شخص کو چاہیے کہ حج کے واجب ہونے کے بعد پہلے ہی سال روانہ ہو اس کیلئے ٹال مٹول کرنا سستی کرنا یا کسی کاروبار کی وجہ سے یا کسی دنیاوی مقصد کیلئے تاخیر کرنا جائز نہیں لہٰذا اگر اطمینان نہ ہونے کے باوجود کہ آئندہ حج انجام دے دونگا پھر بھی جلدی نہ کرے تو اگر بعد میں انجام دے بھی دیا تو گستاخ قرار پائے گا اور عدم ادائیگی کی صورت میں گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوگا

---

۱ اگر ایک مستطیع شخص اس وثوق کے ساتھ کہ تاخیر کرنے کے باوجود بھی حج کو پالے گا تاخیر کردے اور اتفاق سے اسی تاخیر کی ہی وجہ سے حج کو نہ پا سکے تو وہ شخص معذور سمجھا جائے گا اس پر حج متعین نہ ہوگا (آیت اللہ سیستانی، آیت اللہ شیرازی)

Presented by www.ziaraat.com

شرائط وجوب

پہلی شرط: انسان کا بالغ ہونا

- نابالغ بچے پر حج واجب نہیں ہے اگرچہ بلوغ کے نزدیک ہی کیوں نہ ہو اگر نابالغ بچہ حج کرے تو اس کا حج صحیح ہوگا لیکن یہ حج حجۃ الاسلام یعنی واجب حج کیلئے کافی نہ ہوگا اگر کوئی نابالغ شخص حج کیلئے جائے اور احرام پہننے سے پہلے بالغ ہو جائے اور وہ مستطیع بھی ہو جائے تو اس کا حج حجۃ الاسلام شمار ہوگا اگر ایک شخص اس خیال سے کہ نابالغ ہے مستحب حج انجام دے اور بعد میں معلوم ہو کہ وہ اس وقت بالغ تھا تو اس کا حج بھی صحیح ہے اور حجۃ الاسلام کیلئے کافی (۱) ہے

- مستحب ہے کہ غیر ممیز بچے کا ولی بچے کو احرام پہنائے اور روزمرہ کا لباس اتار دے بچے سے تلبیہ پڑھوائے اگر تلقین کے ذریعے پڑھ سکے تو تلقین کرے یعنی بچے کا ولی جو لفظ ادا کرے بچہ بھی وہی لفظ ادا کرے اگر بچہ تلبیہ پڑھنے کے قابل نہ ہو تو بچے کا ولی اس کی طرف سے نیابت میں تلبیہ پڑھے اور ان تمام چیزوں اور کاموں سے بچے کو روکے جو محرم پر حرام ہیں اسی طرح جن اعمال حج کو بچہ خود بجا لا سکتا ہو ولی بچے سے انجام دلوائے البتہ جو اعمال بچہ بجا نہ لا سکتا ہو انہیں ولی نیابتاً انجام دے مثلاً بچے کا ولی بچے کو خانہ کعبہ کے طواف کی غرض سے چکر لگوائے۔

اسی طرح سعی کیلئے صفا مروہ کے چکر لگوائے، عرفات اور مشعر الحرام کا وقوف کرائے، رمی جمرات کو بچے کے ذریعے سے انجام دلوائے۔ اسی طرح نماز اس سے پڑھوائے اور بچے کا حلق یا تقصیر کرے اسی طرح دوسرے اعمال حج بھی۔

---

۱ اس کا حج حجۃ الاسلام کیلئے کافی نہیں ہے اسے حجۃ الاسلام دوبارہ بجا لانا ہوگا۔

(آیت اللہ خامنہ ای)

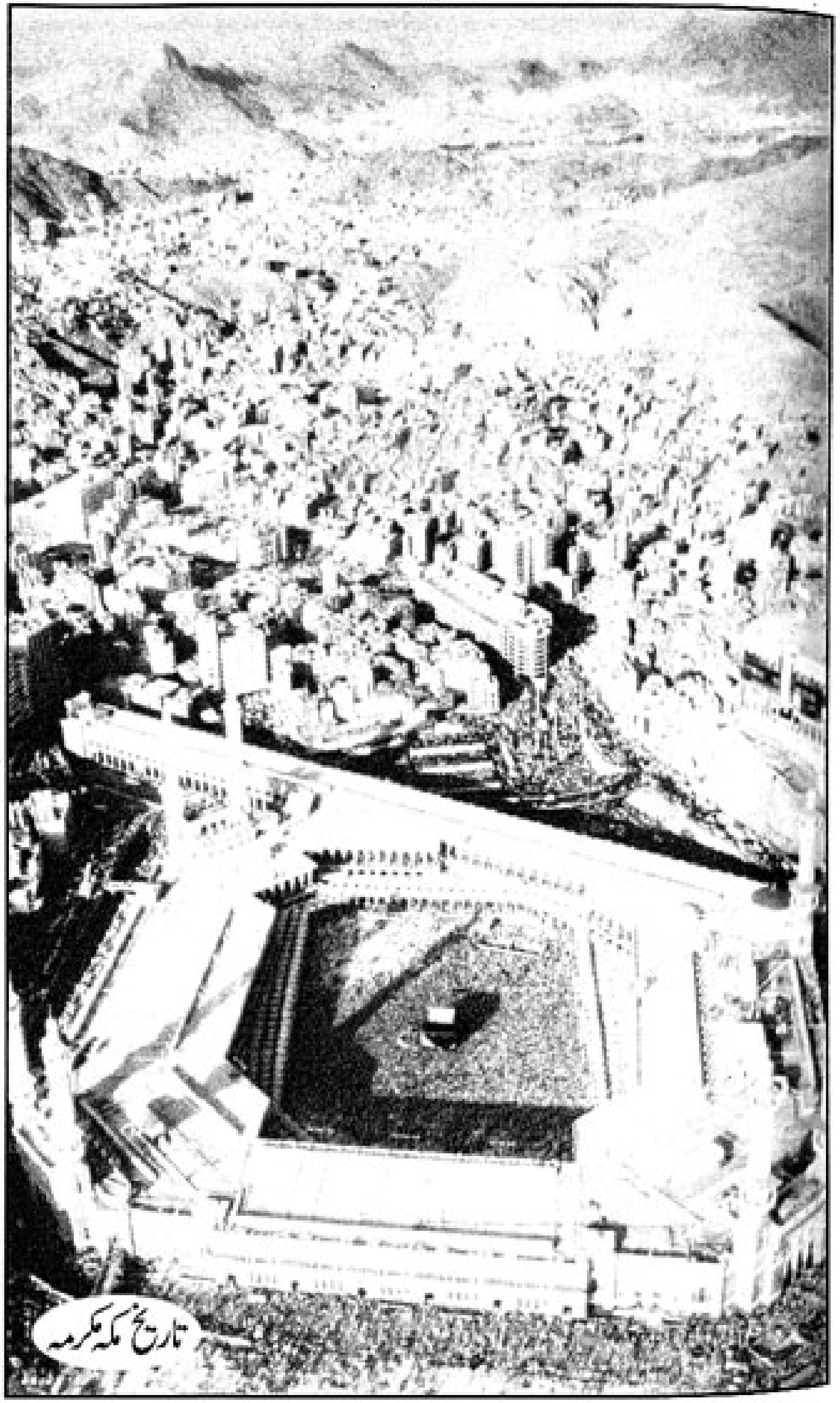

تاریخ مکہ مکرمہ

دوسری شرط: عقل

دیوانے شخص پر حج واجب نہیں اگر چہ اس کا دیوانہ پن عارضی ہو لیکن اگر مُستَطِیع ہونے کے وقت صاحب عقل تھا اور ارکان حج میں سے زیادہ تر اعمال حج انجام دینے کی قدرت تھی تو اس پر حج واجب ہے اگر چہ باقی اعمال میں دیوانہ ہی کیوں نہ ہو اور بے ہوش شخص کا حکم دیوانے والا ہے۔

تیسری شرط: آزاد

غلام اور کنیز پر حج واجب نہیں بلکہ اگر مستطیع ہونے کے ساتھ ساتھ مالک کی طرف سے اجازت بھی ہو تب بھی واجب نہیں ہاں مستحبی حج انجام دے سکتا ہے اس کا یہ حج صحیح ہوگا مگر حَجَّةُ الْاِسْلَام شمار نہیں ہوگا۔

چوتھی شرط: استطاعت

اس میں چند چیزیں لازمی ہیں:۔

اول استطاعت جسمی:

اگر ایک شخص بیماری، بڑھاپے یا کسی اعضاء کے ناقص ہونے کی وجہ سے اعمال حج بجانہ لا سکے تو اس پر بذات خود حج بجالانا واجب نہیں۔ اگر استطاعت بدن کے علاوہ باقی شرائط رکھتا ہو تو واجب ہے کہ نائب کے ذریعے اپنے حج کو انجام دے

دوئم مانع نہ ہو:

یعنی حکومت کی طرف سے مجبور نہ ہو یا جانے آنے اور وہاں رکنے میں جان و مال اور ناموس کو خطرہ نہ ہو

سوئم: وقت وسیع ہو

یعنی ابھی حج میں اتنا وقت ہو کہ وہ مکہ معظمہ پہنچ کر حج کے واجب اعمال بجالا سکے لہذا اگر مالی اسباب اس وقت حاصل ہوں جب کہ مکہ معظمہ پہنچنا اور واجب حج انجام دینا ممکن نہ ہو یا وقت اور امکان تو ہو لیکن مشقت اتنی کرنی پڑے جو قابل برداشت نہ ہو تو حج واجب نہیں ہے۔

چہارم: زادہ راہ ہونا

- یعنی مسافرت کے اسباب آنے جانے رہنے کھانے اور پہننے کے وسائل مہیا کرنے کیلئے خرچ رکھتا ہو۔
- اگر ایک شخص یہاں سے سعودی عرب گیا ہو اس کے پاس وہاں سے حج کرنے کا زادراہ موجود ہو تو ایسے شخص پر حج واجب ہے۔

پنجم: استطاعت مالی

- حج پر جانا اپنے لیے یا اہل وعیال کیلئے باعث فقر وفاقہ نہ ہو مکہ سے واپسی پر اپنا اور اپنے اہل واعیال کا نان ونفقہ رکھتا ہو یعنی اگر مکلف کے پاس اتنی رقم ہے کہ اگر وہ اس رقم سے حج پر چلا جائے تو اس کا سرمایہ یعنی کاروبار ہی ختم ہو جائے اور آمدنی کا کوئی دوسرا ذریعہ بھی نہ ہو تو ایسے شخص پر حج واجب نہیں ہے
- جس شخص میں مالی استطاعت اور بقیہ تمام شرائط بھی پائی جاتی ہوں اسے حج کیلئے جانا واجب ہے۔ اور دوسرے کار خیر مثلاً متبرک مقامات کی یا مسجد کی تعمیر وغیرہ اس واجب کی جگہ نہیں لے سکتیں۔

Presented by www.ziaraat.com

- جسے شادی کرنے کی ضرورت ہو اور شادی ترک کرنے سے اسے حرج یا مرض یا فعل حرام سے دوچار ہونے کا اندیشہ ہو اور اس کیلئے اسے پیسوں کی ضرورت ہو ایسا شخص اسی صورت میں مستطیع ہو سکتا ہے کہ حج کے مخارج کے علاوہ اس کے پاس شادی کے مخارج بھی موجود ہوں۔
- اگر انسان کی کوئی چیز ایک زمانے میں ضروریات میں سے تھی لیکن اب اسے اس کی ضرورت نہیں ہے جیسے خواتین کے سونے اور جوہرات کے زیورات کہ جنہیں جوانی کے زمانہ میں استعمال کرتی تھیں اور بڑھاپے میں انہیں عام طور پر استعمال نہیں کرتیں اگر کوئی خاتون ان زیورات کا استعمال ترک کردے اور زینت نہ کرے کیونکہ بڑھاپے میں یہ اس کی شان کے مطابق نہیں تو وہ انہیں بیچ کر حج کا خرچہ پورا کر سکتی ہو تو انہیں بیچ کر حج پر جانا واجب ہے۔
- جس شخص پر حج مستقر ہو جب وہ حرم میں حج کے احرام باندھنے کے بعد مر جائے تو وہ حجۃ الاسلام کیلئے کافی ہوگا اگر اس کی موت عمرہ تمتع کے دوران ہو جائے تو بھی حج کیلئے کافی ہوگا اور اس کی طرف سے قضا واجب نہ ہوگی لیکن اگر اس سے پہلے مر جائے تو اس کی طرف سے قضا واجب ہوگی اگرچہ اس کی موت احرام کے بعد اور حرم میں داخل ہونے سے پہلے ہو یا حرم میں داخل ہونے کے بعد جب کہ بغیر احرام کے ہو۔
- اگر انسان کے پاس تو رقم نہیں ہے۔ لیکن کسی کو قرض دیا ہوا ہو۔ اگر وہ قرض کسی طریقے سے واپس مل سکتا ہو تو واپس لینا چاہیے اور حج پر جانا چاہیے۔ لیکن قرض لینے میں حرج یا مشقت ہو تو حج واجب نہیں

- اگر ایک شخص واجبات شرعیہ یعنی خمس و زکوٰۃ و صدقات وغیرہ کے ذریعے اپنا اور اپنے اہل وعیال کا خرچہ پورا کرتا ہو ایسے شخص کو اگر کچھ وراثت ملے جس سے اس کے حج کا خرچہ پورا ہو سکتا ہو تب بھی اس پر حج واجب نہیں بلکہ اسے اس مال سے اپنا اور اپنے اہل وعیال کا خرچہ پورا کرنا چاہیے۔
- مستطیع کیلئے لازم نہیں کہ حتما اپنی ہی رقم سے حج کرے۔ پس اگر کسی دوسرے کی رقم سے یا کسی سے مانگ کر یا کسی اور طریقے سے حج پر جائے تو واجب ادا ہو جائے گا
- اگر ایک شخص کسی کو اتنی رقم عطا کرے جو کہ حج کے خرچے کے برابر ہو تو اسے قبول کرنا لازم نہیں (۱) اسی طرح اگر کوئی شخص کسی کیلئے چاہے کہ وہ اسی کیلئے کام کرے جس کی اجرت سے وہ مستطیع ہو جائے گا تو اس کا قبول کرنا واجب نہیں اگرچہ کام شان کے مطابق ہی کیوں نہ ہو۔
- اگر ایک شخص کسی دوسرے کا حج انجام دینے کیلئے اتنی رقم پر اجیر بنے کہ جس سے وہ خود بھی مستطیع ہو جائے اگر اجارہ میں اسی سال حج کے انجام دینے کی قید ہو تو اسے حج نیابتی اسی سال انجام دینا ہوگا اور باقی رقم کو آئندہ سال تک بچا کے رکھنا لازم نہیں کہ اپنا حج انجام دے لیکن اگر اجارے میں اس سال کی قید نہ ہو تو واجب ہے کہ اس سال اپنا حج انجام دے اور سال آئندہ حج نیابتی انجام دے۔

۱۔ اس رقم کا قبول کرنا لازمی ہے

(آیت اللہ حافظ بشیر حسین)

Presented by www.ziaraat.com

مقروض کا حج

- اگر ایک شخص کے پاس حج کا خرچہ نہ ہو مگر وہ قرض لے کر حج کے اخراجات پورے کرنے کی قدرت رکھتا ہو تب بھی قرض لینا واجب نہیں۔
- اگر انسان کے پاس حج کے اخراجات کیلئے رقم موجود ہو اور وہ قرض دار بھی ہو اسے قرض ادا کرنا چاہیے اس پر حج واجب نہیں۔
- اگر کوئی شخص حج کے اخراجات جتنی رقم رکھتا ہو اور اس کے ذمہ واجب حقوق شرعی بھی ہوں یعنی خمس وزکوۃ وغیرہ تو ایسے شخص کو حقوق شرعیہ ادا کرنے چاہیے اس پر حج واجب نہیں
- اگر ایک شخص مالی لحاظ سے مُسْتَطِیْع ہو جائے لیکن حج کا وقت نہ آیا ہو اس پر لازم نہیں کہ وہ مال حج کیلئے بچا کر رکھے۔

حج بذلی

- جس طرح انسان اپنے مال کی وجہ سے مُسْتَطِیْع ہو جاتا ہے اور حج اس پر واجب ہو جاتا ہے اسی طرح اگر کوئی شخص ان کے خرچہ کی ذمہ داری قبول کرے تو بھی حج واجب ہو جائے گا
- اگر ایک شخص وصیت نذر یا وقف کرے کہ فلاں شخص کو حج کے اخراجات دے دیں تو جب بھی مال اس تک پہنچ جائے گا اس پر حج واجب ہو جائے گا۔
- حج بذلی حُجَّۃُ الْاِسْلَام کیلئے کافی ہے اگر رقم لینے والا بعد میں خود مُسْتَطِیْع ہو جائے تو دوبارہ حج واجب نہیں ہے۔

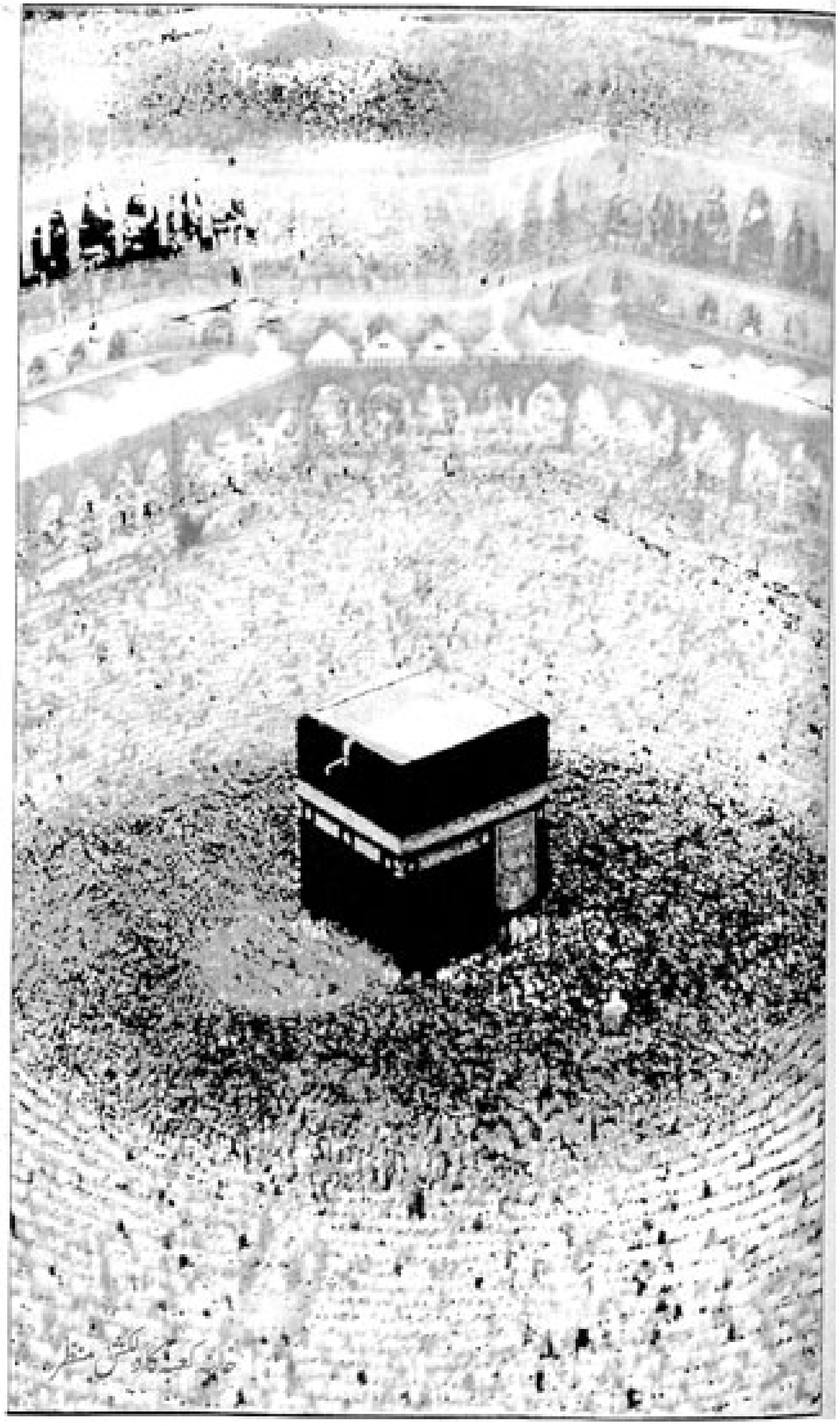

Presented by www.ziaraat.com

شوہر کی اجازت

- مستطیع خاتون کیلئے شوہر کی اجازت شرط نہیں اور شوہر بیوی کو حج واجبی سے روک نہیں سکتا البتہ حج مستحبی کیلئے شوہر کی اجازت شرط ہے اور شوہر کو روکنے کا حق بھی حاصل ہے
- خاتون کیلئے سفر حج میں محرم کا ساتھ ہونا جبکہ جان و مال کو خطرہ نہ ہو شرط نہیں اور اگر خطرہ ہو تو محرم کا ساتھ ہونا ضروری ہے اگرچہ اس کیلئے اجرت ہی کیوں نہ دینا پڑے اور اگر خاتون اسکے حج کے اخراجات نہ رکھتی ہو تو وہ مستطیعہ نہیں ہوگی اور حج بھی واجب نہیں ہوگا

نائب بنانا

- اگر کسی شخص پر حج واجب ہو چکا ہو اور وہ خود بڑھاپے یا بیماری یا کسی اور وجہ سے حج بجا نہ لا سکتا ہو تو اس پر واجب ہے کہ نائب کے ذریعے سے حج انجام دلوائے۔
- اگر کسی شخص پر حج واجب ہو چکا ہو اور وہ کسی شرعی مجبوری کی وجہ سے یا فوت ہو جائے اور بعد میں کوئی اور شخص اس کی طرف سے تبرعاً یا اجارہ پر حج ادا کر دے تو اس کا حج ادا ہو جائے گا۔
- نیابت میں شرط ہے کہ ہر عمل میں جس کی طرف سے نائب ہو اس کی طرف سے عمل کا ارادہ کرے۔

نائب کے شرائط

بلوغ: نائب کا بالغ ہونا ضروری ہے لہذا نابالغ کا نائب بنانا صحیح نہیں اگرچہ بچہ ممیز ہی کیوں نہ ہو

عقل: نائب کیلئے صحیح العقل ہونا ضروری ہے دیوانے کو نائب بنانا صحیح نہیں ہے چاہے دیوانگی عارضی ہو یا دائمی بس حالت دیوانگی میں نیابت نہ کرے۔

ایمان: نائب کیلئے مومن ہونا ضروری ہے غیر شیعہ کی نیابت صحیح نہیں اگرچہ کہ وہ فقہ جعفریہ کے مطابق ہی کیوں نہ حج انجام دے۔

اطمینان: اطمینان ہو کہ نائب اعمال حج کو صحیح طریقے سے انجام دے گا۔

نائب کو احکام حج کا علم ہونا

- اگرچہ موقع حج پر عالم کی راہنمائی کے ذریعے سے ہو۔
- اس سال نائب کے ذمہ حج واجبی نہ ہو اسی طرح نائب پر سابقہ یا حال ہی میں استطاعت کی وجہ سے حج واجب ہو تو نیابت باطل ہے خواہ مسئلہ جانتا ہو یا نہ۔

نائب بنانے والے کی شرائط

- جس کی طرف سے نائب بنایا جائے اس کا مسلمان ہونا ضروری ہے اسی طرح جس پر حج واجب ہے وہ یا تو مردہ ہو یا حج کرنے سے معذور ہو. ہاں مستحبی حج میں زندہ کی نیابت جائز ہے اگرچہ وہ جسمانی توانائی بھی رکھتا ہو۔
- ایک ہی سال میں واجب حج کیلئے ایک سے زائد افراد کا نائب بننا جائز نہیں۔
- اگر نائب احرام باندھنے سے پہلے مرجائے تو منوب عنہ بری الذمہ نہ ہوگا پھر دوبارہ اس کی طرف سے جن چیزوں میں نائب بنانا واجب ہے نائب بنایا جائے گا اگر احرام کے بعد مرجائے تو احوط یہ ہے کہ اگر حرم میں داخل ہو چکا ہو تو یہ حج کافی ہو جائے گا اس میں کوئی فرق نہیں ہے کہ حج حجۃ الاسلام ہو یا کوئی اور یہ اس وقت ہے جب نیابت اجرت پر ہو اگر تبرعاً ہو تو کافی ہونے کا حکم اشکال سے خالی نہیں ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

عمرہ

عمرہ کی دو قسمیں ہیں	(1) عمرہ مفردہ	(2) عمرہ تمتع
عمرہ مفردہ کی دو قسمیں ہیں	(1) واجب	(2) مستحب

- ہر شخص کیلئے مستطیع ہونے کے فوراً بعد زندگی میں ایک مرتبہ عمرہ کا بجالانا واجب ہے لیکن وہ لوگ جو مکہ سے سولہ (16) فرسخ شرعی یعنی جو تقریباً (88) میل یا اس سے دور رہتے ہوں جن پر حج تمتع واجب ہے۔ جیسے پاکستانی' ایرانی وغیرہ ان پر عمرہ مفردہ کی استطاعت حاصل ہوجانے کے بعد بھی عمرہ مفردہ واجب نہیں لہذا پاکستانی حاجی وزائرین جب بھی عمرہ مفردہ ادا کریں گے وہ مستحب کی نیت سے ادا کریں گے۔
- عمروں کا بار بار بجالانا مستحب ہے لہذا دو عمروں کے درمیان تیس (1) دن کے فاصلے کی شرط نہیں مثلاً اگر ایک عمرہ رجب کے آخر میں تو دوسرا عمرہ شعبان کے شروع میں بجالاسکتا ہے بلکہ ہر اسلامی مہینے میں ایک عمرہ بجالایا جاسکتا ہے لیکن اگر دونوں عمرے مختلف افراد کی طرف سے ہوں تو روزانہ بھی بجالایا جاسکتا ہے
- کاروبار کی غرض سے مکہ میں آنے والوں کے علاوہ ہر شخص کیلئے عمرہ مفردہ یا تمتع کی نیت سے احرام باندھ کر مکہ میں داخل ہونا واجب ہے البتہ موسم حج کے علاوہ صرف عمرہ مفردہ کی نیت کرے گا لیکن ایک ماہ میں جب بھی آنا چاہے بغیر احرام کے آسکتا ہے۔

---

[1] دو عمروں کے درمیان دس روز کا فاصلہ کافی ہے جبکہ دونوں عمرے ایک ہی شخص کی طرف سے ہوں (آیت اللہ صادق شیرازی، آیت اللہ حافظ بشیر حسین نجفی)

- عمرہ مفردہ اور عمرہ تمتع کے درمیان فاصلے کی رعایت لازم (1) ہے۔
- عمرہ مفردہ کا پورے سال میں بجالانا مستحب ہے لیکن افضل ہے کہ عمرہ مفردہ کو ماہ رجب میں اور رمضان میں بجالایا جائے۔
- اگر کسی حاجی کا وظیفہ حج تمتع ہے لیکن وہ مکہ میں عمرہ مفردہ کا احرام باندھ کر وارد ہوا اور اس نے عمرہ مفردہ ادا کیا اور آٹھویں ذوالحجہ تک مکہ میں ہی رہا تو اس کیلئے جائز ہے کہ وہ عمرہ مفردہ کو عمرہ تمتع قرار دے اور اس کے بعد حج تمتع بجالائے اس میں کوئی فرق نہیں کہ حج واجب ہو یا مستحب ہو۔
- عمرہ مفردہ کو حج اور عمرہ تمتع کے درمیان نہیں بجالایا جاسکتا اگر کوئی ایسا کرے گا تو اس کا عمرہ تمتع باطل ہوجائے گا
- اگر کوئی نذر، قسم یا عہد کی صورت میں اپنے اوپر عمرہ مفردہ واجب کرتا ہے تو اسے واجب کی نیت سے ادا کرے گا

[1] لہذا اگر کوئی اس مہینے میں عمرہ مفردہ ادا کر چکا ہو تو اس مہینے میں عمرہ تمتع کے اس مسئلے کے لیے ایسے مجتہد کی تقلید کرے کہ اس کے جواز کا قائل ہو جیسے آیت اللہ فاضل لنکرانی۔

Presented by www.ziaraat.com

حج کی اقسام

حج کی تین اقسام ہیں:

(۱) حج تمتع (۲) حج افراد (۳) حج قران

حج تمتع اس شخص پر واجب ہے جس کا وطن مکہ مکرمہ سے تقریبا (۸۸) میل پر واقع ہے جن کا فاصلہ مکہ سے (۸۸) میل سے کم ہے ان پر حج افراد اور حج قران واجب ہے لیکن جن کا فاصلہ مکہ سے (۸۸) میل سے زیادہ ہے ان پر حج تمتع واجب ہے چونکہ اردو زبان سمجھنے والے بلکہ اکثر مسلمانوں پر حج کی جو قسم واجب ہے وہ حج تمتع ہے اس لئے اس رسالے میں صرف حج تمتع کے مسائل بیان کئے جائیں گے

حج تمتع

عمرہ تمتع، حج تمتع

عمرہ تمتع کے ارکان پانچ ہیں:

(۱) احرام (۲) طواف (۳) نماز طواف (۴) سعی (۵) تقصیر

حج تمتع کے ارکان تیرہ ہیں:

(۱) احرام (۲) میدان عرفات میں ٹھہرنا

(۳) میدان مزدلفہ میں ٹھہرنا (۴) منیٰ میں بڑے شیطان پر سات کنکر مارنا

(۵) قربانی دینا (۶) سر منڈوانا یا تقصیر کرنا

(۷) طواف خانہ کعبہ (۸) دو رکعت نماز طواف

(۹) سعی صفا اور مروہ کے درمیان (۱۰) طواف نساء

(۱۱) دو رکعت نماز طواف نساء (۱۲) گیارھویں اور بارھویں شب کو منیٰ میں قیام کرنا (۱۳) گیارہ اور بارہ ذوالحجہ کو تینوں شیطانوں کو سات سات کنکر مارنا

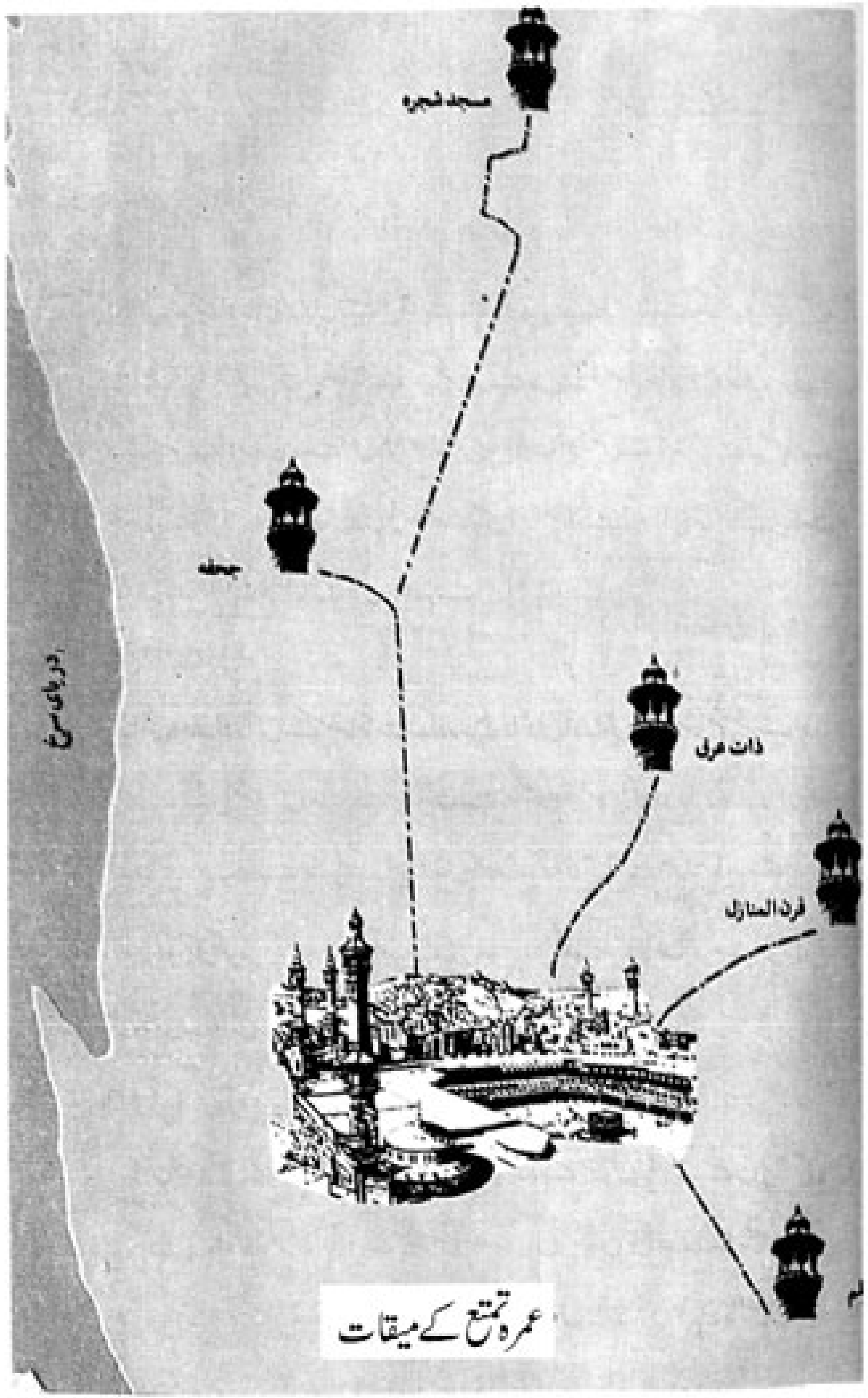

عمرہ تمتع کے میقات

Presented by www.ziaraat.com

عمرہ تمتع کے احرام کے میقات

1 مسجدِ شجرہ:

یہ اہلِ مدینہ اوران لوگوں کیلئے میقات ہے جو مدینہ کے راستہ سے مکہ مکرمہ جائیں اسے 'ذوالحلیفہ' بھی کہا جاتا ہے مکہ مکرمہ سے مدینہ کا فاصلہ چارسو چونسٹھ (464) کلومیٹر ہے اور مدینہ سے اس کا فاصلہ تقریباً سات کلومیٹر ہے بہتر یہ ہے کہ مسجد کے اندر سے احرام باندھے مجبوری کی حالت میں احرام باندھنے کو اہل شام کے میقات جحفہ تک مؤخر رکھ سکتا ہے پس جحفہ سے احرام باندھے

2 جحفہ

یہ اہل جحفہ اوراس کے مضافات کے رہنے والوں اور اہل مصروشام مغرب اور یورپ کے باشندوں کے لیے میقات ہے جو شخص نہر سویز کو مکہ جانے کے ارداہ سے عبور کرے اسے چاہیے کہ سمندر میں جحفہ کے مقابل سے احرام باندھے

- جحفہ اور مکہ مکرمہ کے درمیان تقریباً ایک سو پچاس کلومیٹر کا فاصلہ ہے اور یہ رابغ کے قریب واقع ہے لیکن 'رابغ' سے احرام باندھنا کافی نہیں

3 وادی عقیق:

- یہ اہل نجد واہل عراق اوران لوگوں کیلئے میقات ہے جو اس راستہ سے حج پر آئیں
- افضل یہ ہے کہ اگر وادی کے ابتدائی حصہ ''مسلخ'' میں پہنچ جانے کا یقین ہو تو وہاں سے احرام باندھے' ورنہ وادی عقیق میں جس وقت بھی پہنچنے کا یقین ہو تو ذات عرق تک پہنچنے سے پہلے احرام باندھے۔

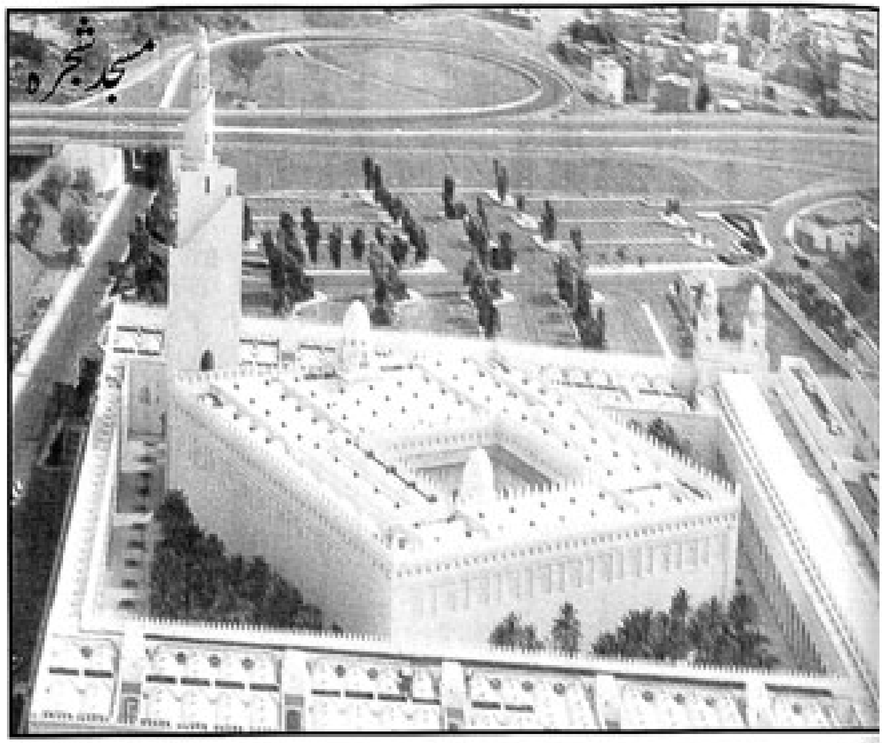

Presented by www.ziaraat.com

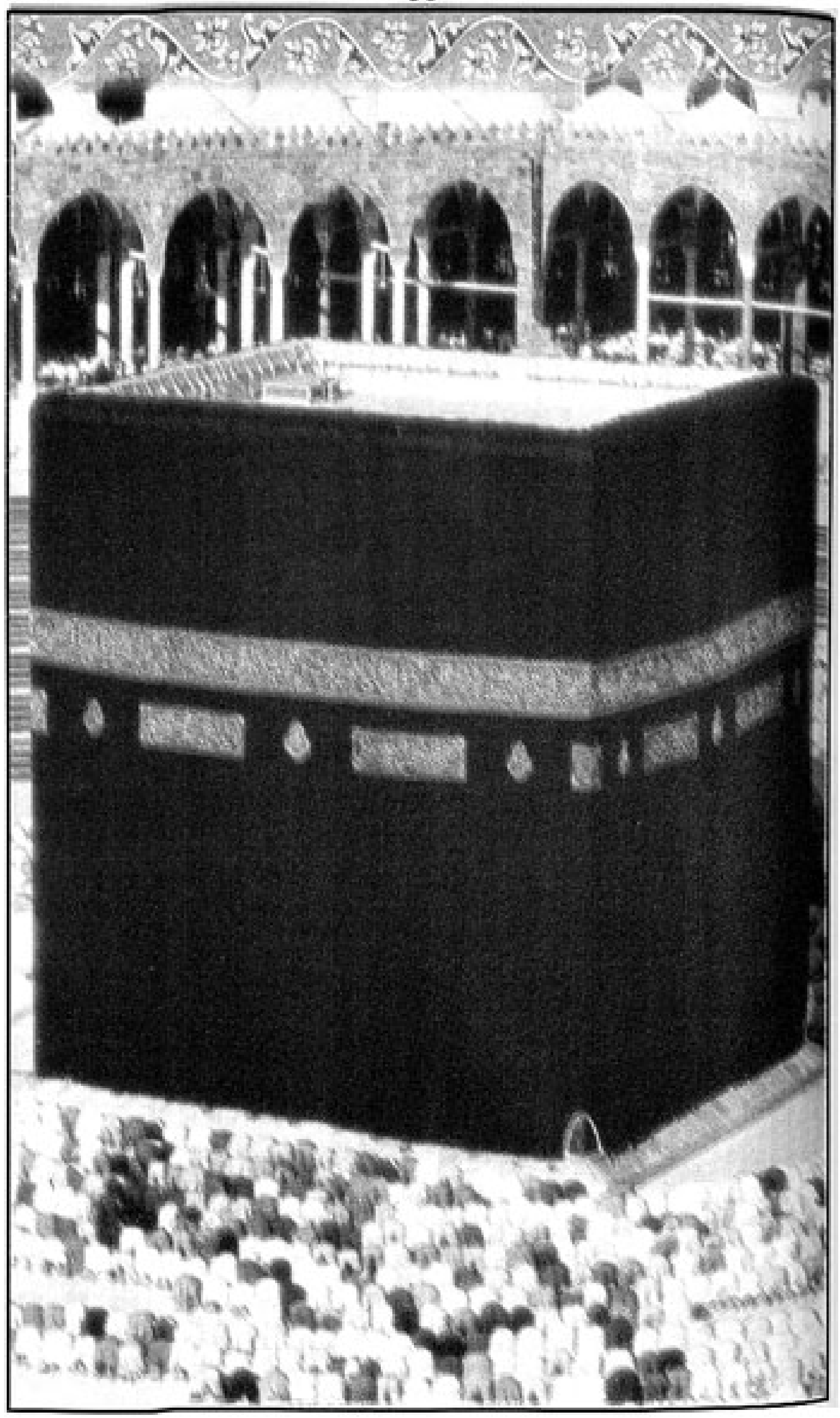

- اگر تقیہ کی وجہ سے مجبور ہو کہ ذات عرق تک احرام کو مؤخر کرنا پڑتا ہو تو ذات عرق تک پہنچنے سے پہلے اسی لباس میں جسے پہنے ہوئے ہے احرام کی نیت کرے اور آہستگی سے تلبیہ بھی پڑھے۔
- اور اگر ممکن ہو تو پہلے لباس کو اتار کر لباس احرام کو پہن کر تلبیہ کہہ لے اور پھر اس کو اتار کر لباس پہن لے اور جس طرح کہ بیان کیا جائے گا اس لباس کے پہننے کی وجہ سے فدیہ بھی دے اور جب ذات عرق پہنچے تو وہاں احرام کا لباس پہن لے۔

4 قرن المنازل:۔

یہ پہاڑ ہے جو مکہ مکرمہ سے چورانوے (94) کلومیٹر کے فاصلے پر ہے یہ اہل طائف اور اس کے مضافات اور ان لوگوں کے لیے میقات ہے جو طائف کے راستہ سے مکہ مکرمہ جاتے ہیں۔

5 وادی یلملم:۔

یہ تہامہ کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ ہے جو مکہ مکرمہ سے چورانوے کلو میٹر کے فاصلے پر اہل یمن اور یمن کے راستہ سے حج پر جانے والے لوگوں کے لیے میقات ہے جس شخص کا گھر ان میقاتوں کی نسبت مکہ مکرمہ سے زیادہ قریب ہو یعنی اس کا گھر میقات کے بعد آتا ہو اس کیلئے اس کا گھر ہی میقات ہے اسے چاہیے کہ گھر ہی سے احرام باندھے لے۔

Presented by www.ziaraat.com

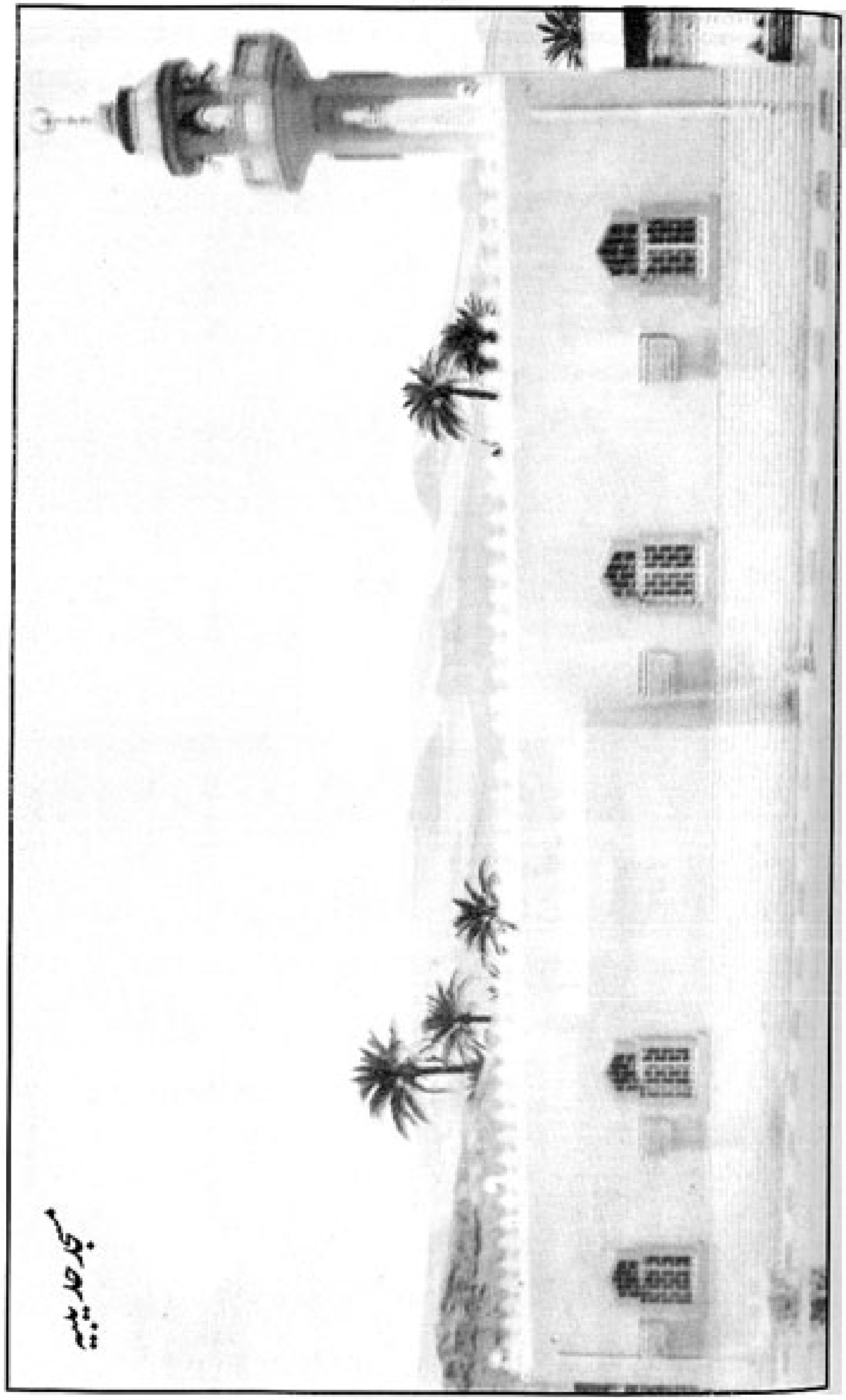

6 مذکورہ میقاتوں میں سے کسی ایک کا متوازی ہونا:

یہ ان لوگوں کیلیے ہے جو اس راستے سے آرہے ہوں جہاں مذکورہ بالا مواقیت نہ آتے ہوں چنانچہ اس وقت ان میقاتوں کے متوازی سے احرام باندھا جا سکتا ہے۔

7 مکہ

جس طرح یہ حج تمتع کا میقات ہے۔اسی طرح مکہ اور اطراف مکہ میں رہنے والوں کیلیے یہ حج افراد اور حج قرآن کا میقات بھی ہے۔ چاہے ان کا فریضہ اہل مکہ کے فریضے کی طرف منتقل ہوا ہو یا نہیں۔ لہذا ان کے لیے جائز ہے کہ حج افراد و قران کیلیے مکہ سے احرام باندھیں اور اپنے میقات پر جا کر وہاں سے احرام باندھنا ضروری نہیں ہے اگر چہ عورت کے علاوہ افراد کے لیے بہتر یہ ہے کہ کسی میقات مثلاً جعرانہ پر جا کر احرام باندھیں۔

احوط یہ ہے کہ پیغمبر اکرم کے زمانے میں جو مکہ تھا اس سے احرام باندھا جائے تاہم اظہر یہ ہے کہ نئے محلوں سے بھی احرام باندھا جا سکتا ہے سوائے ان حصوں کے جو حرم سے باہر ہیں۔

8 محل رہائش

یہ ان کا میقات ہے جن کی رہائش میقات کی نسبت مکہ سے قریب ہو لہذا ان کیلیے اپنے گھر سے احرام باندھنا جائز ہے اور میقات جانا ضروری نہیں ہے

Presented by www.ziaraat.com

9 ادنیٰ حل (مثلاً حدیبیہ، جعرانہ اور تنعیم)

عمرہ مفردہ کیلئے مکہ میں مستقل رہنے والوں یا عارضی رہنے والوں کیلئے میقات ہے۔

10 تنعیم :

مسجد حرم سے تقریباً سات کلومیٹر پر مدینہ کے راستہ میں ایک مسجد بنی ہوئی ہے جسے مسجد عمرہ یا مسجد تنعیم کہتے ہیں یہ مکہ والوں کا میقات ہے مکہ میں عارضی طور پر رہنے والے بھی عمرہ کا احرام یہی سے باندھتے ہیں

11 حدیبیہ

جدہ کے راستے میں اٹھارہ (18) کلومیٹر کے فاصلے پر ہے جسے آج کل شمسیہ کہتے ہیں۔ یہ بحرہ کے راستے پر مکہ جدہ روڈ سے علیحدہ ہے۔

12 جعرانہ:

مشرق کی جانب جاتے ہوئے چودہ (14) کلومیٹر سے زیادہ فاصلے پر ہے یہ طائف کے راستے میں پڑتا ہے۔

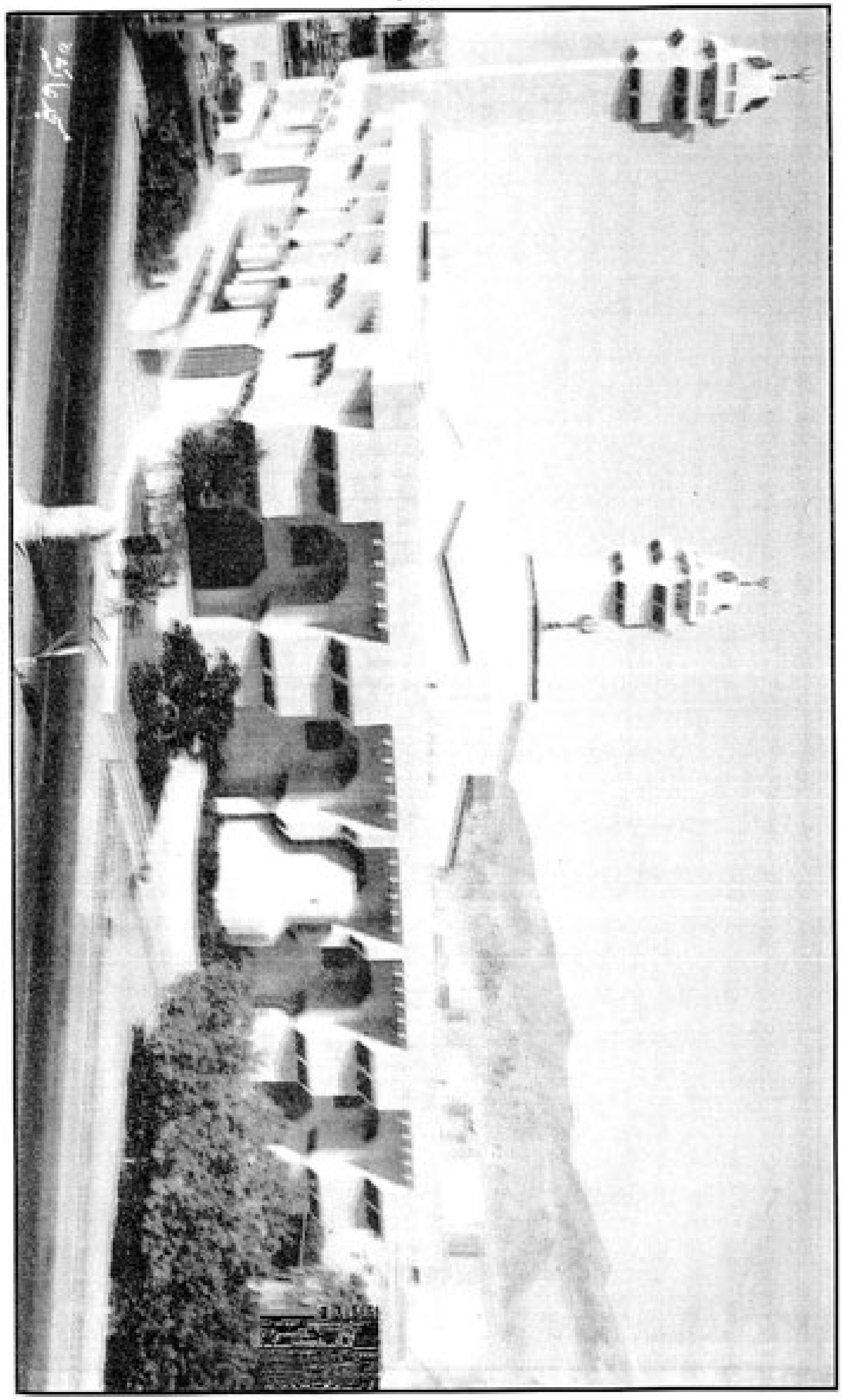

Presented by www.ziaraat.com

پاکستانیوں کا میقات

- چونکہ جدہ میقات نہیں ہے اس لیے جو لوگ پاکستان سے جدہ آتے ہیں ان کا جدہ سے احرام باندھنا صحیح نہیں ہے لہذا جدہ پہنچنے والے زائرین مندرجہ ذیل ہدایات پر عمل کریں

1 جدہ سے میقات جحفہ جائیں اور وہاں مسجد جحفہ سے احرام باندھ کر مکہ جائیں

2 جدہ سے مدینہ جائیں اور وہاں میقات مسجد شجرہ سے احرام باندھ کر مکہ جائیں

3 اگر میقات پر پہنچنا باعث مشقت یا مشکل ہو تو نذر کر کے میقات سے پہلے اپنے وطن سے یا جدہ سے احرام باندھ لیں۔ مثلاً نذر کرے کہ میں سیالکوٹ یا لاہور یا کراچی یا جدہ یا میقات سے پہلے کسی شہر یا جگہ سے احرام باندھوں گا تو اس پر واجب ہے کہ اسی جگہ یا مقام سے احرام باندھے۔

نذر کا طریقہ

میں نے اللہ کے لیے نذر کر کے اپنے اوپر واجب قرار دیا کہ عمرہ کا احرام فلاں جگہ سے باندھوں گا قربۃ الی اللہ۔

احکام میقات

میقات سے پہلے احرام کا باندھنا جائز نہیں اور اگر کوئی باندھ لے تو وہ صحیح نہیں ہاں اگر کسی نے نذر کی ہو کہ میں میقات سے پہلے احرام باندھوں گا تو

میقات سے پہلے احرام کا باندھنا صحیح ہے مثلاً اگر کوئی نذر کرے کہ میں سیالکوٹ سے یا لاہور سے احرام باندھوں گا تو میقات سے پہلے احرام کا باندھنا صحیح ہے مثلاً اگر کوئی نذر کرے کہ میں سیالکوٹ سے یا لاہور سے احرام باندھوں گا تو اس پر واجب ہے کہ سیالکوٹ یا لاہور سے احرام باندھے وہ میقات پر پہنچ کر احرام کی تجدید (۱) نہیں کرے گا اور نہ ہی اس کیلئے میقات سے گزرنا لازم ہے بلکہ جائز ہے کہ وہ ایسے راستے سے جائے جو کسی میقات سے نہ گزرے۔

- احرام میقات سے ہر حال میں پہننا ہے چاہے آپ ناپاک ہی کیوں نہ ہوں جیسے حائض والی عورت اگر کوئی احرام کے بغیر میقات سے عمداً گزر جائے تو اس کا میقات پر واپس لوٹنا واجب (۳،۲) ہے اگر نہیں لوٹتا تو اس کا عمرہ باطل ہے۔
- اگر میقات سے پہلے احرام باندھنے کی کوئی نذر کرے اور پھر اس کی مخالفت کرتے ہوئے میقات سے احرام باندھے تو اس کا احرام باطل نہیں ہوگا پس اگر عمداً نذر کی مخالفت کی تو ایک بکرا کفارہ واجب ہو جائے گا۔

۱۔ اگر میقات پر پہنچے تو احرام کی تجدید کرے گا (آیت اللہ حافظ بشیر حسین)

۲۔ لیکن اگر راستے میں دوسرا میقات ہو اور وہ وہاں سے احرام باندھ لے تو کافی ہے جیسے مسجد شجرہ سے گزرنے والا جحفہ میں احرام باندھ لے (آیت اللہ حافظ بشیر حسین، آیت اللہ سیستانی، آیت اللہ صادق شیرازی)

۳۔ اگر تنعیم سے باندھ لے تو بھی کافی ہے۔ (آیت اللہ ناصر مکارم)

Presented by www.ziaraat.com

- اگر بھول کر یا بے ہوشی یا ایسی ہی کسی اور وجہ سے یا حکم سے جاہل ہونے یا میقات کو نہ جاننے کی وجہ سے مذکورہ فرض کے علاوہ احرام کو ترک کرے تو اس مسئلہ کی چار صورتیں ہیں

صورت اول: میقات کی واپسی پر قادر ہو تو میقات پر واپس آ کر وہاں سے احرام باندھنا واجب ہے

صورت دوم: وہ شخص حرم میں داخل ہو چکا ہو اور میقات تک واپسی ممکن نہ ہو لیکن حرم سے باہر آنا ممکن ہو پس اس پر واجب ہوگا کہ حرم سے باہر آئے اور وہاں سے احرام باندھے اس صورت میں بہتر ہے کہ جتنا ممکن ہو سکے حرم سے دور ہو کر احرام باندھے۔

صورت سوم: وہ شخص حرم میں ہو اور حرم سے باہر نکلنا ممکن نہ ہو اس صورت میں اس پر لازمی ہے کہ وہاں سے احرام باندھے اگرچہ وہ مکہ ہی میں داخل ہو چکا ہو۔

صورت چہارم: حرم سے باہر ہو لیکن میقات تک لوٹ آنا ممکن نہ ہو اس صورت میں احوط یہ ہے کہ جتنا ممکن ہو سکے پیچھے لوٹ کر وہاں سے احرام باندھے۔

احرام کا طریقہ

احرام میں تین چیزیں واجب ہیں۔

(1) نیت (2) تلبیہ (3) لباس احرام

(1) نیت:

حجۃ الاسلام کے عمرہ تمتع کا احرام باندھتا / باندھتی ہوں **واجب قربة اِلَى اللهِ**

- نیت کا زبان سے کہنا واجب نہیں بلکہ احرام باندھنے کا ارادہ کرنا کافی ہے البتہ نیت کا زبان پر جاری کرنا مستحب ہے۔

احرام کو معین کرنا کہ حج کیلئے ہے یا عمرہ کیلئے اور حج تمتع کیلئے ہے یا حج افراد یا حج قرآن کیلئے یا عمرہ تمتع کیلئے ہے یا عمرہ مفردہ کیلئے۔

(2) تلبیہ۔

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ

اگر اسی تلبیہ کی مقدار پر اکتفا کرے تو محرم ہو گیا لیکن اس جملہ کا ساتھ پڑھنا مستحب ہے۔

اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ

اس دعا کا پڑھنا بھی مستحب ہے۔

لَبَّیْکَ ذَا الْمَعَارِجِ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ دَاعِیًا اِلٰی دَارِ السَّلَامِ

Presented by www.ziaraat.com

لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ غَفَّارَ الذُّنُوبِ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ اَهْلَ التَّلْبِیَةِ
لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ تُبْدِئُ
وَالْمَعَادُ اِلَیْکَ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ تَسْتَغْنِیْ وَیُفْتَقَرُ اِلَیْکَ
لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ مَرْغُوْبًا مَرْهُوْبًا اِلَیْکَ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ اِلٰهَ
الْحَقِّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ ذَاالنَّعْمَاءِ وَالْفَضْلِ الْحَسَنِ الْجَمِیْلِ
لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ کَشَّافِ الْکُرَبِ الْعِظَامِ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ
عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدَیْکَ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ یَا کَرِیْمُ لَبَّیْکَ

- تلبیہ کو یاد کرنا چاہے اور اگر یاد نہ ہو سکے تو ایک شخص پڑھتا جائے اور باقی احرام باندھنے والے پیچھے پیچھے دھراتے جائیں اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو جس طرح بھی تلبیہ پڑھ سکتا ہو تلبیہ پڑھے اور کسی شخص کو تلبیہ پڑھنے کیلئے اپنا نائب بھی بنائے۔
- تلبیہ ایک مرتبہ کہنا واجب ہے لیکن بار بار پڑھنا مستحب ہے۔ لیکن جب مکہ کے مکانات نظر آنے لگیں تو تلبیہ بند کر دیں۔ اس کے بعد اس کا کہنا مستحب نہیں ہے۔

(۲) لباس احرام:

- مرد حضرات اپنے سلے ہوئے تمام کپڑے اتار دیں حتی کہ موزے جیسے چھوٹے لباس کو بھی اور دو عدد سفید چادریں لیں ایک لنگی کی طرح کمر پر لپیٹ لیں اور دوسری کو کاندھو پر ڈال لیں۔
- مرد سلے ہوئے لباس کو عمداً پہنے تو احرام باطل ہے مجبوری کی حالت میں سلے ہوئے لباس میں احرام پہنا جا سکتا ہے لیکن بہتر ہے کہ اسے پھاڑ کے پہنیں۔

مردوں کا احرام

عورتوں کا احرام

Presented by www.ziaraat.com

- عورت کو ایسے کپڑے پہننے چاہئیں جو وہ عادتاً پہنتی ہے لیکن بہتر ہے کہ شلوار اور قمیص پہنے اور برقعہ نما چادر اوپر لے لے لیکن چہرہ نہ ڈھانپے۔
- خواتین کسی بھی رنگ کے کپڑے کا احرام پہن سکتی ہیں لیکن سفید کپڑے میں احرام باندھنا مستحب ہے۔
- احتیاط واجب یہ ہے کہ احرام پہلے پہنے اور نیت اور تلبیہ بعد میں کہے اگر کوئی نیت اور تلبیہ پہلے کہہ لے تو احرام پہننے کے بعد دوبارہ تجدید کرے احرام کو عارضی طور پر اتارا بھی جا سکتا ہے جیسے کوئی آدمی نہانا چاہے احرام کو تبدیل بھی کیا جا سکتا ہے اور احرام کے اوپر دوسرا کپڑا بھی لیا جا سکتا ہے۔
- لباس پاک اور مباح ہونا چاہیے، جس مال سے خمس وزکوۃ نہ دیا گیا ہو تو اس کا احرام پہننا جائز نہیں ریشمی لباس میں مرد کے لیے احرام جائز نہیں ہے
- احرام کے لیے حدث اصغر اور حدث اکبر سے پاک ہونا شرط نہیں لیکن بہتر ہے کہ پاک ہو
- اگر اتنا وقت نہ ہو کہ عورت حیض یا نفاس سے پاک ہونے تک ٹھہر سکے تو واجب ہے کہ اسی حالت میں میقات سے احرام باندھ لے۔
- حیض یا نفاس والی عورت کیلئے احرام باندھنے کے واسطے غسل مستحب ہے۔
- عورت اگر حالت حیض میں عمرہ تمتع کا احرام باندھے اور اس کا گمان ہو کہ وہ عمرہ کے دیگر واجبات جن میں طہارت شرط ہے کیلئے پاک ہو جائے گی لیکن عمرہ کا وقت گزر جانے تک پاک نہ ہو تو اس کا حج، حج افراد سے بدل

جائے گا اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ اسی احرام کے ساتھ ''عرفات'' اور مشعر الحرام جائے اور ان دونوں مقامات میں وقوف کرے پھر منیٰ میں پہنچ کر منیٰ کے اعمال بجالائے پھر بارہویں یا تیرھویں ذی الحجہ کو مکہ مکرمہ واپس آئے پھر وہاں ٹھہرے جس وقت پاک ہو جائے تو طواف زیارت اور نماز طواف بجالائے پھر صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے اس کے بعد طواف نساء اور نماز طواف بجالائے پھر حدود حرم سے باہر نکل کر عمرہ مفردہ کا احرم باندھے اور مکہ مکرمہ پہنچ کر عمرہ کے اعمال بجالائے۔

- گزشتہ مسئلہ میں اگر وہ عورت پاک ہونے تک مکہ مکرمہ میں نہ ٹھہر سکے مثلاً اس کا قافلہ اسے مہلت نہ دے اور وہ واپسی پر مجبور ہو تو اسے چاہیے کہ طواف زیارت اور نماز طواف کے لئے کسی کو نائب بنائے اور جب نائب طواف اور نماز طواف بجالا چکے تو وہ عورت صفا اور مروہ کے درمیان خود سعی کرے اور اس کے بعد طواف نساء اور نماز طواف کے لئے کسی کو نائب بنائے اس کے بعد وہ حرم سے باہر جا کر عمرہ مفردہ کا احرام باندھے اور واپس مکہ پہنچ کر عمرہ کے طواف اور نماز طواف کے لئے کسی کو نائب بنائے اور پھر صفا و مروہ کے درمیان خود سعی کرے، اس کے بعد تقصیر کرے پھر طواف نساء اور نماز طواف کے لئے کسی کو نائب بنائے۔
- اگر عورت احرام باندھنے کے وقت پاک ہو اور عمرہ تمتع کا احرام باندھے

Presented by www.ziaraat.com

لے اور عمرہ کے طواف سے پہلے حائض ہو جائے اور عمرہ تمتع کا وقت گزرنے تک پاک نہ ہو تو حج افراد کی طرف عدول کرے گی اور جیسا کہ پہلے مسئلہ میں ذکر ہوا ہے عمل بجالائے گی

- اگر عورت احرام باندھنے کے وقت پاک ہو اور عمرہ تمتع کا احرام باندھ لے لیکن طواف کے دوران حائض ہو جائے تو واجب ہے کہ فوراً مسجد الحرام سے باہر نکل جائے اور اگر چکر لگانے کے بعد حائض ہوئی ہو تو اس کا عمرہ تمتع صحیح ہے اور نماز کے لئے کسی کو نائب بنائے اور صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرے اور پھر تقصیر کرے اور احرام سے محل ہو جائے اس کے بعد مسجد الحرام کے باہر مکہ میں حج کا احرام باندھے اور عرفات چلی جائے، عرفات و مشعر الحرام اور منیٰ کے اعمال بجالائے منیٰ سے واپسی کے بعد جس وقت بھی پاک ہو طواف زیارت اور نماز طواف سعی، طواف نساء بجالائے۔

- واجب ہے کہ لباس احرام اس قسم کا ہو کہ جس میں نماز پڑھنا جائز ہو پس اگر احرام ریشمی ہو یا حرام گوشت حیوان کے اجزاء سے بنا ہوا ہو یا ایسی نجاست کے ساتھ نجس ہو جو حالت نماز میں معاف نہیں یا غصبی ہو یا وہ ایسے مال سے ہو جس میں خمس و زکوٰۃ ادا نہ کیا گیا ہو تو احرام باندھنا صحیح نہیں اگر احرام کا لباس حالت احرام میں کسی وقت نجس ہو جائے تو اسے تبدیل یا پاک کرنا چاہیے اور ساتھ ہی نجس بدن کو بھی پاک کرنا چاہے۔

احرام کے مستحبات

نظافت بدن، ناخن کاٹنا، داڑھی کا خط بنانا، زیر ناف و بغل کے بالوں کو صاف کرنا اور غسل احرام کرنا، غسل کے بعد سنت ہے کہ نماز ظہر کے بعد یا کسی اور واجب نماز کے بعد احرام باندھ لیں۔ اگر نماز کا وقت نہ ہو تو دو دو رکعت کر کے چھ رکعت نماز سنت کی نیت سے پڑھیں پہلی رکعت میں الحمد کے بعد سورہ (**قل ھو اللّٰہ**) اور دوسری رکعت میں سورہ (**قل یا ایھا الکافرون**) پڑھنا مستحب ہے اور اگر یہ سورہ یاد نہ ہو تو سورہ اخلاص تمام رکعتوں میں پڑھنا چاہیے مستحب ہے کہ احرام کی چادریں سفید اور روئی سے بنی ہوئی ہوں سیاہ احرام پہننا مکروہ ہے بلکہ بعض علماء نے تو رنگین لباس احرام کو مکروہ قرار دیا ہے لیکن بعض روایات معتبرہ سے ظاہر ہے کہ سبز لباس کے احرام میں کراہت نہیں۔ لباس احرام میں سونا مکروہ ہے اور زرد تکیہ کا استعمال بھی مکروہ ہے میلے احرام کا پہننا بھی مکروہ ہے اگر حالت احرام میں میلا ہو جائے تو بہتر یہ ہے کہ محل ہونے تک نہ دھوئے۔ البتہ ممکن ہو تو احرام کو تبدیل کرے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ رَزَقَنِیْ مَا اُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ وَاُؤَدِّیْ فِیْهِ فَرْضِیْ وَاَعْبُدُ فِیْهِ رَبِّیْ وَاَنْتَهِیْ فِیْهِ اِلٰی مَا اَمَرَنِیْ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ قَصَدْتُهٗ فَبَلَّغَنِیْ وَاَرَدْتُهٗ فَاَعَانَنِیْ وَقَبِلَنِیْ وَلَمْ یَقْطَعْ بِیْ وَجْهَهٗ اَرَدْتُ فَسَلَّمَنِیْ فَهُوَ حِصْنِیْ وَكَهْفِیْ وَحِرْزِیْ وَظَهْرِیْ وَمَلَاذِیْ وَرَجَائِیْ وَمَنْجَایَ وَذُخْرِیْ وَعُدَّتِیْ فِیْ شِدَّتِیْ وَرَخَائِیْ

Presented by www.ziaraat.com

محرمات احرام

(1) خشکی کے جانور کا شکار کرنا
(2) جماع
(3) عورت کا بوسہ لینا
(4) عورت کو مس کرنا
(5) عورت کو دیکھنا
(6) نکاح کرنا
(7) منی نکالنا
(8) خوشبو لگانا
(9) سرمہ لگانا
(10) آئینہ دیکھنا
(11) بال کاٹنا یا توڑنا
(12) دانت نکالنا
(13) زینت کرنا
(14) روغن (تیل) لگانا
(15) جان دار کا مارنا
(16) جسم سے خون نکالنا
(17) حرم میں اُگی ہوئی گھاس یا درخت کا اکھاڑنا
(18) جدال
(19) فسوق
(20) اسلحہ رکھنا
(21) ناخن کاٹنا
(22) سلے ہوئے کپڑے پہننا
(23) مردوں کیلئے بوٹ یا موزے پہننا
(24) مردوں کا سر چھپانا
(25) مردوں کا زیر سایہ ہونا
(26) خواتین کا چہرہ چھپانا

محرمات احرام کی وضاحت

1۔ خشکی کے جانوروں کا شکار۔

بری وجنگلی حیوانات کا شکار احرام کی حالت میں حرام ہے چاہے حلال گوشت ہوں جیسے ہرن وغیرہ یا حرام گوشت جیسے لومڑی، خرگوش، وغیرہ۔

نوٹ۔ چونکہ اب شکار کا کوئی امکان نہیں لہذا اس کے کفارے کے ذکر کی بھی ضرورت نہیں.

2۔ جماع:

- حالت احرام کا دوسرا احرام عورتوں یا مردوں میں مباشرت کرنا ہے اس میں فرق نہیں کہ احرام عمرہ تمتع کا ہو یا عمرہ مفردہ کا یا حج تمتع یا حج قران یا حج افراد کا ہو جماع احرام باندھنے کے بعد سے طواف نساء اور نماز طواف النساء انجام دینے تک حرام ہے۔
- اگر ایک شخص حالت احرام میں کسی عورت یا مرد سے جماع کرے چاہے جماع دبر سے کیا یا قبل سے اور جماع بھولے اور نادانی سے نہ ہو بلکہ جان بوجھ کر عمداً ہو تو اگر جماع احرام عمرہ میں سعی انجام دینے سے پہلے واقعہ ہوا تو عمرہ مفردہ ہونے کی صورت میں بلا اشکال عمرہ فاسد (۲،۱) ہے

---

۱ عمرہ کو تمام کرے اور حج انجام دے اگلے سال عمرہ اور حج کو دوبارہ بجالائے اور کفارہ ایک گوسفند یا اونٹ دے (آیت اللہ سیستانی)

۲ جماع سے عمرہ باطل نہیں ہوتا بلکہ جماع کرنے والا گنہگار ہوگا اور کفارہ دے گا اور مستحب ہے کہ دوبارہ عمرہ بھی کرے

(آیت اللہ حافظ بشیر حسین نجفی، آیت اللہ جواد تبریزی)

Presented by www.ziaraat.com

○ عمرہ تمتع ہونے کی صورت میں بنابر احوط عمرہ فاسد ہے اس شخص پر ہر دو صورت میں ایک بکرا یا اونٹ کفارہ دینا لازم ہے لیکن اگر انسان بھول یا جہالت کی بنا پر کرے تو عمرہ بھی صحیح ہے اور کفارہ بھی نہیں ہے اور بنابر واجب عمرہ مفردہ ہونے کی صورت میں اس عمرہ کو بھی مکمل کرے اور ایک نیا عمرہ مفردہ بھی بجالائے اور بہتر ہے کہ دونوں عمروں کے درمیان ایک (ا) ماہ کا فاصلہ ہو اور عمرہ تمتع ہونے کی صورت میں حج سے پہلے اعادہ کرے اگر وقت تنگ ہو اور حج سے پہلے عمرہ تمتع کی تکرار نہ کرسکتا ہو تو اس کا حج (حج تمتع) حج افراد میں تبدیل ہو جائے گا اور اس حج کے بعد عمرہ مفردہ بھی بجالانا ہوگا۔ اور احتیاطاً سال آئندہ حج کی تکرار بھی کرے اور اگر جماع سعی کے بعد واقع ہو تو پھر صرف کفارہ اونٹ لازم ہے اس میں فرق نہیں کہ عمرہ مفردہ ہو یا عمرہ تمتع۔

○ اگر جماع احرام حج میں وقوف عرفات و مشعر سے پہلے کرے خاتون اگر راضی تھی تو دونوں کا حج فاسد ہے اس حج کو مکمل بھی کریں اور سال آئندہ قضا بھی بجالائیں اور اگر عورت راضی نہ تھی تو خاتون کا حج باطل نہیں اور مرد پر دو کفارے واجب ہونگے اور سال آئندہ اعادہ حج تک اس مرد اور خاتون میں جدائی رہے گی اسی طرح بنابر مشہور اگر وقوف عرفات کے بعد اور وقوف مشعر الحرام سے پہلے واقعہ ہو تو بھی اس حج کو مکمل کرے اور آئندہ سال قضا بھی بجالائے اور اگر جماع حج کے دونوں وقوفوں یعنی (عرفات مشعر) کے بعد واقع ہونے کی صورت میں حج صحیح ہے لیکن کفارہ لازم ہے اس مسئلے میں فرق نہیں کہ حج واجب تھا یا مستحب۔

---

۱ دس روز کا فاصلہ کافی ہے (آیت اللہ صادق شیرازی، آیت اللہ حافظ بشیر حسین نجفی)

○ طواف النساء کے چار چکر (ا) مکمل ہونے سے پہلے واقع ہونے کی صورت میں صرف کفارہ واجب ہے حج کی قضا نہیں اور طواف النساء کے چار (۲) چکر پورے ہونے کے بعد کی صورت میں بنابر اظہر و مشہور کفارہ بھی نہیں اگرچہ احتیاط مستحب کی بنا پر کفارہ ادا کرنا کافی ہے اور نماز طواف النساء سے پہلے اور طواف کے بعد کی صورت میں حج بھی صحیح ہے اور کفارہ بھی نہیں ہے۔

○ اگر خاتون محرمہ اپنی مرضی سے مقاربت کرے تو اس پر مرد والے تمام احکام جاری ہوں گے

○ اگر محرم مسئلہ نہ جاننے یا بھولے سے یا غلطی سے اور یہ بھول یا غلطی چاہے حکم مسئلہ میں ہو یا احرام سے ہو۔ اپنی عورت سے جماع کرلے تو اس کا عمرہ و حج صحیح ہے اور کفارہ بھی نہیں۔

3 عورت کا بوسہ لینا:

○ محرم کا لذت کے ارادہ سے اپنی بیوی کا بوسہ لینا جائز نہیں ہے۔ چنانچہ اگر اس نے لذت سے بوسہ لیا اور اس سے منی خارج ہوگئی تو ایک اونٹ کفارہ واجب ہو جائیگا اور اگر منی خارج نہ ہو تو بعید نہیں ہے کہ ایک گوسفند کا کفارہ کافی ہو لیکن اگر بغیر لذت کے بوسہ لیا ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ ایک بکرا کفارہ دے

---

۱ ساڑھے تین چکر پورے ہونے سے پہلے واقع ہو

۲ ساڑھے تین چکر پورے ہونے کے بعد واقع ہو

(آیت اللہ خامنہ ای، آیت اللہ صادق شیرازی، آیت اللہ فاضل)

Presented by www.ziaraat.com

○ اگر محل (بغیر احرام والا شخص) اپنی احرام والی بیوی کا بوسہ لے تو احتیاط یہ ہے کہ ایک بکرا کفارہ دے۔

4 عورت کا مس کرنا:

○ محرم کا شہوت کے ساتھ اپنی بیوی کو مس کرنا، اٹھانا یا اپنے بازوں میں لینا جائز نہیں اور اگر کسی نے ایسا کیا اور منی بھی نکل جائے تو ایک اونٹ کفارہ دے اور اگر منی نہ نکلے تو ایک بکرا کفارہ دے لیکن اگر ایسا کرنا بغیر لذت کے ہو تو کفارہ نہیں ہے۔

5 عورت کا دیکھنا:

○ اگر محرم جان بوجھ کر شہوت سے اپنی زوجہ کی طرف نظر کرے اور اس کی منی نکل آئے تو اس کا کفارہ ایک اونٹ ہے۔

○ اور اگر عورت پر نظر ڈالے چاہے شہوت کے بغیر ہو اور اسکی منی نکل آئے تو بنا بر احتیاط واجب اس کا کفارہ ایک اونٹ ہے اور اگر اونٹ نہ دے سکے تو ایک گائے ورنہ ایک بکرا کفارہ دے گا۔

6 نکاح کرنا:

○ محرم پر حرام ہونے والی چھٹی چیز کسی عورت کا اپنے ساتھ یا کسی دوسرے شخص کے ساتھ عقد کرنا چاہے وہ دوسرا شخص محرم نہ بھی ہو یہ عقد بھی باطل ہوگا اور احتیاط واجب یہ ہے کہ عورت کی خواستگاری بھی نہ کرے۔

○ لیکن طلاق رجعی والی عورت سے اس کی مدت میں رجوع کرنے میں کوئی

حرج نہیں ہے۔

○ جو شخص حالت احرام میں کسی عورت کا کسی محرم کے ساتھ عقد کرے اور محرم اس عورت کے ساتھ دخول بھی کرے تو جس شخص نے عقد پڑھا ہے اگرچہ محرم بھی نہ ہو اس پر اور دخول کرنے والے محرم پر ایک ایک اونٹ کفارہ ہے اور عورت پر بھی ایک اونٹ کفارہ ہوگا اگرچہ وہ عورت احرام کی حالت میں نہ ہو بشرطیکہ جانتی ہو کہ اس کا شوہر احرام کی حالت میں ہے۔

○ محرم پر حرام ہے کہ وہ عقد نکاح کا گواہ بنے اور اگر احرام سے پہلے گواہ بنا ہو تو حالت احرام میں اس پر گواہی دے۔

7 منی نکالنا:

○ محرم پر ساتویں حرام چیز استمناء ہے (استمناء حالت احرام کے علاوہ بھی حرام ہے یعنی ہر وہ کام کرنا جس کے سبب مادہ منویہ خارج ہو۔ جیسے عورت کے ساتھ دل لگی کرنا یا مشت زنی یا شہوت انگیز خیالات دل میں لانا جس سے منی خارج ہو استمناء کا حکم بھی جماع والا ہے لہذا جماع کی بحث میں مطالعہ فرمائیں

8 سرمہ لگانا:

○ سیاہ سرمہ کا استعمال محرم مرد اور محرم عورت کے لئے حرام ہے

○ سیاہ سرمہ کا استعمال چاہے وہ زینت کا سبب بنے چاہے زینت کا سبب نہ بنے حرام ہے ہاں سفید سرمہ اگر زینت کیلئے استعمال کیا جائے تو حرام ہے لیکن بغیر زینت بطور دوا استعمال کر سکتے ہیں بشرطیکہ وہ خوشبودار نہ ہو سرمہ لگانے پر کفارہ نہیں ہے لیکن اگر سیاہ سرمہ زینت کیلئے استعمال کیا جائے یا اس میں خوشبو

Presented by www.ziaraat.com

ہوتو کفارہ بنا بر احتیاط واجب (۱، ۲) ایک بکرا ہے

9 خوشبو لگانا:

- خوشبو، عطر، عنبر، زعفران، کافور اور عود وغیرہ کا سونگھنا بدن پر لگانا جائز نہیں اور ایسی چیزوں کا کھانا اور ایسے لباسوں کا پہننا کہ جس میں ان کی خوشبو موجود ہو جائز نہیں۔
- ہر طرح کی خوشبو والی چیزوں سے اجتناب کیا جائے مثلاً شیمپو خوشبودار صابن (بغیر خوشبو والے صابن کا استعمال جائز ہے) سپرے سیگار وغیرہ
- خلوق (۳) خانہ کعبہ جو خانہ کعبہ کو لگائی جاتی ہے اس حکم سے مستثنیٰ ہے۔
- دوسری خوشبو والی چیزیں جیسے پھل میوہ جات وغیرہ کے کھانے میں کوئی اشکال نہیں البتہ کھاتے وقت سونگھنے سے پرہیز کریں۔
- محرم پر خوشبو کا خریدنا یا دیکھنا یا فروخت کرنا حرام نہیں زعفران، مشک، عنبر، عود، کافور وغیرہ خوشبو کے سونگھنے اور کھانے کا کفارہ ایک بکرا ہے۔
- محرم کو چاہیے وہ بدبودار چیزوں سے بھی پرہیز کرے۔

10 آئینہ دیکھنا:

- حالت احرام میں آئینہ دیکھنا حرام ہے، لیکن مجبوری کی حالت میں آئینہ کا دیکھنا

---

۱ احتیاط مستحب ایک بکرا کفارہ ہے (آیت اللہ سیستانی، آیت اللہ تبریزی)
۲ سرمہ لگانے میں کفارہ نہیں (آیت اللہ خامنہ ای)
۳ احتیاطاً اجتناب کیا جائے (آیت اللہ خامنہ ای)

خوشبو لگانا

آئینہ دیکھنا

Presented by www.ziaraat.com

حرام نہیں ہے. جیسے ڈرائیور شیشے کے ذریعے آنے والی گاڑیوں کو دیکھتے ہیں۔

- نظر والی عینک کا استعمال جائز ہے لیکن اگر عینک زینت کیلئے ہو تو ترک بہتر ہے آئینہ کے دیکھنے کا کفارہ(۱) کوئی نہیں ہے لیکن اس کے بعد تلبیہ کا کہنا مستحب ہے

11 بال کاٹنا یا توڑنا

محرم کا اپنا بال اپنے جسم سے جدا کرنا یا کسی غیر کا اگر چہ وہ غیر محل ہو یا محرم اور چاہے ایک ہی بال کیوں نہ ہو حرام ہے مگر مجبوری کی حالت میں جیسے جوؤں کی کثرت، دردسر، آنکھ کے بال جو اذیت کا سبب بنیں اس کے کاٹنے میں کوئی اشکال نہیں اور وہ بال جو بغیر ارادہ کے ٹوٹ جائے اس میں بھی کوئی حرج نہیں مثلاً وضو کرتے یا غسل کرتے ہوئے۔

- سر کے بال مونڈنے کا فدیہ اگر چہ کہ ضرورت کی وجہ سے ہو ایک گوسفند یا تین روزے یا بارہ مد صدقہ چھ مسکینوں کو دو دو کر کے دے اور اسی طرح اپنے دونوں بغلوں کے بالوں کو صاف کرنے کا فدیہ بھی یہی ہے اور اگر ایک بغل کا بھی ہو تو بنا بر احوط بلکہ اقوی یہ ہے کہ مذکورہ فدیہ میں سے ایک فدیہ دے اور اگر بال کا صاف کرنا حرام ہو جیسے داڑھی کے بال تو بھی ایک گوسفند کفارہ دے اور جان بوجھ کر دوسرے(۲) کے بال کاٹنے پر یہی کفارہ ہے۔

12 دانت نکالنا

- دانت جڑ سے نکالنا اگر چہ کہ خون نہ بھی نکلے تب بھی محرم کیلئے جائز نہیں ہے اور اگر ایسا کرے تو بنا بر احتیاط مستحب ایک گوسفند فدیہ دے۔

۱۔ احتیاط واجب کی بنا پر ایک بکرا کفارہ ہے (آیت اللہ سیستانی، آیت اللہ فاضل، آیت اللہ ناصر مکارم، آیت اللہ تبریزی)

۲۔ دوسرے شخص کے بال اتارنے پر کوئی کفارہ نہیں (آیت اللہ حافظ بشیر حسین نجفی)

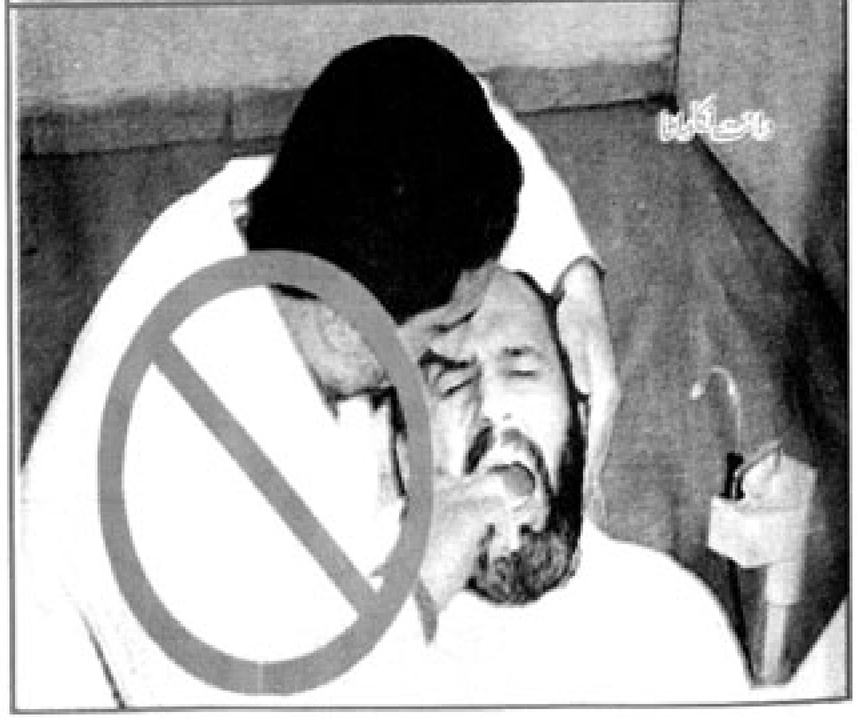

Presented by www.ziaraat.com

14 روغن (تیل) لگانا:

جسم کے کسی حصے پر بھی تیل یا کریم لگانا بنا بر اقوی اگر چہ کہ اس میں خوشبو نہ بھی ہو حرام ہے مگر یہ کہ اس کا لگانا ضروری ہو اضطرار کی حالت میں حتی المقدور بغیر خوشبو والے تیل کو استعمال کرے جان بوجھ کر بغیر مجبوری کے تیل لگانے پر احتیاط واجب کی بنا پر ایک گوسفند کفارہ دے۔

- خوشبو دار تیل کا محرم ہونے سے پہلے استعمال جبکہ محرم ہونے تک خوشبو اور چکنائی باقی رہے حرام ہے لیکن تیل کا کھانے کیلئے استعمال کرنا جائز ہے۔

15 جان دار کو مارنا:

- جسم اور کپڑوں پر موجودہ حشرات جوں، مچھر، پسو، وغیرہ کا مارنا جائز نہیں اور اسی طرح محرم کا اپنے بدن سے ان کا اٹھا کر پھینکنا جائز نہیں۔ ایسا کیا تو ایک مد طعام کفارہ دے البتہ اگر ان کی جان کا خطرہ نہ ہو تو ایک سے دوسری جگہ منتقل کرنے میں کوئی حرج نہیں۔
- پسو کا اپنے بدن سے ہٹانا جائز ہے مگر اونٹ کے بدن سے نہ ہٹائے مگر بڑے پسو کا اونٹ کے جسم سے بھی ہٹانا جائز ہے۔

16 جسم سے خون نکالنا:

- محرم کا اپنے جسم سے عمداً خون نکالنا چاہے وہ کھجانے یا مسواک (۱) وغیرہ

۱۔ اگر مسواک کرنے سے خون نکلے تو کوئی حرج نہیں چاہے اس کے علم میں ہو کہ مسواک کروں گا تو خون نکلے گا (آیت اللہ حافظ بشیر، آیت اللہ سیستانی، آیت اللہ غروی، آیت اللہ تبریزی)

جسم سے خون نکالنا

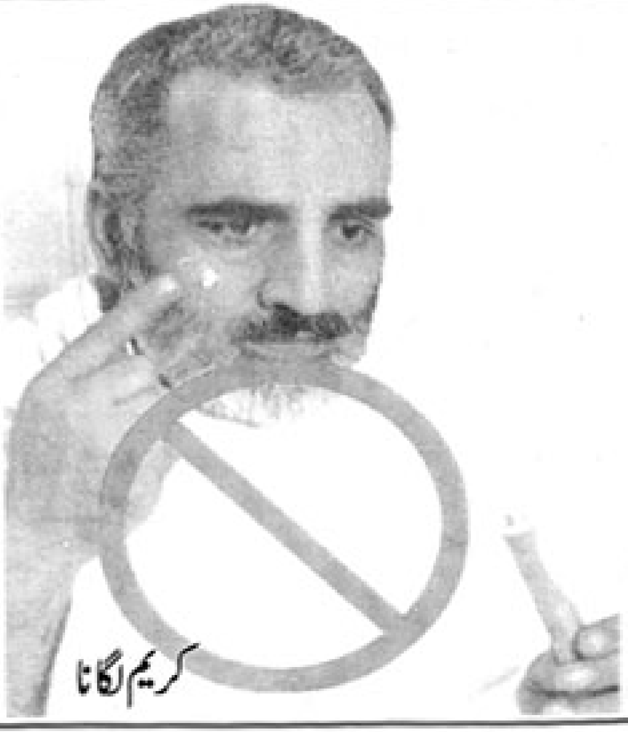

کریم لگانا

Presented by www.ziaraat.com

کرنے کی وجہ سے ہو جبکہ جانتا ہو کہ اس عمل سے خون نکل آئے گا جائز نہیں اور بنابر احتیاط ایک گوسفند کفارہ دے۔

- ضرورت کی حالت میں بدن سے خون نکالنا جائز ہے اور کفارہ بھی نہیں۔
- حالت احرام میں انجکشن لگانے میں کوئی حرج نہیں لیکن اگر بدن سے خون نکلنے کا باعث ہوتا ہے تو انجکشن نہ لگوائے ہاں اگر حاجت اور ضرورت ہو تو لگوا لے بہر صورت کفارہ (۱'۲) نہیں ہے
- مسواک (۳) کرنا، کھجانا، برش کرنا جائز ہے اگر علم ہو کہ ان کاموں کے کرنے سے خون نہیں نکلے گا اور غیر ارادی طور پر نکل آئے تو کوئی اشکال نہیں۔

18 حرم میں اُگی ہوئی گھاس یا درخت کا اکھاڑنا:

- محرم مرد ہو یا عورت بلکہ ہر مکلف کیلئے جائز نہیں ہے کہ وہ حرم میں اُگی ہوئی گھاس اور درختوں وغیرہ کو کاٹے درخت (4) اکھاڑنے کا کفارہ اس کی قیمت ادا کرنا ہے اور اگر درخت کاٹے تو اس کٹی ہوئی چیز کی قیمت کفارہ ہوگی۔
- گھاس کے اکھاڑنے کا کوئی کفارہ نہیں لیکن اکھاڑنے والا گنہگار ہوگا۔

19 ناخن کاٹنا:

محرم کا جان بوجھ کر ناخن کاٹنا جائز نہیں اگر چہ کے چند ایک ناخن ہی کیوں نہ ہوں

۱۔ ضرورت کے تحت کرنا مکروہ ہے (آیت اللہ ناصر مکارم)

۲۔ ضرورت کے تحت کرنا حرام نہیں (آیت اللہ فاضل)

۳۔ اولیٰ یہی ہے کہ کفارہ ایک بکرا دیا جائے (سیستانی' تبریزی خامنہ ای' صادق شیرازی)

4۔ درخت اکھاڑنے کا کفارہ ایک گائے اور درخت کی شاخیں یا پتے ہوں یا گھاس ہو تو اس کی قیمت کے برابر صدقہ دے (آیت اللہ ناصر مکارم آیت اللہ خامنہ ای آیت اللہ صادق شیرازی)

Presented by www.ziaraat.com

مگر یہ کہ جو ناخن باعث اذیت ہو جیسے آدھا ناخن ٹوٹ گیا ہو اور باقی تکلیف دہ ہو اس کا کاٹنا جائز ہے اور کفارہ بھی نہیں ہر ایک پورے ناخن کا فدیہ ایک مد اناج ہے تو انگلیوں تک نو مد اناج دے اور جب ہاتھ کے دسواں ناخن کو کاٹے تو ایک گوسفند فدیہ (۱) دے اور پیروں کے ناخن کا حکم بھی اسی طرح ہے اگر وقت اور جگہ علیحدہ ہو تو دو گوسفند کفارہ دے تمام ناخن ایک دفعہ ایک ہی مجلس میں کاٹے تو سب کا کفارہ ایک گوسفند ہے۔

فسوق (جھوٹ و گالی بولنا)

فسوق سے مراد بنابراظہر جھوٹ بولنا، گالیاں دینا اور فخر و مباحات کرنا ہے احرام میں جھوٹ بولنے اور گالی دینے کی حرمت شدید تر ہے اور اگر اس طرح فخر و برتری جو کہ حق کو ثابت کرے جس سے دوسرے کی توہین نہ ہو تو یہ حرام نہیں۔

20 اسلحہ ساتھ رکھنا:

- محرم کیلئے اسلحہ پہننا جائز نہیں بلکہ اس انداز سے اٹھانا کہ مسلّح شمار ہو احتیاط کی بنا پر جائز نہیں ہے۔
- محرم کے پاس اسلحہ کے ہونے میں اور اس طرح اٹھانے میں کہ عرف میں اسے مسلّح نہ کہا جائے کوئی حرج نہیں لیکن بہتر اس کا ترک کرنا ہے۔
- اختیاری صورت میں اسلحہ کے اٹھانے کا کفارہ احتیاطاً ایک گوسفند ہے

---

۱ اگر ہاتھوں کے تمام ناخن کاٹے اور پیروں کے دس سے کم ہوں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور اس کا کفارہ بھی نہیں ہے۔ (آیت اللہ خامنہ ای)

لیکن اضطراری صورت میں اسلحہ کے اٹھانے میں کوئی حرج نہیں۔

18 جدال:

یعنی لفظ قسم "لَا وَاللّٰہِ یا بَلٰی وَاللّٰہِ" استعمال کرنا اور ہر زبان اور ہر طرح کی قسم کھانا جائز نہیں، البتہ ضرورت کی صورت میں جبکہ حق کو ثابت کرنا یا باطل کی نفی کرنا ہو تو جائز ہے اسی طرح اگر تعظیم یا محبت کے اظہار کیلئے ہو تو اشکال نہیں ہے جیسے بہ خدا یہ کام تیرے لیے نہیں کیا

- اگر محرم تین مرتبہ مسلسل سچا قسم اٹھائے تو اس پر ایک گوسفند کفارہ ہوگا۔
- اگر محرم جھوٹا قسم اٹھائے تو ایک دفعہ پر ایک گوسفند کفارہ ہوگا اور دو دفعہ پر دو گوسفند اور تین دفعہ پر ایک گائے کفارہ ہوگی۔

Presented by www.ziaraat.com

فقط مردوں کیلئے

22 سلے ہوئے کپڑے پہننا:

- سلے ہوئے کپڑے مثلاً شلوار، قمیص، عبا، جانگھیا وغیرہ
- آستین اور بٹن والے کپڑے چاہے سلے ہوئے نہ ہوں اور اس کی مانند دوسرے کپڑے پہننا حرام ہے۔ اسی طرح لباس نمد (جسے چرواہے استعمال کرتے ہیں) بالاپوش جو سلا ہوا لباس سردی وغیرہ سے بچنے کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔
- ٹوپی اور دوسری سلی ہوئی چیزوں کا استعمال جائز نہیں۔
- نقدی رکھنے کیلئے تھیلی، کمر بند اور جو کپڑا بیماری کی وجہ سے شرم گاہ پر باندھا جاتا ہے اس کا استعمال جائز ہے۔
- ایسے سلے ہوئے کپڑے کا استعمال جائز ہے جو پہنا نہ جاتا ہو جیسا کہ لحاف
- سلے ہوئے کپڑے کا استعمال محرم مرد کیلئے حرام ہے مگر خواتین کیلئے سلے ہوئے کپڑے کا استعمال احرام میں جائز ہے۔
- اگر مرد جان بوجھ کر سلے ہوئے کپڑے پہنے تو اس کا کفارہ ایک گوسفند ہے چاہے مجبوری ہی میں پہنے۔

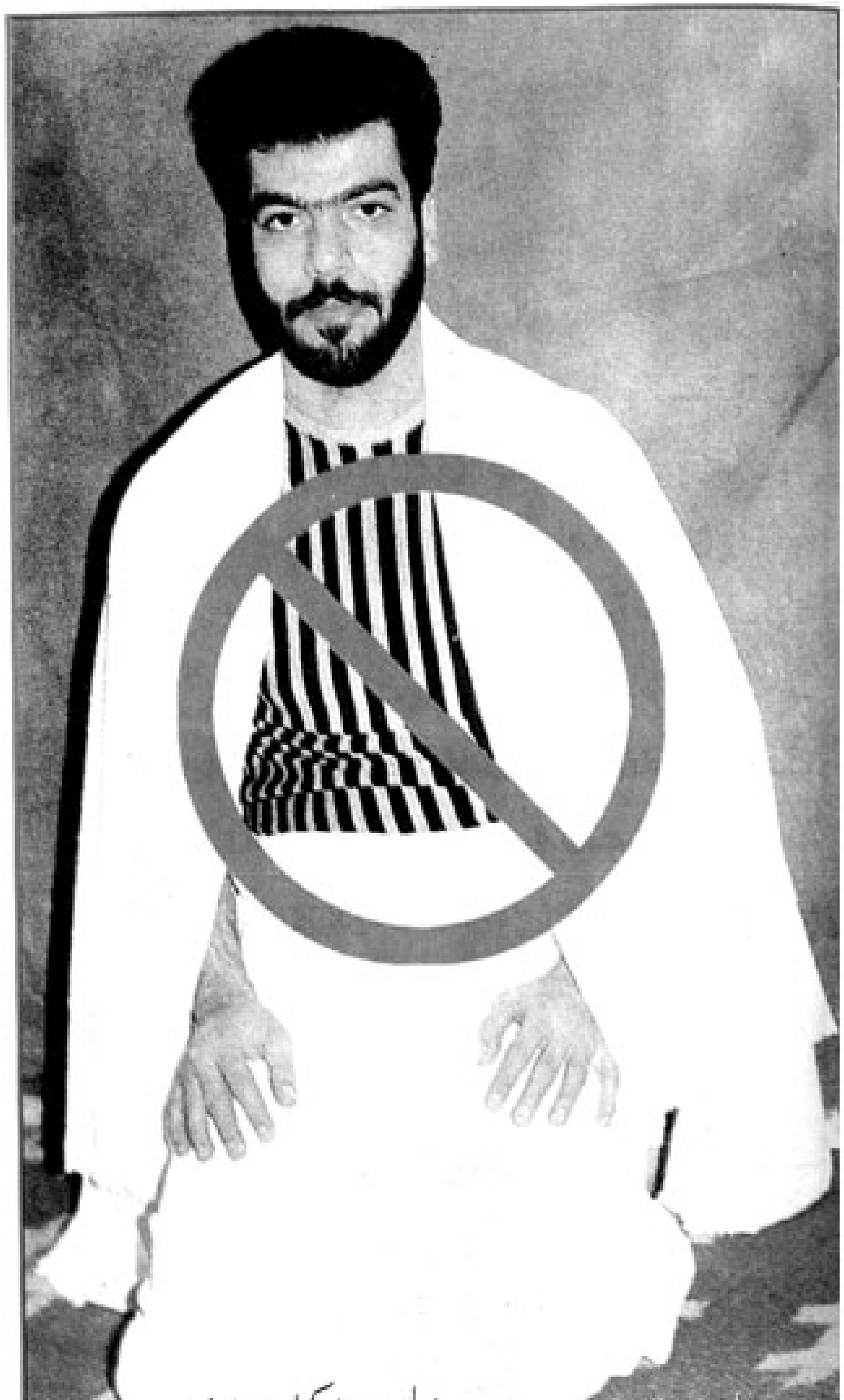

سلے ہوئے کپڑے پہننا

Presented by www.ziaraat.com

مردوں کیلئے بوٹ یا موزے پہننا

محرم مرد کیلئے ایسی چیز پہننا حرام ہے جو اس کے پاؤں کے اوپر کا تمام حصہ ڈھانپ دے۔ مثلاً بوٹ اور موزے، سوائے مجبوری کے مثلاً مرد کو ہوائی چپل یا ایسی ہی کوئی اور چپل نہ مل سکے اور مجبوراً بوٹ پہننا پڑے۔ لیکن احوط یہ ہے کہ اوپر کا حصہ پھاڑ کر پہنے، تاہم ایسی چیز کا پہننا جائز ہے جو پاؤں کے بعض حصوں کو چھپائے۔ اسی طرح بوٹ اور موزے وغیرہ پہنے بغیر پاؤں کے اوپر کے پورے حصے کو چھپانا مثلاً بیٹھ کر چادر کو اپنے پاؤں پر لپیٹنا جائز ہے۔ بوٹ یا اس جیسی چیزوں کے عمداً پہننے پر کفارہ احتیاط واجب کی بنا پر ایک بکرا ہے لیکن مجبوراً پہننے پر کفارہ نہیں ہے لہذا احتیاطاً اوپر سے جوتے کو پھاڑ دینا چاہیے۔ لیکن موزے (۱) یا اس جیسی چیزوں کو عمداً پہننے پر بنا بر احوط کفارہ (۲) واجب ہو جائے گا جو کہ ایک بکری ہے۔ عورتوں کیلئے بوٹ، موزے یا ایسی چیز جو پاؤں کے اوپر کا پورا حصہ چھپا دے پہننے میں کوئی حرج نہیں لیکن دستانے پہننا حرام ہے۔

۱۔ جوراب پہننے پر کفارہ نہیں ہے (آیت اللہ خامنہ ای)

۲۔ عمداً جوتے پہننے کا کفارہ ایک گوسفند ہے آیت اللہ صادق شیرازی

(آیت اللہ حافظ بشیر حسین۔ آیت اللہ سیستانی۔ آیت اللہ فاضل۔ آیت اللہ بصر مکارم)

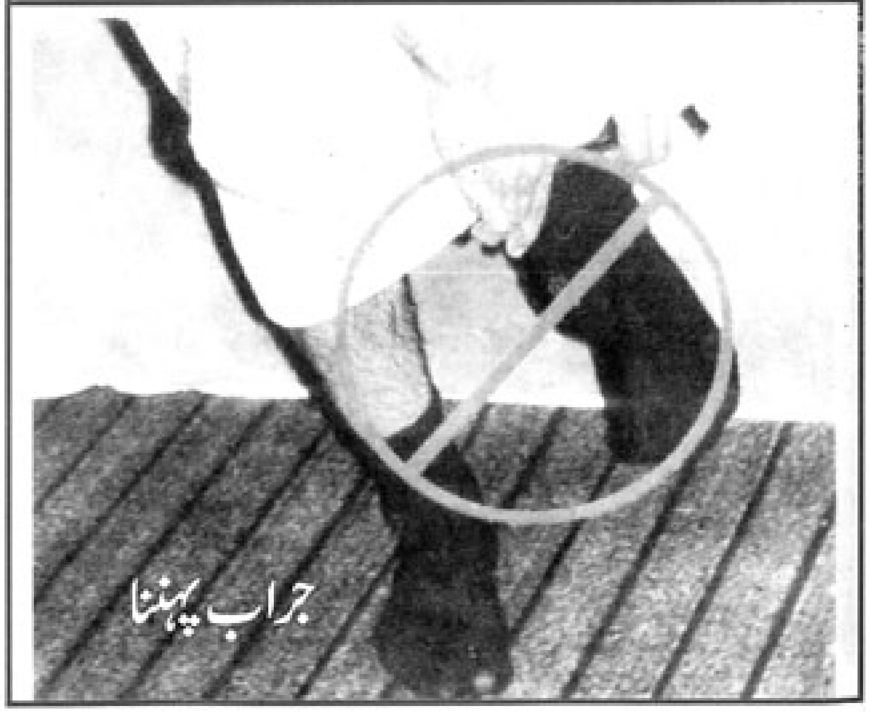

Presented by www.ziaraat.com

24 مردوں کا سر چھپانا

- محرم مرد کیلئے جائز نہیں کہ کسی بھی چیز سے اپنے سر کو ڈھانپے خواہ سر کا کچھ حصہ ہی کیوں نہ ہو.
- سر پر کوئی ایسی چیز نہیں اٹھانی چاہیے جو سر کو ڈھانپ لے بلکہ کانوں کا چھپانا بھی جائز نہیں ہے۔ محرم کیلئے اپنے سر کا پانی میں ڈبونا جائز نہیں ہے۔
- سر درد کی وجہ سے سر پر پٹی باندھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔
- سوئے ہوئے مرد کو اپنے سر کو نہیں چھپانا چاہیے ہاں اگر بھولے سے سر چھپ جائے تو فوراً سر کو ننگا کر لینا چاہیے۔ یہی مسئلہ بھول کر سر چھپانے میں ہے اگر بھولے سے یا سوتے ہوئے میں سر چھپ جائے تو کفارہ نہیں ہے۔
- محرم اگر عمداً سر کو چھپائے تو ایک گوسفند کفارہ ہے لیکن اضطراری (۱) حالت میں کوئی کفارہ نہیں

25 سفر میں زیر سایہ ہونا

- زیر سایہ چلنا صرف مردوں کیلئے حرام ہے بچوں اور عورتوں کے لیے ہر صورت میں سایہ میں چلنا جائز ہے البتہ رات کو سفر کرتے وقت چھت کے نیچے بیٹھنا جائز (۲) ہے لہذا اس صورت میں محرم کیلئے رات میں ہوائی جہاز 'بس' کار

---

۱ اضطراری حالت میں بھی احتیاط واجب کی بنا پر ایک گوسفند کفارہ دے (آیت اللہ ناصر مکارم)

۲ لیکن اگر بارش ہو تو چھت کے نیچے رات کو بیٹھنے میں ایک بکرا کفارہ ہے چاہیے کہ ایک بکرا کفارہ دے (آیت اللہ سیستانی)

وغیرہ میں سفر کرنا جائز (۱) ہے چھت والی بس (۲) کار ریل گاڑی ہوائی جہاز محمل وغیرہ میں چھت کے نیچے دن کو سفر کرنا حرام (۳) ہے لیکن پل کے نیچے سے گزرنے پر سایہ صادق نہیں آتا۔

- سر کے اوپر سایہ قرار دینے کی حرمت اس حالت سے مخصوص ہے جب انسان راستہ طے کر رہا ہو لیکن جس وقت وہ کہیں ٹھہر ہو چکا ہے وہ منیٰ یا عرفات میں ہو یا کہیں اور وہاں زیر سایہ جانے میں کوئی حرج نہیں لیکن چھتری وغیرہ استعمال کرنا جائز (۴) نہیں۔

۱۔ حالت احرام میں دن رات زیر سایہ سفر کرنا موجب کفارہ ہے۔
آیت اللہ صادق شیرازی (آیت اللہ حافظ بشیر حسین نجفی۔ آیت اللہ فروی۔ آیت اللہ تبریزی)

۲۔ اگر سر گاڑی سے باہر ہو چکا ہے باقی سارہ بدن گاڑی میں ہو موجب کفارہ نہیں
(آیت اللہ حافظ بشیر حسین نجفی)

۳۔ چونکہ تنعیم مکہ کی حدود میں آچکا ہے اسلیے وہاں سے حالت احرام میں دن رات زیر سایہ سفر کرنا جائز ہے آیت اللہ صادق شیرازی (آیت اللہ خامنہ ای)

۴۔ منیٰ اور عرفات میں چھتری استعمال کر سکتا ہے (آیت اللہ خامنہ ای)

خواتین کے مخصوص محرمات

26 خواتین کا چہرہ چھپانا:

- محرم عورت پر حرام ہے کہ وہ حالت احرام میں اپنے چہرے کو چھپائے نقاب سے یا کسی اور چیز سے البتہ عورت سوتے وقت چہرے کو چھپا سکتی ہے۔
عورت کیلئے یہ جائز ہے کہ حالت احرام میں نماز پڑھتے وقت جتنا چہرہ کھلا رکھا جاتا ہے اتنا نہ چھپائے باقی چہرہ چھپانے میں کوئی حرج نہیں۔
- اسی طرح عورت نامحرم سے چہرہ اس طرح چھپائے کہ نقاب صرف ناک تک جائے اور نقاب کو ہاتھ وغیرہ سے چہرے سے دور رکھنا لازم نہیں ہے احتیاط اسی میں ہے کہ نقاب کو چہرہ سے دور رکھا جائے۔
- سارے چہرے پر تولیہ ڈال کر صاف کرنا خلاف احتیاط ہے اس لیے چہرہ صاف کرتے وقت سارے چہرے پر تولیہ نہ ڈالیں۔
- اگر عورت نے حالت احرام میں عمداً اپنا چہرہ چھپایا تو احتیاط یہ ہے کہ ایک گوسفند کفارہ (۱) دے۔

13 زینت کرنا

- زینت کے قصد سے مرد و زن کیلئے ہاتھ میں انگوٹھی پہننا جائز نہیں ہے البتہ استحباب کی غرض سے پہنی جانے والی انگوٹھی میں کوئی حرج نہیں احرام کی حالت میں زینت کے ارادے سے مہندی نہ لگانے میں احتیاط ہے بلکہ احرام کی

۱۔ کفارہ لازم نہیں ہے۔ (آیت اللہ خامنہ ای)

Presented by www.ziaraat.com

حالت سے پہلے اس کا استعمال ترک کرے تاکہ محرم ہونے تک اس کا اثر باقی نہ رہے بعض علمانے مہندی کے مطلقاً استعمال کو چاہے زینت کیلئے ہو یا نہ ہو استعمال نہ کرنے میں احتیاط جانی ہے۔

- خواتین کا زینت کیلئے زیور پہننا حرام ہے مگر یہ کہ جس زیور کا استعمال عادت میں شامل ہو اور احرام کے وقت پہنے ہو تو احرام کیلئے اس کا اتار دینا ضروری نہیں لیکن جان بوجھ کر مردوں کو نہ دیکھائے۔
- زینت کرنے کا کوئی کفارہ نہیں ہے۔

خواتین کا چہرہ چھپانا

Presented by www.ziaraat.com

مستحبات حرم

1- غسل کرنا۔

2- ننگے پاؤں متانت ووقار کے ساتھ چلنا۔

3- باب بنی شیبہ سے داخل ہونا جو آج کل باب الاسلام کے مقابل ہے۔

4- مستحب ہے کہ مسجد الحرام کے دروازے پر کھڑے ہو کر یہ کہے۔

"اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَمِنَ اللّٰهِ وَمَا شَآءَ اللّٰهُ اَلسَّلَامُ عَلٰی اَنْبِیَاءِ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ خَلِیْلِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ"

دوسری روایت میں ہے کہ مسجد کے دروازہ کے پاس کہے:

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَمِنَ اللّٰهِ وَاِلَی اللّٰهِ وَمَاشَاءَ اللّٰهُ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَخَیْرُ الْاَسْمَاءِ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلٰی اَنْبِیَاءِ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی خَلِیْلِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ اَلسَّلَامُ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَارْحَمْ مُحَمَّدًا وَآلَ مُحَمَّدٍ کَمَا

صَلَّیْتَ وَبَارَکْتَ تَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَآلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ خَلِیْلِکَ وَعَلٰی اَنْبِیَائِکَ وَرُسُلِکَ وَسَلَامٌ عَلَیْهِمْ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ وَاسْتَعْمِلْنِیْ فِیْ طَاعَتِکَ وَمَرْضَاتِکَ وَاحْفَظْنِیْ بِحِفْظِ الْاِیْمَانِ اَبَدًا مَا اَبْقَیْتَنِیْ جَلَّ ثَنَاءُ وَجْهِکَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَنِیْ مِنْ وَفْدِهٖ وَزُوَّارِهٖ وَجَعَلَنِیْ مِمَّنْ یَعْمُرُ مَسَاجِدَهٗ وَجَعَلَنِیْ مِمَّنْ یُنَاجِیْهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ عَبْدُکَ وَزَائِرُکَ فِیْ بَیْتِکَ وَعَلٰی کُلِّ مَأْتِیٍّ حَقٌّ لِمَنْ اَتَاهُ وَزَارَهٗ وَاَنْتَ خَیْرُ مَأْتِیٍّ وَاَکْرَمُ مَزُوْرٍ فَاَسْئَلُکَ یَا اَللّٰهُ یَا رَحْمٰنُ بِاَنَّکَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ بِاَنَّکَ وَاحِدٌ اَحَدٌ صَمَدٌ لَمْ تَلِدْ وَلَمْ تُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اَهْلِ بَیْتِهٖ یَا جَوَادُ یَا کَرِیْمُ یَا مَاجِدُ یَا جَبَّارُ یَا کَرِیْمُ اَسْئَلُکَ اَنْ تَجْعَلَ تُحْفَتَکَ اِیَّایَ بِزِیَارَتِیْ اِیَّاکَ اَوَّلَ شَیْءٍ تُعْطِیْنِیْ فَکَاکَ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ"

Presented by www.ziaraat.com

احکام طواف

- جس شخص کا فریضہ عمرہ تمتع یا عمرہ مفردہ یا حج تمتع ہو اس پر احرام باندھنے اور مکہ میں وارد ہو جانے کے بعد واجب ہے کہ خانہ کعبہ کے سات شوط (چکر) طواف کرے یعنی کعبہ کے گرد سات چکر اس طرح لگائے کہ ہر چکر حجر اسود کے بالمقابل سے شروع ہو اور حجر اسود کے بالمقابل ہی ختم ہو اسے طواف خانہ کعبہ کہتے ہیں۔
- طواف عمرہ تمتع کا رکن ہے یعنی اگر کوئی جان بوجھ کر یا مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے طواف چھوڑ دے اور اس کا وقت گزر جائے چاہے پورا طواف چھوڑ دیا ہو یا کچھ حصہ اس کا وقت اس وقت ختم ہوتا ہے جبکہ وقوف عرفات سے پہلے اسے بجا نہ لایا جاسکے۔
- اس صورت میں اس کا حج، حج افراد سے بدل جائے گا اور اسے چاہیے کہ اسی احرام کے ساتھ عرفات چلا جائے اور اعمال حج سر انجام دے اور اس کے بعد 'عمرہ مفردہ' بجالائے اور اگلے سال پھر دوبارہ حج تمتع بجالائے۔
- لیکن جس شخص کا حج تمتع کسی عذر کی وجہ سے حج افراد سے بدل جائے وہ حج افراد کو مکمل کرنے اور اس کے بعد عمرہ مفردہ بجالانے سے پہلے فریضہ (حج تمتع) سے بری الذمہ ہو جائیگا اور اگلے سال اس پر حج واجب نہیں ہوگا۔
- اگر کوئی طواف کرنا بھول جائے تو اسے چاہیے کہ جس وقت یاد آئے طواف بجا لائے اور اگر اپنے وطن جا کر یاد آئے اور واپس پلٹنا ممکن نہ ہو یا دشوار ہو تو کسی کو نائب بنائے جو اس کی طرف سے طواف اور نماز بجالائے۔

- جو شخص طواف بھول جائے اور سعی بجالایا ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ وہ خود یا اس کی مجبوری کی صورت میں اس کا نائب جو اس کی طرف سے طواف بجا لا رہا ہو وہ اس کی طرف سے سعی بھی بجالائے۔
- اگر مریض طواف نہ کر سکے تو اس سے اس طرح طواف کرایا جائے کہ اس کے پاؤں زمین پر لگتے چلے جائیں اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو کندھوں پر یا کسی اور چیز پر اسے طواف کرایا جائے اور اگر ان میں سے کوئی صورت بھی ممکن نہ ہو تو وہ کسی کو اپنا نائب بنائے، تا کہ وہ اس کی طرف سے طواف بجالائے۔

شرائط طواف

شرائط طواف پانچ ہیں۔

1 نیت:۔

- حجۃ الاسلام کے عمرہ تمتع کیلئے طواف کرتا/کرتی ہوں خانہ کعبہ کا **واجب** قربة الى الله
- عمرہ کے ہر عمل کی بجا آوری میں صرف اللہ کی رضا شامل ہو اگر کسی اور کی رضا کا عمل دخل ہو تو عمل باطل ہوگا۔
- عمرہ کے عمل کی نیت کا زبان پر جاری کرنا ضروری نہیں دل میں ارادہ کرنا کافی ہے
- نیت میں معین کرنا ضروری ہے کہ آپ عمرہ کر رہے ہیں یا کہ حج آپ عمرہ مفردہ کر رہیں یا عمرہ تمتع آپ حج تمتع کر رہے ہیں یا حج افراد آپ واجب حج کر رہے ہیں یا مستحب۔

Presented by www.ziaraat.com

2۔ طہارت:

- واجب طواف کرنے والے کو حدث اکبر یعنی جنابت، حیض ونفاس وغیرہ سے پاک ہونا اور حدث اصغر سے طاہر ہونا (یعنی باوضو) ہونا چاہیے۔
- اگر کوئی شخص حدث اکبر یا حدث اصغر کے باوجود طواف کرے تو اس کا طواف باطل ہے چاہے جان بوجھ کر ہو یا غفلت سے یا بھول کر یا مسئلہ نہ جاننے کی بنا پر
- حدث اصغر واکبر سے طاہر ہونے کی شرط طواف عمرہ وحج کیلئے لازم ہے، مستحب طواف کیلئے لازم نہیں البتہ مستحب طواف کیلئے باوضو ہونا مستحب ہے اگرچہ کہ نماز طواف کیلئے وضو لازمی ہے لیکن جس کے ذمہ غسل ہو وہ مستحب طواف بھی بغیر غسل کے بجا نہیں لاسکتا کیونکہ مجنب اور حائضہ پر مسجد الحرام میں داخل ہونا حرام ہے۔
- اگر طواف کے دوران محرم سے حدث صادر ہو تو اس مسئلہ کی چند صورتیں ہیں

1: حدث چوتھے چکر (۱) کے پورے ہونے سے پہلے صادر ہو تو اس صورت میں طواف باطل ہوگا اور طہارت کے بعد اس کا اعادہ لازم ہوگا۔

2: حدث چوتھے چکر (۲و۳و۴) کے مکمل ہونے کے بعد صادر ہو اور بغیر اختیار کے

---

۱ ساڑھے تین چکر پورے ہونے سے پہلے صادر ہو (خامنہ ای، فاضل، صادق شیرازی)

۲و۳ حدث ساڑھے تین چکر مکمل ہونے کے بعد صادر ہو تو طہارت کرنے کے بعد وہی سے طواف شروع کرے جہاں سے منقطع کیا تھا (آیت اللہ فاضل وصادق شیرازی)

۴ اگر ساڑھے تین چکر مکمل ہونے کے بعد اور چوتھے چکر مکمل ہونے سے پہلے حدث صادر ہو تو مافی الذمہ کی نیت سے بجالائے (آیت اللہ خامنہ ای)

صادر ہو تو اس صورت میں اپنے طواف کو قطع کرے گا اور طہارت کر کے پھر جہاں سے قطع کیا تھا وہاں سے بقیہ طواف کو مکمل کرے گا۔

3: حدث چوتھے چکر کے بعد واقع ہو لیکن اس کے اختیار سے ہو تو احوط یہ ہے کہ اس صورت میں طہارت کر کے طواف کو جہاں سے قطع کیا تھا وہاں سے بقیہ طواف کو مکمل کرے گا اور پھر اس کا اعادہ بھی کرے گا (۱)

4: اگر طہارت میں شک کرے اور نہ جانتا ہو کہ وضو کیا ہے یا کہ نہیں یا غسل کے بارے میں شک کرے کہ آیا غسل میرے ذمہ ہے یا کہ نہیں اور یہ شک اگر طواف مکمل ہونے کے بعد ہو تو اس کا طواف صحیح ہے اور اگر شک دوران طواف ہو اس طرح کہ طواف سے پہلے طہارت کا یقین ہو تو طہارت پر بنا رکھے اور طواف تمام کرے اس کا طواف صحیح ہے اور اگر اسے یقین ہو کہ طواف سے پہلے محدث تھا لیکن یہ نہ جانتا ہو کہ طواف طہارت کے ساتھ شروع کیا یا نہیں یا حالت سابق کو نہ جانتا ہو تو ان دو صورتوں میں حدث پر بنا رکھے پس اگر طواف عمرہ کا یا حج کا ہو تو طواف کو وہاں چھوڑ کر طہارت حاصل کرے اور اگر طواف مستحب ہو تو طواف مکمل کرے یہ طواف صحیح ہے۔

5: اگر عورت کو عمرہ تمتع میں احرام کے وقت یا اس سے پہلے یا اس کے بعد لیکن طواف شروع کرنے سے پہلے حیض آجائے تو اگر حج سے پہلے عمرہ کے اعمال کو بجالانے کیلئے وقت وسیع ہو تو پاک ہونے تک صبر کرے پھر غسل کر کے اس کے اعمال بجالائے لیکن اگر وقت وسیع نہ ہو تو مسئلہ کی دو صورتیں ہیں۔

---

۱ سابقہ طواف کو مکمل کرنا ضروری نہیں بلکہ نئے سرے سے طواف بجالائے (آیت اللہ ناصر مکارم)

Presented by www.ziaraat.com

صورت اوّل اس کا حیض احرام کے وقت ہو یا اس سے پہلے ہو، پس ایسی صورت میں اس کا حج، حج افراد میں بدل جائے گا اور حج سے فارغ ہونے کے بعد اس پر عمرہ مفردہ کرنا واجب ہوگا جبکہ اس کے بجالانے پر قدرت رکھتی ہو۔

صورت دوّم اس کا حیض احرام کے بعد ہو پس اس صورت میں بھی احوط یہ ہے کہ عمرہ کو حج افراد میں بدلے جیسے کہ پہلی صورت میں ہوا اگرچہ ظاہر یہ ہے کہ اس کا عمرہ پر باقی رہنا بھی جائز ہے یعنی اس کے اعمال بجالائے سوائے طواف اور نماز طواف کے پس یہ سعی اور تقصیر کرے گی پھر حج کا احرام باندھے گی پھر جب منیٰ کے اعمال سے فارغ ہو کے مکہ آئے گی تو حج کے طواف سے پہلے عمرہ کے طواف اور اس کی نماز کی قضا کرے گی اگر عورت کو یقین ہو کہ اس کا حیض باقی رہے گا اور وہ طواف پر متمکن نہ ہوگی حتیٰ کہ منیٰ سے واپس آنے کے بعد بھی اگرچہ عدم تمکن قافلہ کے عدم صبر کی وجہ سے ہو تو طواف اور اس کی نماز کیلئے نائب بنائے گی پھر خود سعی کرے گی۔

- اگر محرمہ کو طواف کے دوران حیض آجائے تو اگر اس کا حیض چوتھے چکر (۱) کے پورا ہونے سے پہلے آئے تو اس کا طواف باطل ہوگا اس کا حکم وہی ہے جو سابقہ مسئلے میں گذر چکا ہے لیکن اگر حیض چوتھے چکر (۲) کے پورا ہونے کے بعد آئے تو جو کچھ اس نے بجا لایا ہے وہ صحیح ہے اور اس پر پاک ہونے

۱۔ ساڑھے تین چکر مکمل ہونے سے پہلے آئے تو اس کا طواف باطل ہے

۲۔ اگر ساڑھے تین چکر کے بعد آئے تو جو کچھ بجالایا ہے وہ صحیح ہے۔

(آیت اللہ خامنہ ای، آیت اللہ فاضل، آیت اللہ صادق شیرازی)

اور غسل کرنے کے بعد اتمام واجب ہوگا احوط واولیٰ یہ ہے کہ اتمام کے بعد اعادہ بھی کرے یہ اس صورت میں ہے جبکہ وقت وسیع ہو، ورنہ سعی اور تقصیر کرے گی اور حج کیلئے احرام باندھے گی اور اس پر لازم ہوگا کہ طواف کا بقیہ حصہ منیٰ کے اعمال کے بعد مکہ واپس آکر حج کے طواف سے پہلے قضا کر کے بجالائے جیسے ہم نے بیان کیا۔

- اگر طواف کے دوران مجنب ہو جائے تو فوراً خانہ کعبہ یعنی (مسجد الحرام) سے نکلنا پڑے گا غسل کے بعد اگر چار چکر (۱) لگانے سے پہلے ہوا ہے تو پھر سے طواف کرنا چاہیے اس مسئلے کا تذکرہ حدث کے ضمن میں ہو چکا ہے
- اگر عورت ماہواری کی حالت میں ہو اور جس وقت تک مکہ میں رہے پاک نہ ہو اور پاک ہونے تک ٹھہر بھی نہ سکتی ہو تو اسے طواف و نماز طواف کی ادائیگی کیلئے کسی کو نائب بنانا چاہیے بقیہ اعمال خود کرے۔
- اگر کوئی وضو اور غسل کرنے سے معذور ہو تو وہ غسل اور وضو کے بدلے تیمم کرے گا۔
- جس شخص نے غسل جنابت کے بدل میں تیمم کیا ہو اسے چاہیے کہ خود طواف بجالانے کے بعد بھی احتیاطاً نائب بھی بنائے۔
- اگر عمرہ تمتع کے بعد اور عرفات جانے سے پہلے اسے یہ خوف ہو کہ عرفات

۱۔ ساڑھے تین چکر مکمل ہونے سے پہلے آئے

(آیت اللہ خامنہ ای، آیت اللہ فاضل، آیت اللہ صادق شیرازی)

Presented by www.ziaraat.com

اور مشعر سے واپسی کے بعد حائض ہو جانے سے طواف حج اور طواف نساء کو بجا نہ لا سکے گی تو ضروری ہے کہ طواف وسعی حج اور طواف نساء کو عرفات اور مشعر میں وقوف سے پہلے بجالائے اور اگر دونوں وقوفوں یعنی عرفات اور مشعر کے بعد اگر ممکن ہو جائے کہ طہارت کے ساتھ طواف حج اور سعی اور طواف نساء بجالا سکے تو ان اعمال کا تکرار کرے۔

○ اسی طرح کوئی آدمی بیماری، بڑھاپے یا اژدھام کی وجہ سے حج کے ایام کے دوران طواف اور سعی اور طواف نساء انجام نہ دے سکتا ہو تو عرفات جانے سے پہلے ان کو بجالا سکتا ہے لیکن اگر بعد میں ان کی ادائیگی ممکن ہو تو ان کو دوبارہ بجالائے۔

3۔ تیسری شرط. بدن اور لباس کا پاک ہونا

○ طواف کے دوران بدن (۱،۲) اور لباس (۳) کا پاک ہونا ضروری ہے اگر چہ کہ وہ خون جو زخم اور پھوڑے کی وجہ سے ہے یا لباس میں ایک درہم سے کم ہو جو کہ نماز کی حالت میں معاف ہے بنا بر احتیاط مستحب اس سے بھی اجتناب کرے

○ اگر نجاست کا علم طواف کے بعد ہو تو اس کا طواف صحیح ہے۔

---

۱ وہ نجاست جو کسی طرح بھی کپڑے سے دور نہ ہو سکے وہ طواف میں معاف ہے (آیت اللہ حافظ بشیر حسین)

۲ محرم کو اجازت ہے کہ وہ متنجس چیز کو اٹھا سکتا ہے۔ (آیت اللہ حافظ بشیر حسین، آیت اللہ سیستانی)

۳ جوراب، رومال، ٹوپی اور انگوٹھی وغیرہ جیسے مختصر لباس میں طہارت شرط نہیں ہے۔
(آیت اللہ خامنہ ای آیت اللہ فاضل آیت اللہ ناصر مکارم آیت اللہ تبریزی)

○ مسئلہ جاننے کے باوجود نجس بدن یا نجس لباس کے ساتھ طواف کرے تو اس کا طواف باطل ہے اور اگر طواف شروع کرتے وقت نہ جانتا ہو کہ احرام یا بدن نجس تھا اور دوران طواف اسے نجاست کا علم ہو جائے تو ممکنہ صورت میں نجاست کو فوراً دور کرے اور بقیہ طواف کو طہارت کے ساتھ انجام دے اس میں فرق نہیں کہ یہ علم نصف طواف (۱،۲) سے پہلے ہو یا بعد میں ہر صورت میں طواف صحیح ہے اور اگر نجاست کا دور کرنا ممکن نہ ہو تو اس کا طواف باطل ہے

○ اگر دوران طواف لباس (۳) یا بدن نجس ہو جائے تو بھی یہی گزشتہ حکم ہے۔

○ اگر نجاست کو نہ جانتا ہو یا طواف کیلئے طہارت کی شرط کا علم نہ رکھتا ہو یا بھول یا غفلت کی وجہ سے بدن اور لباس نجس کے ساتھ طواف کیا تو اس کا طواف صحیح ہے

4 - مردوں کیلئے ختنہ شدہ ہونا:

○ مرد کا ختنہ شدہ ہونا ضروری ہے اور بغیر ختنہ طواف باطل ہے یہ شرط ممیز (۴،۵) بچے کیلئے بھی ہے چاہے وہ بالغ نہ بھی ہوا ہو لیکن غیر ممیز بچہ جس کو طواف اُس کا

---

۱ اگر نجاست کا علم دوران طواف چوتھا چکر مکمل ہونے سے پہلے معلوم ہو تو طواف کو قطع کرے اور پاک ہو کر طواف کو نئے سرے سے شروع کرے اور اگر چوتھے چکر کے مکمل ہونے کے بعد نجاست کا علم ہو تو طواف قطع کرے پاک ہو کر پہلے چار چکروں کو حساب میں لائے اور باقی ماندہ تین چکروں کو مکمل کرے (آیت اللہ حافظ بشیر حسین نجفی)

۲ اگر چار چکر مکمل ہونے سے پہلے نجاست کا علم ہو جائے تو احوط ہے کہ طواف کا اعادہ کرے (آیت اللہ سیستانی)

۳ جونہی طواف میں علم ہو جائے کہ جسم یا بدن نجس ہے پاک کرے اور ممکن نہ ہو تو طواف کو چھوڑ دے اور طہارت کے بعد جہاں سے طواف قطع کیا تھا وہی سے شروع کر دے (آیت اللہ خامنہ ای)

۴ طواف میں ختنہ ضروری ہے اس میں بالغ اور نابالغ میں کوئی فرق نہیں (آیت اللہ صادق شیرازی، آیت اللہ خامنہ ای)

۵ احتیاط واجب کی بنا پر غیر ممیز بچے کو بھی ختنہ شدہ ہونا چاہیے (آیت اللہ فاضل)

Presented by www.ziaraat.com

ولی کرا رہا ہو اس میں یہ شرط معتبر نہیں۔

- اگر مکلف بغیر ختنہ کے حج کیلئے مستطیع ہو جائے تو اس میں کئی صورتیں ہیں:

صورت اوّل ۔ اگر ختنہ اور حج ایک ہی سال میں بجالا سکتا ہو تو دونوں واجب ہوں گے

صورت دوم ۔ اگر اس کیلئے ختنہ اور حج ایک ہی سال مین ممکن نہ ہو تو پہلے سال ختنہ کرائے اور دوسرے سال حج بجالائے۔

تیسری صورت ۔ وہ حج کو اس وقت تک موخر کرے جب تک اس کیلئے ختنہ کروانا ممکن ہو جائے اور اگر ختنہ کروانا اصلاً ممکن ہی نہ ہو یا کسی ضرر کا خوف ہو تو پھر بھی اس سے حج ساقط نہیں ہوگا اسے چاہیے کہ وہ خود بھی طواف کرے اور طواف کیلئے کسی کو نائب بھی بنائے خود بھی نماز پڑھے اور کسی کو نماز طواف میں بھی نائب بنائے

۵۔ شرمگاہ کا چھپانا:

- طواف کرنے والے مرد و زن پر اپنی شرمگاہ کا چھپانا ضروری ہے جتنا حالت نماز میں چھپانا لازمی ہے بلکہ طواف میں نمازی کے لباس والی تمام شرائط کا لحاظ رکھا جائے جیسا کہ مشہور حدیث میں ہے کہ 'طواف' نماز' کے حکم میں ہے۔
- اگر دوران طواف لباس احرام کی چادر گر جائے تو جتنی دور تک بغیر چادر کے گیا ہے واپس آئے اور چادر احرام پہن کر جس جگہ سے چادر گری تھی وہیں سے طواف کو جاری رکھے۔

واجبات طواف

پہلا اور دوسرا واجب:

- ہر چکر میں ابتدا حجر اسود سے کرے اور انتہا بھی وہاں پر کرے ظاہر ہے کہ یہ اس وقت حاصل ہوگا جب حجر اسود کے متوازی سیاہ پٹی جو زمین پر بنی ہوئی ہے وہاں سے طواف شروع کرے اور وہاں پر ہی ختم کرے اگرچہ احوط ہے کہ اپنا پورا جسم پورے حجر اسود سے گزارے طواف کے شروع میں بھی اور طواف کے اختتام پر بھی۔
- اس احتیاط کو متحقق کرنے کیلئے یہ کافی ہے کہ پہلے شوط میں تھوڑا سا حجر اسود کی سیاہ پٹی سے پہلے کھڑا ہو اور طواف کی نیت اس جگہ سے کرے اور پھر سات مرتبہ چکر لگائے اور آخری چکر کے آخر میں تھوڑا سا حجر اسود سے تجاوز کرے اس قصد سے کہ طواف واقعی معتبر محاذی پر پورا ہو جائے اس طرح حجر اسود سے واقعی ابتدا اور اختتام جو واجب ہے معلوم اور یقینی ہو جائے گا۔

تیسرا واجب: خانہ کعبہ کا بائیں طرف رکھنا

- طواف کا تیسرا واجب امر یہ ہے کہ اس طریقہ سے چکر لگائے کے چکر لگانے کے تمام عرصے میں خانہ کعبہ اس کی بائیں جانب رہے
- پس اگر دوران طواف کسی رکن کو بوسہ دینے یا کسی اور وجہ سے یا اژدہام کی کثرت کے سبب پیٹھ یا منہ خانہ کعبہ کی طرف ہو جائے تو چکر کی اتنی مقدار طواف کا حصہ شمار نہیں ہوگی چاہیے کہ واپس پلٹ کر اس مقدار کو اس طرح ادا کرے کہ خانہ کعبہ اس کی بائیں جانب ہو

Presented by www.ziaraat.com

- اگر پیچھے پلٹنا ممکن نہ ہو تو اس جگہ کو ذہن میں رکھے اور بغیر نیت کے چکر لگاتا آئے یہاں تک کے اس جگہ پر پہنچ جائے پس اس جگہ طواف کے قصد سے چکر لگائے اور طواف کو پورا کرے بغیر نیت والا شمار نہ کرے

نوٹ: لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ طواف کے تمام حالات میں خانہ کعبہ کو بائیں شانے کے بالکل سامنے رکھیں بلکہ اگر چکر لگاتے وقت خانہ کعبہ بائیں شانے سے تھوڑا سا ہٹ بھی جائے تو کوئی حرج نہیں

چوتھا واجب: حجر اسماعیل کو طواف میں داخل کرنا:

- حجر اسماعیل وہ جگہ ہے جو خانہ کعبہ کے ساتھ سنگ مرمر کی چار دیواری کے اندر جگہ ہے چونکہ یہ حصہ ابتدائی طور پر خانہ کعبہ کا حصہ تھا جو قریش کی تعمیر کے وقت کسی وجہ سے رہ گیا تھا اس لے اس کا طواف میں شامل کرنا واجب ہے
- اگر طواف میں حجر اسماعیل کو شامل نہیں کیا اور تمام چکروں میں اس کے اندر سے گزر کر طواف کیا تو اس کا طواف باطل ہے چاہیے کہ طواف دوبارہ کرے
- اگر طواف کے بعض چکر میں حجر اسماعیل کو شامل نہیں کیا تو واجب ہے کہ اس چکر کو پھر سے انجام دے (۱،۲،۳،۴) اور اگر اس چکر کا اعادہ کیے بغیر طواف کو

---

۱. اس چکر کو دوبارہ بجالائے پورے طواف کے بجالانے کی ضرورت نہیں
(آیت اللہ فاضل و آیت اللہ حافظ بشیر و آیت اللہ خامنہ ای)

۲. اگر جہالت یا بھول کی وجہ سے طواف کرنے والا اندر سے چکر لگائے تو اس کا وہ چکر باطل ہوگا پس اس چکر کو دوبارہ بجالائے اور احوط ہے کہ پورے طواف کو دوبارہ بجالائے (آیت اللہ سیستانی)

۳. چونکہ افراد کی کثرت کی وجہ سے واپس لوٹنا مشکل ہے اس لیے حجر اسود کی سیاہ پٹی پر پہنچ کر اس چکر کی نیت کر کے اس چکر کو ادا کرے (آیت اللہ ناصر مکارم)

۴. جاری طواف کو مکمل کرے اور احتیاطاً پورے طواف کو دوبارہ بجالائے (آیت اللہ صادق شیرازی)

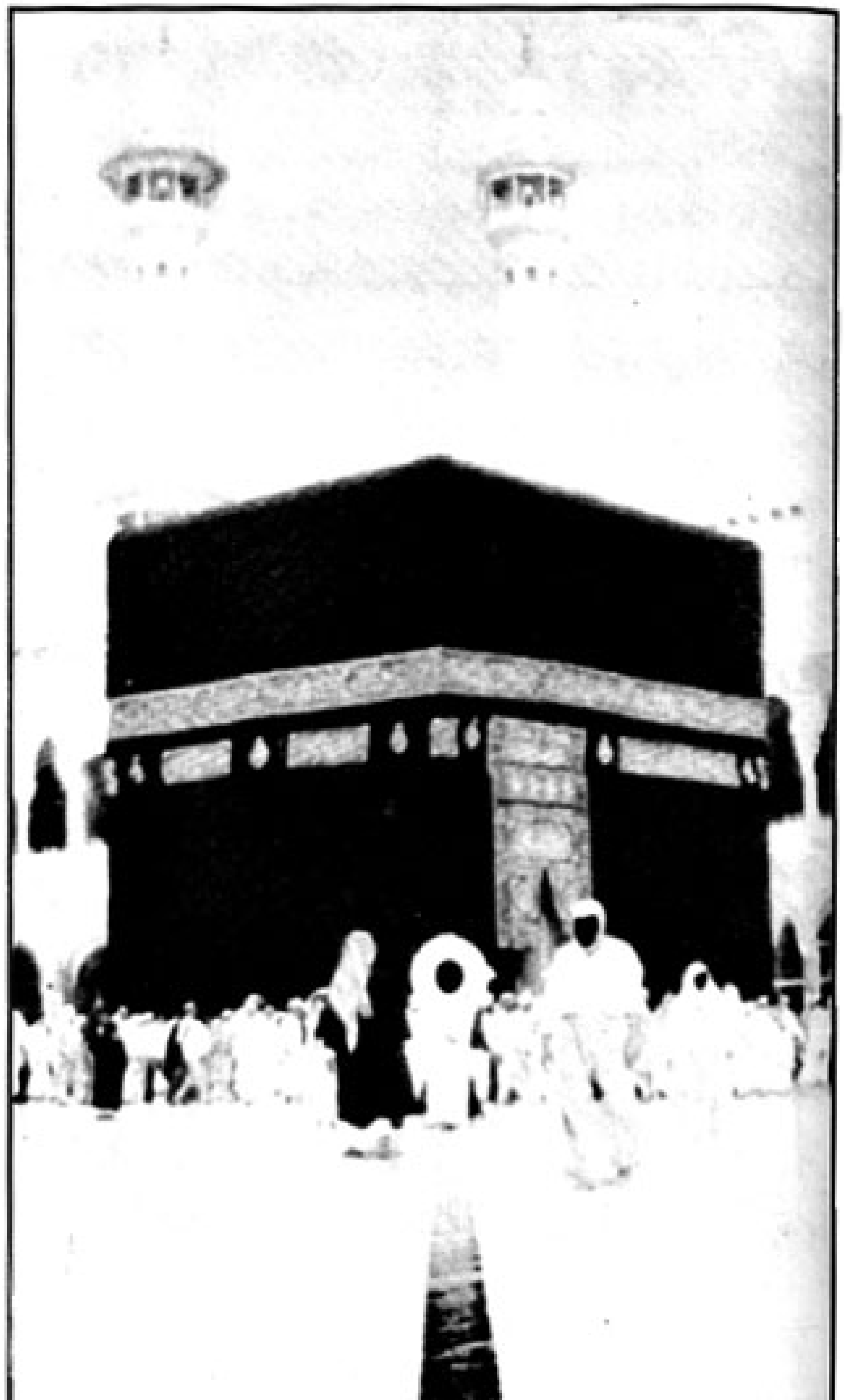

نقطہ آغاز طواف (سیاہ پٹی)

Presented by www.ziaraat.com

جاری رکھا تو اس کا طواف باطل ہے اور واجب ہے کہ نئے سرے سے طواف کو انجام دے۔

- حجر اسماعیلؑ کی دیوار پر چلنا بھی جائز نہیں ہے۔
- طواف کرنیوالا کعبہ سے اور اس مُڈیرے سے جو خانہ کعبہ کے گرد بنی ہوئی ہے جسے شاذ روان کہتے ہیں سے باہر رہے۔ چونکہ شاذ روان کے اوپر چلنا ممکن نہیں اس لیے اس مسئلہ کی مزید وضاحت کی ضرورت نہیں ہے۔

پانچواں واجب

طواف کا خانہ کعبہ اور مقام ابراہیمؑ کے درمیان ہونا:

- خانہ کعبہ کا طواف کرتے وقت خانہ کعبہ کے چاروں طرف ساڑھے چھبیس ہاتھ سے باہر نہ ہو یعنی دوران طواف مقام ابراہیمؑ کے اندر رہے اس بات کا لحاظ خانہ کعبہ کے چاروں جانب اور ہر چکر میں رکھنا ہے۔
- اگر کوئی شخص طواف کے دوران خانہ کعبہ سے مقدار معین سے زیادہ دور ہو جائے یا دیوار حجر اسماعیلؑ چونکہ بیس ہاتھ تک واقع ہے اس لیے وہاں پہنچ کر حد طواف ساڑھے چھ ہاتھ رہ جاتا ہے۔ پس اس بنا پر حد مذکور کے اندر طواف کرے البتہ ساڑھے چھ ہاتھ سے باہر ہونا اشکال نہیں رکھتا خصوصاً جبکہ مطاف کے اندر طواف کرنا مشقت (۱) کا باعث ہو یا اضطراری حالت ہو بشرطیکہ طواف کرنے والا طواف کرنے والوں کے ساتھ متصل رہے تو مقام ابراہیمؑ کے باہر سے بھی طواف کیا جاسکتا ہے۔

۱؎ ہر حال میں خانہ کعبہ اور مقام ابراہیمؑ کے درمیان سے طواف کرنا ہے
(آیت اللہ حافظ بشیر حسین)

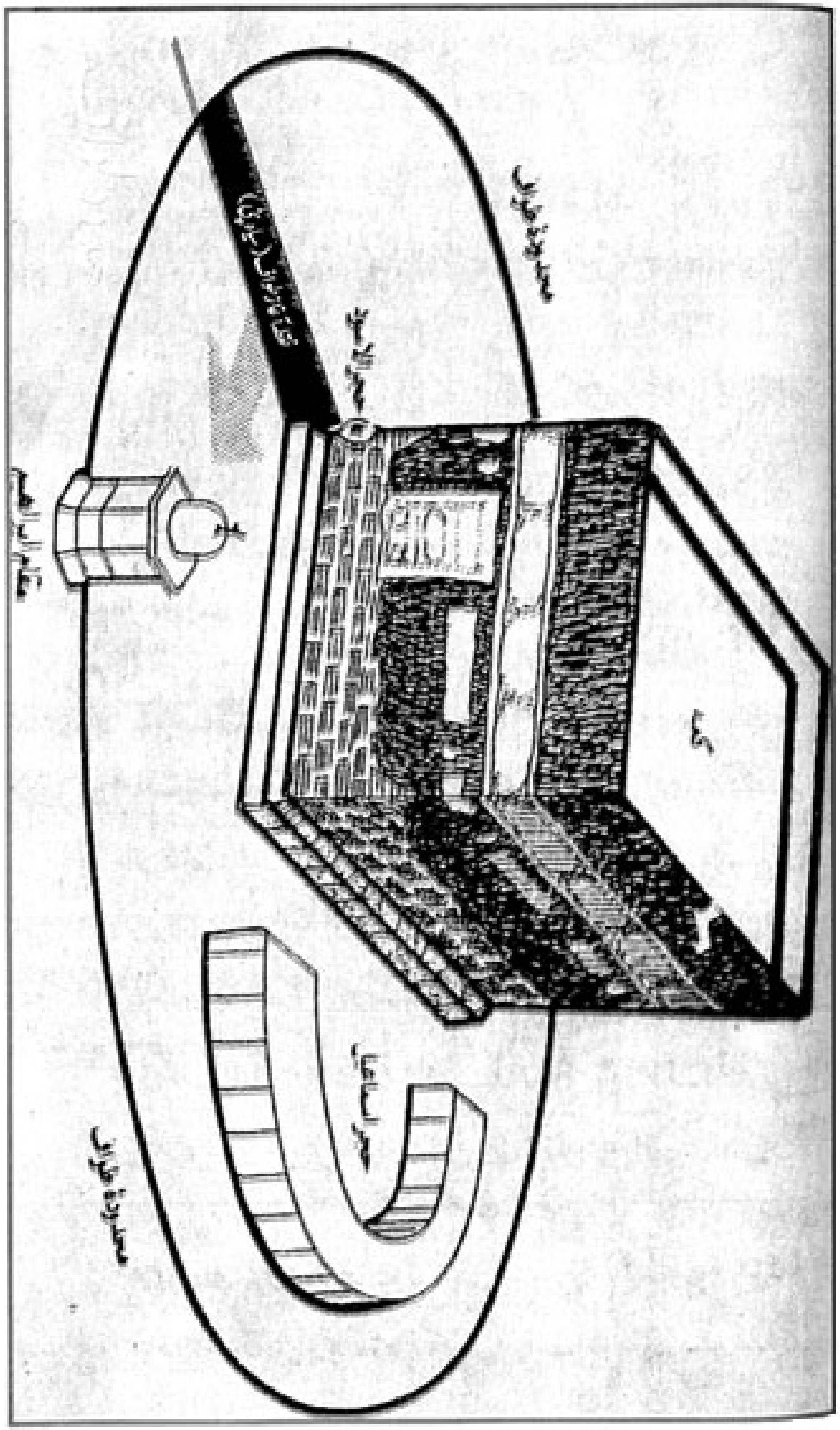

Presented by www.ziaraat.com

چھٹا واجب:

دوران طواف خانہ کعبہ میں داخل نہ ہونا:۔

- دوران طواف خانہ کعبہ اور جو چیز جزء خانہ کعبہ شمار ہوتی ہیں۔ مثلاً حجر اسماعیل اور شاذروان (چھوٹی منڈیر جو خانہ کعبہ کے چاروں طرف بنی ہوئی ہے) طواف میں شامل کرے ۔
- بنابر احتیاط مستحب شاذروان، دیوار کعبہ اور حجر اسماعیلؑ پر استلام یا غیر استلام کیلئے ہاتھ نہ لگائے (۲،۱) اسی طرح ارکان خانہ کعبہ (رکن یمانی، رکن عراقی رکن شامی) کو بھی ہاتھ نہ لگائے۔

ساتواں واجب:

طواف سات مرتبہ سے کم یا زیادہ نہ ہو

- طواف کیلئے سات پورے چکر لگانا واجب ہیں لہٰذا اگر کوئی طواف کرنے والا جان بوجھ کر سات چکروں سے کم یا زیادہ کا ارادہ رکھتا ہو تو اس کا طواف باطل ہے
- اگر عمداً ایک یا زیادہ چکر کم کردے تو واجب ہے کہ اگر کوئی ایسا کام نہیں کیا جس سے موالات یعنی طواف کے چکروں کا پے در پے بجالانا ٹوٹ جائے تو وہ کمی پوری کرے اور اگر موالات برقرار نہ رہے تو اس کا حکم، عمداً طواف کو قطع کرنے کے حکم میں ہے۔ یعنی اس کا طواف باطل ہے از اوّل نیا طواف بجالائے۔

---

۱ مطلقاً ہاتھ لگانے کی اجازت ہے (آیت اللہ خامنہ ای)

۲ احتیاط واجب کی بنا پر ہاتھ لگانا جائز نہیں (آیت اللہ فاضل آیت اللہ نوری)

- اگر بھولے سے کوئی شخص طواف کے چکر کم کرے (۳،۲،۱) اگر چار چکروں کا کوئی چکر تھا تو وہ طواف کو از سر نو بجالائے۔ اگر چار چکروں کے بعد کا چکر تھا تو وہ طواف کو مکمل کرے۔
- طواف کرنے والا توہم کی وجہ سے استحباب کے قصد سے ایک چکر زیادہ بجا لائے تو اس صورت میں زیادتی کی وجہ سے طواف باطل نہ ہوگا۔
- اگر طواف کے چکروں کی تعداد میں یا ان کے صحیح ہونے میں طواف سے فارغ ہونے کے بعد یا ان کے محل سے تجاوز کرنے کے بعد شک ہو تو اس شک کی پرواہ نہ کرے
- اگر کسی کو حجر اسود پر ساتواں چکر ختم کرنے کے بعد یہ شک ہو کہ سات چکر ہوئے ہیں یا آٹھ یا زیادہ تو شک کی پرواہ نہ کرے طواف صحیح ہے البتہ کسی کو حجر اسود تک پہنچنے سے پہلے ساتویں یا آٹھویں چکر میں شک ہو جائے تو طواف باطل (۵،۴) ہو جائے گا

---

۱ احتیاط واجب کی بنا پر اس طواف کو مکمل بھی کرے اور طواف کو دوبارہ بھی بجالائے (آیت اللہ سیستانی۔ آیت اللہ فاضل)

۲ طواف کو مکمل نہ کرے بلکہ طواف کو از سر نو بجالائے (آیت اللہ ناصر مکارم)

۳ نصف طواف (آیت اللہ خامنہ ای۔ آیت اللہ فاضل۔ آیت اللہ صادق شیرازی)

۴ احتیاطاً اس طواف کو مکمل کرے اور پھر دوبارہ مکمل طواف کرے (آیت اللہ سیستانی و تبریزی)

۵ اگر ساتویں چکر کے درمیان میں شک پڑ جائے کہ یہ اس کا ساتواں ہے یا آٹھواں اس چکر کو مکمل کرے اس کا طواف صحیح ہے (آیت اللہ ناصر مکارم)

Presented by www.ziaraat.com

○ اسی طرح اگر چکر کے آخر میں یا درمیان میں شک ہو کہ یہ تیسرا ہے یا چوتھا یا پانچواں یا چھٹا یا ان کے علاوہ کمی کی صورت ہو تو طواف باطل ہوگا۔

○ اسی طرح اگر مستحبی طواف میں شک کرے تو کم تعداد پر بنا رکھے مثلاً پانچویں اور چھٹے چکر میں شک پڑھ جائے تو پانچویں پر بنا رکھے اور طواف کو مکمل کرے اس کا طواف صحیح ہوگا۔

○ اگر طواف کرنا بھول جائے اور ایسے وقت میں یاد آئے جب خود قضا کر سکتا ہو تو اس کی قضا کرے اگر احرام سے محل ہو چکا ہو تو پھر نئے احرام کی ضرورت نہیں ہے۔ ہاں اگر مکہ سے باہر نکل جانے کے بعد یاد آئے تو مکہ کیلئے احرام باندھنا لازم ہوگا۔

○ اگر طواف کو بھول کر ترک کرے پس اگر وقت کے فوت ہونے سے پہلے یاد آئے تو اس کا تدارک کرے اور بہتر ہے اگر نماز یا سعی وغیرہ کر چکا ہو تو اسے دوبارہ بجالائے۔

○ طواف کو بھولنے والے پر وہ چیزیں حلال (۱) نہ ہوں گی جن کا حلال ہونا طواف کے کرنے پر موقوف ہے جب تک خود اس کی قضا نہ کرے یا اس کا نائب اسکی طرف سے قضا نہ کرے۔

○ جو شخص بھول کر پورا طواف یا طواف کا کچھ حصہ چھوڑ دے اور وطن واپس پلٹنے تک یاد نہ آئے اور اس کا مکہ واپس پلٹنا مشکل ہو تو اگر بھولا ہوا طواف واجب تھا تو کسی کو نائب بنائے جو اس کی طرف سے طواف کرے۔

۱ اگر کوئی اپنی بیوی سے ہمبستری کرے تو ایک بکرا کفارہ دے گا (آیت اللہ سیستانی)

○ اگر کوئی شخص طواف کر رہا ہو اور نماز واجب کا وقت تنگ ہو جائے تو طواف کو چھوڑ کر نماز پڑھنا چاہیے اگر چار چکر مکمل (۱) کرنے کے بعد طواف چھوڑا ہو تو وہیں سے طواف مکمل کرے جہاں سے طواف چھوڑا تھا اور اگر چار چکر (۲) مکمل کرنے سے پہلے طواف چھوڑا تھا تو دوبارہ طواف کرے اسی طرح نماز با جماعت یا واجب کو وقت فضیلت میں پڑھنے کیلئے طواف کو چھوڑنا جائز بلکہ مستحب ہے۔

○ طواف کے صحیح ہونے کی ایک شرط یہ ہے کہ طواف کعبہ اپنے پاؤں سے چل کر کرے اگر رش اسے اٹھالے اس طرح کہ اس کے پاؤں زمین سے اٹھ جائیں تو اندازہ کرے کہ کتنا فاصلہ میرے پاؤں زمین پر نہیں لگے اتنا فاصلہ پیچھے آئے اور اپنے پاؤں سے چل کر طواف کرے اور اگر واپسی مشکل ہو تو آگے چلتا جائے جب وہاں پہنچے جہاں سے اٹھایا گیا تھا وہاں سے طواف شروع کرے یا جائے طواف سے باہر نکل جائے تو نئے سرے سے طواف کرے

○ اگر مکلف طواف کے مقرر وقت میں خود طواف کرنے پر متمکن نہ ہو یعنی کسی مرض یا عضو کے ٹوٹنے یا کسی اور وجہ سے حتی کہ غیر کی مدد سے بھی نہ کر سکتا ہو تو واجب ہے کہ اس کو طواف کرایا جائے یعنی دوسرے شخص سے مدد طلب کرے تا کہ اس کو طواف کرائے اگرچہ اس کو اپنے کاندھے یا کسی ویل چیر وغیرہ پر اٹھائے احوط واولی یہ ہے کہ اس حال میں ہو کہ اس کے پاؤں زمین

۱،۲ نصف طواف (آیت اللہ خامنہ ای آیت اللہ صادق شیرازی آیت اللہ فاضل)

Presented by www.ziaraat.com

پر گھسیٹتے ہوئے آئیں اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو واجب ہے کہ اس کی طرف سے طواف کیا جائے پس وہ کسی غیر کو نائب بنائے گا جب نائب بنانے پر قادر ہو اگر اس پر بھی متمکن نہ ہو جیسے بے ہوش تو اس کا ولی یا کوئی اور اس کی طرف سے بجالائے یہی حال ہے نماز طواف کا بھی اگر مکلف خود بجالا سکتا ہو تو بجالائے نہیں تو نائب بنائے گا حائض اور نفاس کا حکم شرائط طواف میں گذر چکا ہے

- اگر کوئی شخص کسی مریض یا بچے کو طواف کرائے اور خود بھی طواف کا قصد کرے تو دونوں کا طواف صحیح ہوں گا۔
- واجبی طواف کو کسی عذر کے بغیر توڑنا مکروہ ہے اور مستحبی طواف میں کراہت نہیں ہے۔
- اگر طواف کرتے وقت انسان بیمار ہو جائے یا عورت کو حیض آجائے یا کوئی اور حدث سرزد ہو جائے تو اگر چار چکر (۱) کی تکمیل کے بعد ہوا ہے تو عذر ختم ہونے کے بعد باقی ماندہ چکر مکمل کریں اور چار چکر (۲) سے پہلے ہوا تو طواف دوبارہ کریں۔
- اگر بغیر وضو یا جنابت یا حیض یا نفاس کے ساتھ طواف کرے چاہے عمداً ہو یا سہواً یا ناواقفیت کی بنا پر ہر صورت میں طواف باطل ہے۔
- طواف کے دوران دعا ذکر یا تلاوت میں مصروف رہنا مستحب ہے مگر بات کرنا ہنسنا یا شعر پڑھنا مکروہ ہے۔

۱،۲ نصف طواف (آیت اللہ خامنہ ای آیت اللہ صادق شیرازی آیت اللہ فاضل)

- طواف کے دوران دائیں یا بائیں طرف یا پیچھے دیکھ سکتا ہے اور طواف چھوڑ کر خانہ کعبہ کو چوم سکتا ہے پھر واپس آکر وہیں سے طواف شروع کر سکتا ہے جہاں سے چھوڑا تھا۔ تھکن دور کرنے کیلئے طواف کے دوران بیٹھ جانا یا لیٹ جانا جائز ہے لیکن اتنی دیر نہ کرے کہ موالات باقی نہ رہے۔
- طواف کرنے والا دو واجب طوافوں کو اکٹھا نہیں کر سکتا مثلاً ایک طواف تو مکمل کر لیا اس طواف کی نماز پڑھے بغیر دوسرا طواف شروع کر دیا یہ جائز نہیں البتہ مستحب طواف میں دو طوافوں کا اکٹھا کرنا جائز ہے۔

نوٹ ۔ یہ بات ہمیں معلوم ہوگئی کہ طواف عمرہ تمتع کا دوسرا واجب ہے اور جو کوئی نہ بجا لائے تو اس کی چند صورتیں ہیں۔

صورت اول :

اگر کسی واجب کو جانتے ہوئے اختیاری طور پر عمداً ترک کیا۔ اگر چہ رش زیادہ ہونے کی وجہ سے طواف نہ کیا ہو تو وہ معذور نہیں ہوگا۔ اس کی سعی بین الصفا و المروہ بھی صحیح نہیں قبل اس کے کہ انسان وہ اعمال بجالائے جو قبل سعی واجب ہیں بلکہ اس پر واجب کہ وہ پہلے طواف کرے پھر سعی کرے اور پھر تقصیر کرے اعمال عمرہ کا تسلسل قائم رہے جبکہ وقت بھی وسیع نہ ہو کہ وہ اعمال عمرہ بجالا کر وقوف عرفات بجالائے گا تو اس کا عمرہ بھی باطل ہے اور احرام بھی باطل ہوگا۔

صورت دوم :

اگر اس نے طواف نادانی یعنی وجوب کا علم نہ ہونے کی وجہ سے ترک کیا ہو تو اس کا حکم وہی ہے جو پہلے بیان ہو چکا ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

تیسری صورت.

اگر اس نے طواف بھول یا غفلت کی وجہ سے نہ کیا ہو تو اس صورت میں اس کا عمرہ باطل نہیں، اگر وقت ہونے کی صورت میں یاد آئے کہ میں نے طواف نہیں کیا تو طواف بجالائے. اور اگر عمرہ کا وقت ہی فوت ہو جائے اور قضا بجالانا بھی ممکن نہ ہو یعنی وہ اپنے شہر کی طرف لوٹ آئے تو چاہیے کہ وہ اپنا نائب مقرر کرے جو اس کی جگہ طواف کرے.

چوتھی صورت

اگر محرم نے طواف اس وجہ سے نہ کیا ہو جبکہ وہ بیماری کی وجہ سے چلنے سے عاجز ہو یا کسی اور وجہ سے طواف نہ کر سکے یعنی وہ کسی حالت میں طاقت نہیں رکھتا کہ وہ طواف کر سکے حتی کہ کسی کی مدد سے بھی طواف بجالا سکتا ہو تو خود بجالائے وگرنہ نائب ادا کرے

طواف کی دعائیں

ویسے تو آپ طواف میں جو چاہیں پڑھیں تلاوت قرآن پاک کریں یا درود پڑھیں لیکن ہر چکر میں ان دعاؤں کو بالترتیب پڑھنا مستحب ہے۔

پہلے چکر کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ بِسْمِکَ الَّذِیْ یُمْشٰی بِهٖ
عَلٰی ظُلَلِ الْمَآءِ کَمَا یُمْشٰی بِهٖ عَلٰی جُدَدِ
الْاَرْضِ وَاَسْاَلُکَ بِسْمِکَ الَّذِیْ یَهْتَزُّ لَهٗ
عَرْشُکَ وَاَسْاَلُکَ بِسْمِکَ الَّذِیْ تَهْتَزُّ لَهٗ اَقْدَامُ
مَلٰٓئِکَتِکَ وَاَسْاَلُکَ بِسْمِکَ الَّذِیْ دَعَاکَ بِهٖ
مُوْسٰی مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ فَاسْتَجَبْتَ لَهٗ وَاَلْقَیْتَ
عَلَیْهِ مَحَبَّةً مِّنْکَ وَاَسْاَلُکَ بِسْمِکَ الَّذِیْ
غَفَرْتَ بِهٖ لِمُحَمَّدٍ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا
تَاَخَّرَ وَاَتْمَمْتَ عَلَیْهِ نِعْمَتَکَ

Presented by www.ziaraat.com

پھر اس دعا کو پڑھیں:-

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اِلَیْکَ فَقِیْرٌ وَاِنِّیْ خَائِفٌ مُّسْتَجِیْرٌ فَلَا تُغَیِّرْ جِسْمِیْ وَلَا تُبَدِّلْ اِسْمِیْ

پھر اس دعا کو پڑھیں:-

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا الْبَیْتَ بَیْتُکَ وَالْحَرَمَ حَرَمُکَ وَالْاَمْنَ اَمْنُکَ وَالْعَبْدَ عَبْدُکَ وَاَنَا عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ وَهٰذَا الْمَقَامُ الْعَائِذِ بِکَ مِنَ النَّارِ فَحَرِّمْ لُحُوْمَنَا وَبَشَرَتَنَا عَلَی النَّارِ اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَیْنَا الْاِیْمَانَ وَزَیِّنْهُ فِیْ قُلُوْبِنَا وَکَرِّهْ اِلَیْنَا الْکُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْیَانَ وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِیْنَ اَللّٰهُمَّ قِنِیْ عَذَابَکَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَکَ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیَ الْجَنَّةَ بِغَیْرِ حِسَابٍ

پھر اس دعا کو پڑھیں:-

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

دوسرے چکر کی دعا

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِیْمَانًا بِکَ وَتَصْدِیْقًا بِکِتَابِکَ وَوَفَاءً بِعَهْدِکَ وَاتِّبَاعًا لِسُنَّةِ نَبِیِّکَ وَحَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ وَالْمُعَافَاةَ الدَّائِمَةَ فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ سَائِلُکَ فَقِیْرُکَ مِسْکِیْنُکَ بِبَابِکَ فَتَصَدَّقْ عَلَیْهِ بِالْجَنَّةِ اَللّٰهُمَّ الْبَیْتُ بَیْتُکَ وَالْحَرَمُ حَرَمُکَ وَالْعَبْدُ عَبْدُکَ وَهٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِکَ الْمُسْتَجِیْرِ بِکَ مِنَ النَّارِ فَاَعْتِقْنِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَاَهْلِیْ وَوُلْدِیْ وَاِخْوَانِیَ الْمُؤْمِنِیْنَ مِنَ النَّارِ یَا جَوَادُ یَا کَرِیْمُ

Presented by www.ziaraat.com

تیسرے چکر کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الشَّکِّ وَالشِّرْکِ
وَالشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ
وَالْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَھْلِ وَالْوَلَدِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ
اَسْاَلُکَ رِضَاکَ وَالْجَنَّۃَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ
سَخَطِکَ وَالنَّارِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ
فِتْنَۃِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ

پھر اس دعا کو پڑھیں:-

اَللّٰھُمَّ اَدْخِلْنِی الْجَنَّۃَ وَاَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ
بِرَحْمَتِکَ وَعَافِنِیْ مِنَ السُّقْمِ وَاَوْسِعْ عَلَیَّ
مِنَ الرِّزْقِ الْحَلَالِ وَادْرَءْ عَنِّیْ شَرَّ فَسَقَۃِ
الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَشَرَّ فَسَقَۃِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ
یَاذَا الْمَنِّ وَالطَّوْلِ یَاذَا الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ اِنَّ عَمَلِیْ
ضَعِیْفٌ فَضَاعِفْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ اِنَّکَ اَنْتَ
السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

چوتھے چکر کی دعا

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّسَعْیًا مَّشْکُوْرًا
وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا وَّعَمَلًا صَالِحًا مَّقْبُوْلًا وَّ
تِجَارَۃً لَّنْ تَبُوْرَ یَا عَالِمَ مَا فِی الصُّدُوْرِ
اَخْرِجْنِیْ یَا اللّٰہُ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَی النُّوْرِ اَللّٰھُمَّ
اِنِّیْ اَسْاَلُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَعَزَائِمَ
مَغْفِرَتِکَ وَالسَّلَامَۃَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ
وَالْغَنِیْمَۃَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّۃِ وَالنَّجَاۃَ
مِنَ النَّارِ رَبِّ قَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَبَارِکْ
لِیْ فِیْمَا اَعْطَیْتَنِیْ وَاخْلُفْ عَلٰی کُلِّ غَائِبَۃٍ
لِّیْ مِنْکَ بِخَیْرٍ یَا اللّٰہُ یَا وَلِیَّ الْعَافِیَۃِ وَخَالِقَ
الْعَافِیَۃِ وَرَازِقَ الْعَافِیَۃِ وَالْمُنْعِمُ بِالْعَافِیَۃِ وَ
الْمُتَفَضِّلُ بِالْعَافِیَۃِ عَلَیَّ وَعَلٰی جَمِیْعِ خَلْقِکَ وَ
یَا رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَرَحِیْمَھُمَا صَلِّ
عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّارْزُقْنَا الْعَافِیَۃَ
وَتَمَامَ الْعَافِیَۃِ وَشُکْرَ الْعَافِیَۃِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ
یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

Presented by www.ziaraat.com

پانچویں چکر کی دعا

اللّٰھُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ عَرْشِكَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا
ظِلُّكَ وَلَا بَاقِیَ اِلَّا وَجْهُكَ وَاسْقِنِیْ مِنْ
حَوْضِ نَبِیِّكَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ شَرْبَةً هَنِیْئَةً
مَّرِیْئَةً لَا نَظْمَأُ بَعْدَهَا اَبَدًا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ
وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَكَ مِنْهُ
نَبِیُّكَ سَیِّدُنَا مُحَمَّدٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ
الْجَنَّةَ وَنَعِیْمَهَا وَمَا یُقَرِّبُنِیْ اِلَیْهَا مِنْ قَوْلٍ وَّ
فِعْلٍ وَّعَمَلٍ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا یُقَرِّبُنِیْ
اِلَیْهَا مِنْ قَوْلٍ وَّفِعْلٍ وَّعَمَلٍ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ
شَرَّفَكَ وَعَظَّمَكَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ
بَعَثَ مُحَمَّدًا نَبِیًّا وَجَعَلَ عَلِیًّا اِمَامًا اَللّٰهُمَّ
اِهْدِ لَهُ خِیَارَ خَلْقِكَ وَجَنِّبْهُ شِرَارَ خَلْقِكَ

چھٹے چکر کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنَّ لَكَ عَلَیَّ حُقُوْقًا كَثِیْرَةً فِیْمَا بَیْنِیْ
وَبَیْنَكَ وَحُقُوْقًا كَثِیْرَةً فِیْمَا بَیْنِیْ وَبَیْنَ
خَلْقِكَ اَللّٰھُمَّ مَا كَانَ لَكَ مِنْهَا فَاغْفِرْهُ لِیْ
وَمَا كَانَ لِخَلْقِكَ فَتَحَمَّلْهُ عَنِّیْ وَاَغْنِنِیْ
بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَبِطَاعَتِكَ عَنْ
مَعْصِیَتِكَ وَبِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ یَا وَاسِعَ
الْمَغْفِرَةِ اَللّٰھُمَّ اِنَّ بَیْتَكَ عَظِیْمٌ وَّوَجْهَكَ
كَرِیْمٌ وَّاَنْتَ یَا اَللّٰهُ حَلِیْمٌ كَرِیْمٌ عَظِیْمٌ
تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ اَللّٰھُمَّ الْبَیْتُ
بَیْتُكَ وَالْعَبْدُ عَبْدُكَ وَهٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ
بِكَ مِنَ النَّارِ اَللّٰھُمَّ مِنْ قِبَلِكَ الرَّوْحُ وَالْفَرَجُ
وَالْعَافِیَةُ اَللّٰھُمَّ اِنَّ عَمَلِیْ ضَعِیْفٌ فَضَاعِفْهُ
لِیْ غْفِرْلِیْ مَا اطَّلَعْتَ عَلَیْهِ مِنِّیْ وَخَفِیَ
مِنْ خَلْقِكَ اَسْتَجِیْرُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ

Presented by www.ziaraat.com

ساتویں چکر کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ اِیْمَانًا كَامِلًا وَّ یَقِیْنًا
صَادِقًا وَّ رِزْقًا وَّاسِعًا وَّ قَلْبًا خَاشِعًا وَّ لِسَانًا
ذَاكِرًا وَّ حَلَالًا طَیِّبًا وَّ تَوْبَةً نَّصُوْحًا وَّ
تَوْبَةً قَبْلَ الْمَوْتِ وَ رَاحَةً عِنْدَ الْمَوْتِ
وَالْعَفْوَ عِنْدَ الْحِسَابِ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ
وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِكَ یَا عَزِیْزُ یَا
غَفَّارُ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا وَّ اَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ

پھر اس دعا کو پڑھیں:-

اَللّٰهُمَّ اِنَّ عِنْدِیْ اَفْوَاجًا مِّنْ ذُنُوْبٍ اَفْوَاجًا
مِّنْ خَطَایَا وَ عِنْدَكَ اَفْوَاجٌ مِّنْ رَّحْمَةٍ وَّ
اَفْوَاجٌ مِّنْ مَّغْفِرَةٍ یَا مَنِ اسْتَجَابَ
لِاَبْغَضِ خَلْقِهٖ اِذْ قَالَ اَنْظِرْنِیْ اِلٰی یَوْمِ
یُبْعَثُوْنَ اسْتَجِبْ لِیْ

پھر اس دعا کو پڑھیں:-

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ
حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ

نمازِ طواف

نیت:-

- مقام ابراہیم پر حجۃ الاسلام کے عمرہ تمتع کی دو رکعت نماز طواف کعبہ ادا کرتا / کرتی ہوں **وَاجِبْ قُرْبَةً اِلَی اللّٰهِ۔**
- واجب ہے کہ ہر طواف واجب کے بعد دو رکعت نماز طواف مقام ابراہیمؑ کے قریب ادا کرے یہ نماز صبح کی طرح پڑھی جاتی ہے. البتہ اسے بلند آواز سے بھی پڑھ سکتا ہے اور آہستہ بھی۔
- احتیاط یہ ہے کہ اس نماز کو طواف کے بعد فوراً ادا کرے. نیز یہ احتیاط بھی ہے کہ نماز کو مقام ابراہیم کی پشت پر ادا کرے یعنی اس طرح کھڑا ہو کہ وہ پتھر جس پر حضرت ابراہیمؑ کے قدم کا نشان ہے اسکے سامنے ہو۔
- اگر کثرت اژدھام کی وجہ سے اس جگہ کھڑا نہ ہو سکے کہ عرفاً کہیں کہ وہ پشت مقام ابراہیمؑ پر کھڑا ہے تو مقام ابراہیمؑ کے دائیں یا بائیں کھڑے ہو کر نماز پڑھے۔
- اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو مقام ابراہیمؑ کی پشت یا اس کے دائیں یا بائیں قریب تر کسی جگہ پر نماز پڑھے۔
- طواف مستحب کی نماز کو پشت مقام ابراہیمؑ پر ادا کرنا ضروری نہیں ہے. بلکہ مسجد میں کسی جگہ بھی پڑھ سکتا ہے. حتیٰ کہ بعض علماء نے فرمایا ہے کہ اسے چھوڑنا بھی جائز ہے. لیکن حتی الامکان ترک نہ کرنا چاہیے۔

Presented by www.ziaraat.com

- اگر کوئی شخص طواف واجب کی نماز پڑھنا بھول جائے تو جب یاد آئے مقام ابراہیمؑ کی پشت پر ادا کرے لیکن اگر حرم میں واپس آنا مشکل ہو تو جہاں یاد آئے اسی جگہ بجالائے چاہے دوسرے شہر میں ہی کیوں نہ ہو اس جگہ پر لباس احرام کا ہونا ضروری نہیں اور بہتر ہے کہ کسی کو نائب بھی بنائے جو اس کی طرف سے مقام ابراہیمؑ پر اس نماز کو ادا کرے۔

- اگر نماز کو فراموش کردے اور سعی کے درمیان اسے یاد آئے تو اسی جگہ سے سعی چھوڑ کر واپس آئے اور دو رکعت نماز طواف ادا کرے پھر جہاں سے سعی چھوڑی تھی وہیں سے اسے تمام کرے۔

- اگر سعی اور دوسرے اعمال بجالا چکا ہو تو ضروری نہیں کہ انہیں دوبارہ بجالائے اگرچہ بہتر یہ ہے کہ بھولی ہوئی نماز طواف پڑھنے کے بعد سعی اور دوسرے اعمال کو دوبارہ بجالائے۔

- جو شخص واجبات نماز مثلاً قرأت (۱) وغیرہ کو نہیں جانتا وہ اپنے واجب سے بری الذمہ نہیں ہوگا حاجی صاحب کو چاہیے کہ نماز کے احکام کو سیکھے اور اپنی قرأت کو بھی صحیح کرے لیکن اس کے باوجود اگر کوئی شخص قرأت اور واجب اذکار کو یاد نہ کرسکے تو جس طرح نماز پڑھ سکتا ہے پڑھے اور کسی دوسرے شخص کو پڑھانے پر مقرر کرے۔ وگرنہ کسی کو اپنا نائب (۲، ۳، ۴) بھی بنائے

۱۔ علم تجوید کا جاننا ضروری نہیں اگر نماز صحیح عربی میں ہے تو کافی ہے (آیت اللہ ناصر مکارم)
۲۔ نائب نہیں بنا سکتا خود ہی ادا کرنا ہوگی (آیت اللہ صادق شیرازی)
۳۔ نائب بنانا لازمی نہیں ہے (آیت اللہ ناصر مکارم)
۴۔ اگر قاری کی قرآت میں غلطی ہو تو اور تصحیح ممکن نہ ہو تو اسکی قرآت غلط ہی کافی ہے بہتر ہے خود بھی پڑھے اور نائب بھی بنائے (آیت اللہ سیستانی)

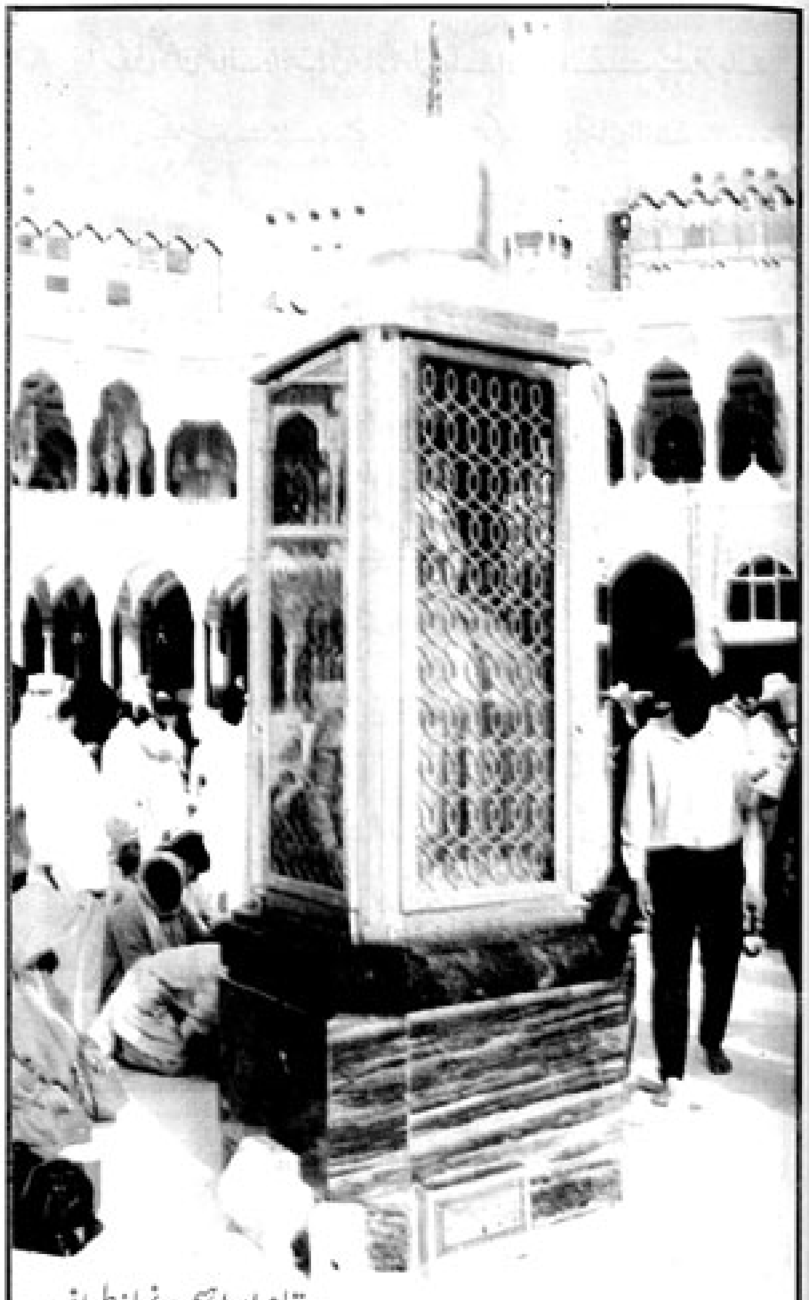

مقام ابراہیم پر نماز طواف

Presented by www.ziaraat.com

- اگر کوئی شخص طواف واجب کی نماز بھول جائے اور بجالانے سے پہلے مرجائے تو اس کے سب سے بڑے بیٹے پر واجب ہے کہ اس کی قضا بجالائے۔
- نماز طواف میں سجدے والے سوروں کے علاوہ کسی بھی سورہ کو پڑھا جاسکتا ہے البتہ پہلی رکعت میں سورہ الحمد کے بعد (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) اور دوسری رکعت میں (قُلْ یَا اَیُّهَا الْکَافِرُوْنَ) کا پڑھنا مستحب ہے۔
- جس شخص کی قرأت غلط ہو اور وہ اپنی اس غلطی سے واقف نہ ہو اور سمجھتا ہو کہ میری قرأت صحیح ہے تو وہ اپنی معلومات کے مطابق نماز طواف ادا کرے تو اس کی نماز درست ہے اگر وہ مکہ سے نکلنے سے پہلے اپنی غلطی کی طرف ملتفت نہ ہو تو اس پر نماز کا اعادہ واجب نہیں اور اگر وہ مکہ سے نکلنے سے پہلے ملتفت ہو جائے اور اپنی غلطی کے درست کرنے پر قادر بھی ہو اسے چاہیے کہ ان نمازوں کو دوبارہ پڑھے۔
- واجب ہے کہ نماز پڑھتے وقت عورت مرد کے نہ ہی آگے ہو اور نہ برابر اگر عورت اور مرد برابر ہوں گئے یا عورت مرد کے آگے ہو گئی اور دونوں نے نماز اکٹھی شروع کی تو دونوں کی نماز باطل ہوگی ورنہ جو بعد میں شروع کرے اس کی باطل (۱) ہوگی

۱۔ فاصلہ کی خانہ کعبہ میں رعایت کرنا لازم نہیں (آیت اللہ جواد تبریزی)

سعی کرنا

نیت: یعنی میں سعی کرتا/کرتی ہوں صفا اور مروہ کے درمیان عمرہ تمتع کی **واجب قُرْبَةً اِلَی اللّٰهِ۔**

- نماز طواف پڑھنے کے بعد واجب ہے صفا اور مروہ کے درمیان سات مرتبہ سعی کرے یعنی صفا سے مروہ تک پیدل، سوار ہو کر یا کسی کے کاندھے پر چڑھ کر جائے؛ یہ ایک مرتبہ شمار ہو جائے گا؛ پھر مروہ سے صفا تک واپس آئے صفا پر پہنچ کر دو مرتبہ سعی ہو جائے گی۔ پس صفا سے مروہ تک جانے اور مروہ سے صفا تک واپس پلٹنے سے دو مرتبہ سعی حاصل ہو جاتی ہے۔ اس طریقہ سے سعی بجالائے تو ساتویں سعی مروہ پر تمام ہو جائے گی۔ (اس کی تفصیل یوں ہے

1	پہلی سعی	صفا سے مروہ تک	اس
2	دوسری سعی	مروہ سے صفا تک	طرح
3	تیسری سعی	صفا سے مروہ تک	یہ
4	چوتھی سعی	مروہ سے صفا تک	ایک
5	پانچویں سعی	صفا سے مروہ تک	مکمل
6	چھٹی سعی	مروہ سے صفا تک	سعی
7	ساتویں سعی	صفا سے مروہ تک	ہے

- پس اس سات مرتبہ کی سعی میں صفا سے مروہ تک چار مرتبہ اور مروہ سے صفا تک تین مرتبہ چلنا پڑھتا گا۔

Presented by www.ziaraat.com

واجبات سعی

سعی میں آٹھ چیزیں واجب ہیں:

پہلی: ۔ نیت

- یعنی عمرہ تمتع کیلئے سعی کرتا/کرتی ہوں **واجب قربۃ الی اللہ**

اور مستحب ہے کہ یہ نیت زبان پر لائے اور ضروری ہے کہ سعی شروع کرنے سے پہلے یہ نیت کرے تا کہ سعی کا پہلا حصہ نیت کے ساتھ ادا ہو۔

دوسری، تیسری:

- یہ ہے کہ سعی کو صفا سے شروع کرے اور مروہ پر ختم کرے اور احتیاطاً یہ ہے اطمینان حاصل کرنے کیلئے صفا کی جانب میں ٹیلے پر تھوڑا سا چڑھ کر شروع کرے اور مروہ کی جانب ٹیلے پر تھوڑا سا چڑھ کر ختم کرے۔

چوتھی:

- یہ ہے کہ سات مرتبہ سعی کرے نہ زیادہ نہ کم۔
- اگر عمداً سات مرتبہ سے زیادہ سعی کرے تو اس کی سعی باطل ہو جائے گی ہے اور اگر بھول کر یا مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے زیادہ کرے تو اس کی سعی صحیح ہے۔
- جو شخص جانتا تھا کہ صفا و مروہ کے درمیان سات مرتبہ سعی کرنا ہے اور اسی نیت سے اس نے صفا سے سعی شروع کی لیکن اس نے جانے اور آنے کو ایک مرتبہ شمار کیا اس طرح اس نے چودہ مرتبہ سعی کی تو اقوی یہ ہے کہ وہی سعی اس کیلئے کافی ہے۔
- اگر سعی کرنا بھول جائے یا سہواً سات مرتبہ سے کم سعی بجالائے تو جس وقت

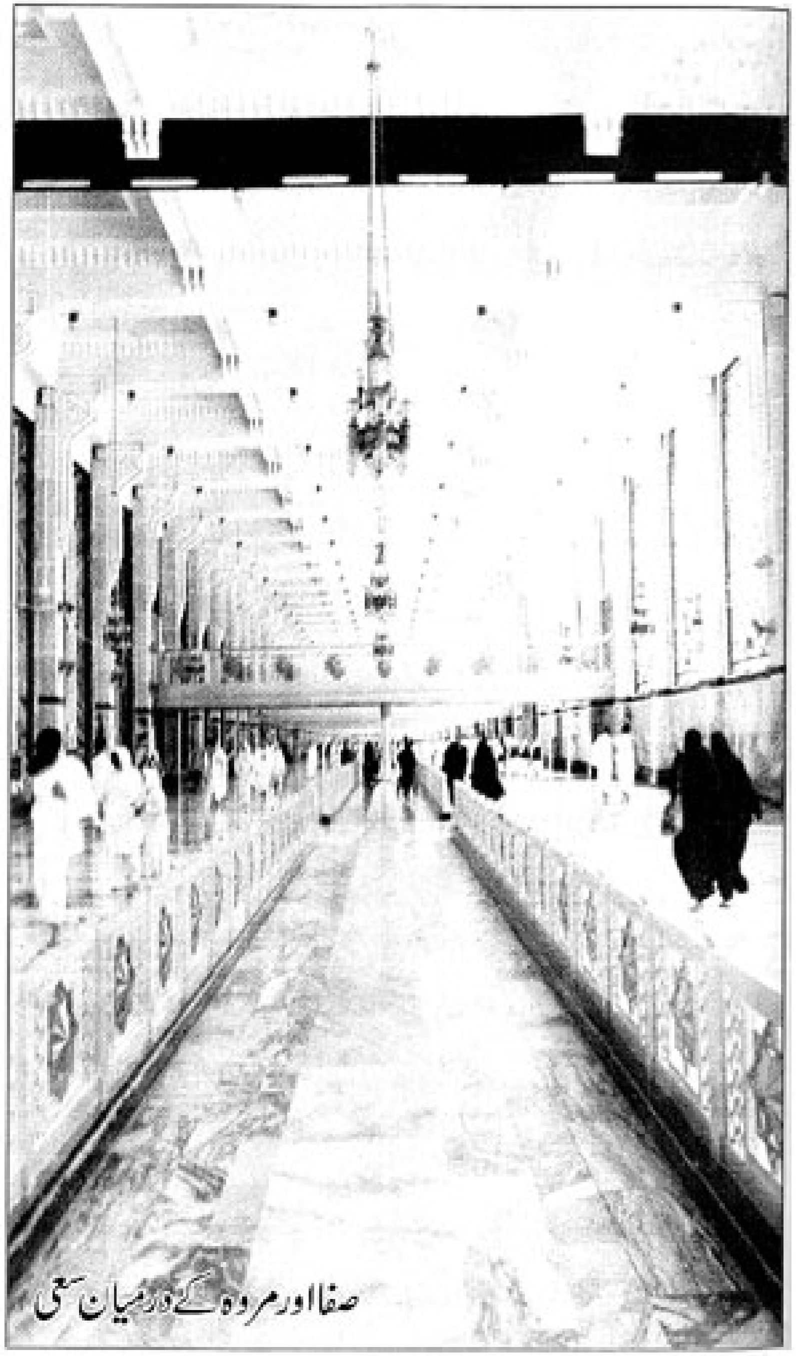

صفا اور مروہ کے درمیان سعی

Presented by www.ziaraat.com

یادآ جائے تو بھولی ہوئی سعی تمام بجالائے اور اگر مکہ سے باہر چلا گیا ہو اگرچہ اپنے وطن واپس پہنچ گیا ہو تو تب بھی واجب ہے کہ واپس پلٹ کر سعی بجا لائے اور اگر واپس نہ پلٹ سکتا ہو تو اس کیلئے کسی کو نائب بنائے جو اسکی طرف سے سعی بجالائے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ اگر چار مرتبہ(۱) سعی نہ کر چکا ہو تو اس سعی کو پورا کرنے کے بعد نئے سرے (۲) سے پھر سعی بجالائے۔

- جو شخص سہواً سات مرتبہ سے کم سعی کرے تو اس پر جو چیزیں احرام کی وجہ سے حرام تھیں جب تک بقیہ سعی نہیں بجالائے گا حلال نہیں ہونگی۔
- اگر کوئی شخص اس خیال سے کہ وہ محل ہو چکا ہے عورت کے ساتھ مقاربت کرے تو اس پر بنا بر احوط ایک گائے کفارہ (۳) ہوگا۔
- اسی طرح اگر ناخن کاٹ لے تو یہی کفارہ ہوگا۔
- اگر سعی کر کے پلٹنے کے بعد سعی کی تعداد میں شک کرے تو اس کی پرواہ نہ کرے اس کی سعی صحیح ہوگی لیکن اگر یہ احتمال دیتا ہو کہ سات مرتبہ سے کم کی ہے تو احتیاط یہ ہے کہ دوبارہ سعی کرے۔

۱۔ ساڑھے تین مرتبہ (آیت اللہ خامنہ ای' آیت اللہ صادق شیرازی' آیت اللہ فاضل)

۲۔ پہلی سعی کو مکمل کرنے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ نئے سرے سے سعی کرے۔ (آیت اللہ ناصر مکارم' آیت اللہ فاضل' آیت اللہ تبریزی)

۳۔ اگر یہ شخص عورت سے مقاربت کرے یا تقصیر کرلے یا ناخن کاٹ لے یا کوئی احرام کے محرمات سے اور انجام دے لے اس پر کوئی کفارہ نہیں ہے (آیت اللہ ناصر مکارم)

- اگر سعی میں مشغول ہونے کے دوران مروہ پر شک کرے کہ سات بار سعی کی ہے یا زیادہ تو اپنے شک کی پرواہ نہ کرے اور اس پر بنا رکھے کہ اس نے پوری سعی کی ہے۔
- اگر صفا و مروہ کے درمیان یہ شک کرے کہ یہ سعی ساتویں مرتبہ ہے یا آٹھویں مرتبہ تو اس کی سعی باطل ہے چاہیے کہ نئے سرے سے سعی کرے
- اگر صفا اور مروہ کے درمیان یہ شک پڑھ جائے کہ یہ سعی ساتویں مرتبہ ہے یا چھٹی مرتبہ ہے یا پانچویں یا اور کسی کم کے بارے میں شک پڑھ جائے تو سعی باطل ہے
- ایک شخص اس گمان پر کہ اس کے سات چکر مکمل ہو چکے ہیں سعی کو ختم کر کے تقصیر کر لیتا ہے بعد میں پتہ چلتا ہے کہ اس نے پانچ چکر لگائے تھے ایسے شخص کو چاہیے کہ دو چکر اور لگا کر سعی کو مکمل کرے اور تقصیر دوبارہ کرے۔

پانچویں:

- یہ ہے کہ صفا اور مروہ کے درمیانی سعی اسی راستہ سے کرے جو متعارف ہے کسی دوسرے راستے سے سعی کرنا درست نہیں۔
- سعی کو نیچے ہی انجام دینا ہے دوسری منزل پر یا تیسری منزل پر سعی کرنا درست نہیں (۱) ہے۔
- سعی میں پیدل [illegible] نہیں ہے ویل چیئر پر بھی سعی ہوسکتی ہے لیکن پیدل افضل ہے

۱۔ دوسری اور تیسری منزل پر سعی کرنا صحیح ہے (آیت اللہ خامنہ ای)

Presented by www.ziaraat.com

- جو سعی کو وقت مقرر میں خود بجا نہیں لاسکتا اگر چہ دوسرے کی مدد کے ساتھ بھی تو واجب ہے کہ غیر کی مدد طلب کرے کہ اس کو سعی کروائے اگر چہ اس کو کاندھے پر بٹھائے یا ویل چیئر کی مدد سے کروائے اور اگر وہ ایسے بھی نہیں کر سکتا تو کسی غیر کو نائب بنائے جو اس کی طرف سے سعی انجام دے۔

چھٹی:

- یہ ہے کہ مروہ کی طرف جاتے ہوئے اس کا منہ مروہ کی طرف ہو اور صفا کی طرف واپس جاتے ہوئے اس کا منہ صفا کی طرف ہو پس اگر الٹے رخ جائے یا واپس پلٹے کہ مروہ کی طرف جاتے ہوئے اس کا منہ صفا کی طرف ہو اور صفا کی طرف پلٹتے ہوئے اس کا منہ مروہ کی طرف ہو تو اس کی سعی صحیح نہیں ہوگی جاتے آتے وقت چہرے کو دائیں یا بائیں یا پیچھے پھیرنے میں کوئی حرج نہیں

ساتویں:

- یہ کہ اس کا لباس جوتا مباح ہو بلکہ بنا بر احوط کوئی غصبی چیز بھی اس کے ہمراہ نہ ہو اور اگر سواری پر سعی کر رہا ہو تو واجب ہے کہ اس کی سواری غصبی نہ ہو۔
- جس شخص نے خمس کی ادائیگی نہ کی ہو اس کی سعی صحیح نہیں ہے۔

آٹھویں:

- یہ ہے کہ طواف اور سعی کے درمیان ترتیب کا لحاظ رکھے یعنی طواف اور نماز طواف بجالانے کے بعد سعی کرے، طواف یا نماز سے پہلے سعی نہ کرے۔
- اور اگر بھول کر یا مسئلہ معلوم نہ ہونے کی وجہ سے سعی کو طواف سے پہلے بجالائے

تو احتیاط واجب یہ ہے کہ طواف کرنے کے بعد دوبارہ سعی بجالائے۔

- سعی کرتے وقت سبز ستون کے درمیان مرد حضرات کو دوڑنا چاہیے لیکن خواتین کو نہیں دوڑنا چاہیے۔
- جہاں سے صفا اور مروہ کی بلندی شروع ہوتی ہے وہیں سے پہاڑی شروع ہو جاتی ہے لہذا پہاڑی کے پتھروں کو چھونا ضروری نہیں ہے
- احوط یہ ہے کہ سعی میں بھی طواف کی طرح موالات عرفی کی رعایت کی جائے ہاں دوران سعی صفا پر یا مروہ پر یا درمیان میں آرام کے لیے بیٹھنے میں کوئی حرج نہیں ہے اگر چہ بیٹھنے کو ترک کرنا احوط ہے سوائے اس کے جو تھک چکا ہو جیسے کہ نماز فریضہ کی فضیلت والے وقت کو حاصل کرنے کے لیے اگر سعی کو قطع کرے تو کوئی حرج نہیں ہے پھر نماز سے فارغ ہونے کے بعد قطع کردہ جگہ سے سعی شروع کرے ضرورت کے لیے سعی کو قطع کرنا جائز ہے بلکہ مطلقاً جائز ہے۔
- احوط یہ ہے کہ طواف اور اس کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد سعی میں جلدی کرے اگر چہ ظاہر یہ ہے کہ رات تک تاخیر جائز ہے البتہ اختیاری حالت میں آنے والے دن تک تاخیر جائز نہیں ہے۔ لیکن اگر عمداً ایک دن یا کئی دن کی تاخیر کرے(۱) تو جائز نہیں ہے اسے چاہیے کہ دوبارہ سعی بھی کرے اور طواف اور نماز طواف بھی ادا کرے۔

---

۱ اس کا عمل صحیح ہے لیکن گنہگار ہے۔ (آیت اللہ ناصر مکارم)

Presented by www.ziaraat.com

سعی کے مستحبات

- طہارت یعنی وضو، غسل یا تیمم کے ساتھ ہونا اگرچہ یہ واجب نہیں بغیر وضو کے بھی سعی جائز ہے۔
- نماز واجب کے بعد فوراً سعی کرنا۔
- صفا کی طرف جانے سے پہلے حجراسود کا بوسہ لینا یا ہاتھ سے مس کرنا۔
- زمزم کے پانی کو کنویں سے نکالنا اگر ممکن ہو اور پینا سر اور پشت پر ڈالنا اور کعبہ کی طرف متوجہ ہو کر یہ دعا پڑھنا۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا وَاسِعًا وَشِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ وَسُقْمٍ

- آب زمزم پی کر دوبارہ حجراسود کو مس کرنا پھر صفا کی طرف لے جانا۔
- حجراسود کے بالمقابل دروازے سے صفا کی طرف جانا۔
- صفا کی طرف پیدل اور آرام سے جانا۔
- صفا کے پہاڑ پر چڑھ کر خانہ کعبہ کی طرف دیکھنا اگر ممکن ہو تو!
- حجراسود والے رکن کی طرف رخ کرنا صفا پر چڑھنے کے بعد اللہ کی حمد و ثنا اور اللہ کی نعمتوں کو یاد کرنا پھر سات مرتبہ الحمد اور سات مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھنا

پھر تین مرتبہ یہ دعا پڑھنا۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَيُمِيْتُ وَيُحْيِيْ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

پھر صلوۃ پڑھ کر یہ دعا تین مرتبہ پڑھنا۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ عَلٰى مَا هَدَانَا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَا اَبْلَانَا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الْحَيِّ الْقَيُّوْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الدَّائِمِ

پھر تین مرتبہ پڑھنا۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ لَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ

پھر تین مرتبہ پڑھنا۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ وَالْيَقِيْنَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

پھر تین مرتبہ پڑھنا۔

اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

اس کے بعد اَللّٰهُ اَكْبَرُ سو مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سو مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ سو مرتبہ پڑھیں۔

Presented by www.ziaraat.com

صفا اور مروہ کے درمیان پڑھی جانے والی دعائیں

صفا اور مروہ کے پہلے چکر کی دعا

اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ
وَبِحَمْدِهِ الْكَرِيْمِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا وَّمِنَ اللَّيْلِ فَاسْجُدْ
لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ
وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ لَا شَيْءَ قَبْلَهٗ
وَلَا بَعْدَهٗ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ دَائِمٌ لَا يَمُوْتُ وَ
لَا يَفُوْتُ اَبَدًا بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ وَهُوَ عَلٰى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاعْفُ وَتَكَرَّمْ وَ
تَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا لَا نَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ
الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ رَبِّ نَجِّنَا مِنَ النَّارِ سَالِمِيْنَ غَانِمِيْنَ فَرِحِيْنَ
مُسْتَبْشِرِيْنَ مَعَ عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ
عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصَّالِحِيْنَ
وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ
عَلِيْمًا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ
وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ

صفا اور مروہ کے دوسرے چکر کی دعا:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
الْوَاحِدُ الْاَحَدُ الْفَرْدُ الصَّمَدُ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا
وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ
وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ فِيْ كِتَابِكَ الْمُنْزَلِ اُدْعُوْنِيْ
اَسْتَجِبْ لَكُمْ دَعَوْنَاكَ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا كَمَا اَمَرْتَنَا اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ
الْمِيْعَادَ رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا
بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ
الْاَبْرَارِ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ
الْقِيَامَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْكَ اَنَبْنَا
وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ
وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ
رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاعْفُ وَتَكَرَّمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ تَعْلَمُ
مَا لَا نَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ
مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ
اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ

Presented by www.ziaraat.com

صفا اور مروہ کے تیسرے چکر کی دعا:

اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ رَبَّنَا اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ الْخَیْرَ کُلَّہٗ عَاجِلَہٗ وَاٰجِلَہٗ وَاَسْتَغْفِرُکَ لِذَنْبِیْ وَاَسْاَلُکَ رَحْمَتَکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاعْفُ وَتَکَرَّمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّکَ تَعْلَمُ مَا لَا نَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا وَلَا تُزِغْ قَلْبِیْ بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنِیْ وَھَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْکُفْرِ وَالْفَقْرِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَبِمُعَافَاتِکَ مِنْ عُقُوْبَتِکَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْکَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ فَلَکَ الْحَمْدُ حَتّٰی تَرْضٰی اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰہِ فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْہِ اَنْ یَّطَّوَّفَ بِھِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَاِنَّ اللّٰہَ شَاکِرٌ عَلِیْمٌ

صفا اور مروہ کے چوتھے چکر کی دعا:

اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا تَعْلَمُ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُکَ مِنْ کُلِّ مَا تَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ الصَّادِقُ الْوَعْدِ الْاَمِیْنُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ کَمَا ھَدَیْتَنِیْ لِلْاِسْلَامِ اَنْ لَا تَنْزِعَہٗ مِنِّیْ حَتّٰی تَتَوَفَّانِیْ عَلَیْہِ وَاَنَا مُسْلِمٌ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا اَللّٰھُمَّ رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ وَسَاوِسِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْاَمْرِ وَفِتْنَۃِ الْقَبْرِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا یَلِجُ فِی اللَّیْلِ وَمِنْ شَرِّ مَا یَلِجُ فِی النَّھَارِ وَمِنْ شَرِّ مَا تَھُبُّ بِہِ الرِّیَاحُ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ سُبْحَانَکَ مَا عَبَدْنَاکَ حَقَّ عِبَادَتِکَ یَا اَللّٰہُ سُبْحَانَکَ مَا ذَکَرْنَاکَ حَقَّ ذِکْرِکَ یَا اَللّٰہُ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاعْفُ وَتَکَرَّمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّکَ تَعْلَمُ مَا لَا نَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰہِ فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْہِ اَنْ یَّطَّوَّفَ بِھِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَاِنَّ اللّٰہَ شَاکِرٌ عَلِیْمٌ

Presented by www.ziaraat.com

صفا اور مروہ کے پانچویں چکر کی دعا:

اللهُ اَكْبَرُ اللهُ اَكْبَرُ اللهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ سُبْحَانَكَ مَا شَكَرْنَاكَ
حَقَّ شُكْرِكَ يَا اللهُ سُبْحَانَكَ مَا اَعْلٰى شَانَكَ يَا اللهُ اَللّٰهُمَّ
حَبِّبْ اِلَيْنَا الْاِيْمَانَ وَزَيِّنْهُ فِيْ قُلُوْبِنَا وَكَرِّهْ اِلَيْنَا الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ
وَالْعِصْيَانَ وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِيْنَ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاعْفُ
وَتَكَرَّمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا لَا نَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ اللهُ
الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ اَللّٰهُمَّ
اِهْدِنِيْ بِالْهُدٰى وَنَقِّنِيْ بِالتَّقْوٰى وَاغْفِرْ لِيْ فِي الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى
اَللّٰهُمَّ ابْسُطْ عَلَيْنَا مِنْ بَرَكَاتِكَ وَرَحْمَتِكَ وَفَضْلِكَ
وَرِزْقِكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ النَّعِيْمَ الْمُقِيْمَ الَّذِيْ لَا يَحُوْلُ
وَلَا يَزُوْلُ اَبَدًا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا
وَفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَفِيْ لِسَانِيْ نُوْرًا وَعَنْ يَمِيْنِيْ نُوْرًا وَ
مِنْ فَوْقِيْ نُوْرًا وَاجْعَلْ فِيْ نَفْسِيْ نُوْرًا وَعَظِّمْ لِيْ نُوْرًا
رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْ لِيْ اَمْرِيْ اِنَّ الصَّفَا وَ
الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا
جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا
فَاِنَّ اللهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ

صفا اور مروہ کے چھٹے چکر کی دعا:

اللهُ اَكْبَرُ اللهُ اَكْبَرُ اللهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ
صَدَقَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ لَا
اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ
الْكَافِرُوْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْهُدٰى وَالتُّقٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ لَكَ الْحَمْدُ كَالَّذِيْ تَقُوْلُ وَخَيْرًا مِّمَّا تَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ
اِنِّيْ اَسْئَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ سَخَطِكَ وَالنَّارِ
وَمَا يُقَرِّبُنِيْ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ فِعْلٍ اَوْ عَمَلٍ اَللّٰهُمَّ بِنُوْرِكَ
اهْتَدَيْنَا وَبِفَضْلِكَ اسْتَغْنَيْنَا وَفِيْ كَنَفِكَ وَاِنْعَامِكَ وَعَطَائِكَ وَ
اِحْسَانِكَ اَصْبَحْنَا وَاَمْسَيْنَا اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَا قَبْلَكَ شَيْءٌ وَ
الْاٰخِرُ فَلَا بَعْدَكَ شَيْءٌ وَالظَّاهِرُ فَلَا شَيْءَ فَوْقَكَ وَالْبَاطِنُ
فَلَا شَيْءَ دُوْنَكَ نَعُوْذُبِكَ مِنَ الْفَلَسِ وَالْكَسَلِ وَعَذَابِ
الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْغِنٰى وَنَسْئَلُكَ الْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ
وَاعْفُ وَتَكَرَّمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا لَا نَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ
اللهُ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللهِ فَمَنْ حَجَّ
الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ
خَيْرًا فَاِنَّ اللهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ

Presented by www.ziaraat.com

صفا اور مروہ کے ساتویں چکر کی دُعا

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيَّ الْاِيْمَانَ وَزَيِّنْهُ فِيْ قَلْبِيْ وَكَرِّهْ اِلَيَّ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الرَّاشِدِيْنَ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاعْفُ وَتَكَرَّمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ وَمَا لَا نَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ اَللّٰهُمَّ اخْتِمْ بِالْخَيْرَاتِ اٰجَالَنَا وَحَقِّقْ بِفَضْلِكَ اٰمَالَنَا وَسَهِّلْ لِبُلُوْغِ رِضَاكَ سُبُلَنَا وَحَسِّنْ فِيْ جَمِيْعِ الْاَحْوَالِ اَعْمَالَنَا يَا مُنْقِذَ الْغَرْقٰى يَا مُنْجِيَ الْهَلْكٰى يَا شَاهِدَ كُلِّ نَجْوٰى يَا مُنْتَهٰى كُلِّ شَكْوٰى يَا قَدِيْمَ الْاِحْسَانِ يَا دَائِمَ الْمَعْرُوْفِ يَا مَنْ لَا غِنٰى بِشَيْءٍ عَنْهُ وَلَا بُدَّ لِكُلِّ شَيْءٍ مِنْهُ يَا مَنْ رِزْقُ كُلِّ شَيْءٍ عَلَيْهِ وَمَصِيْرُ كُلِّ شَيْءٍ اِلَيْهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ عَائِذٌ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اَعْطَيْتَنَا وَمِنْ شَرِّ مَا مَنَعْتَنَا اَللّٰهُمَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ وَاَلْحِقْنَا بِالصَّالِحِيْنَ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا مَفْتُوْنِيْنَ رَبِّ يَسِّرْ وَلَا تُعَسِّرْ رَبِّ اَتْمِمْ بِالْخَيْرِ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ

تقصیر

نیت:

- حَجَّةُ الْاِسْلَام کے عمرہ تمتع کے احرام سے محل ہونے کیلئے تقصیر کرتا ہوں وَاجِبْ قُرْبَةً اِلَى اللّٰهِ
- سعی مکمل ہونے کے بعد تقصیر کرنا واجب ہے۔ یعنی ناخن (۱) یا سر یا داڑھی یا مونچھوں کے کسی قدر بال کاٹنا۔
- عمرہ تمتع میں تقصیر کی جگہ سر مونڈوانا کافی نہیں بلکہ حرام ہے۔
- اگر کوئی شخص عمرہ تمتع میں تقصیر کی بجائے "حلق" یعنی استرے سے سر منڈوائے اور پورے سر کو منڈوائے تو بنابر احتیاط ایک گوسفند بطور کفارہ ذبح کرے چاہے مسئلہ سے لاعلمی کی وجہ سے ایسا کیا ہو یا بھول کر۔
- اگر کوئی شخص تقصیر کرنا بھول جائے اور اسے اس وقت یاد آئے یہاں تک کہ وہ حج کا احرام باندھ لے تو اس کا عمرہ صحیح ہے اور بنابر احتیاط مستحب ایک گوسفند کفارہ دے۔
- اگر کوئی شخص جان بوجھ کر تقصیر کرنا چھوڑ دے یہاں تک کہ حج کا احرام باندھ لے تو اس کا عمرہ تمتع باطل ہے اور اس کا حج، حج افراد سے بدل جائے گا، پس ضروری ہے کہ اس حج کو تمام کرے اور بنابر احتیاط واجب حج کے بعد ایک عمرہ مفردہ بجا لائے اور دوبارہ اگلے سال بھی حج کرے۔

۱۔ احتیاط اسی میں ہے کہ ناخن کاٹنے پر اکتفا نہ کرے اور بال کٹوانے سے ان کو موخر کرے (آیت اللہ سیستانی، آیت اللہ ناصر مکارم)

Presented by www.ziaraat.com

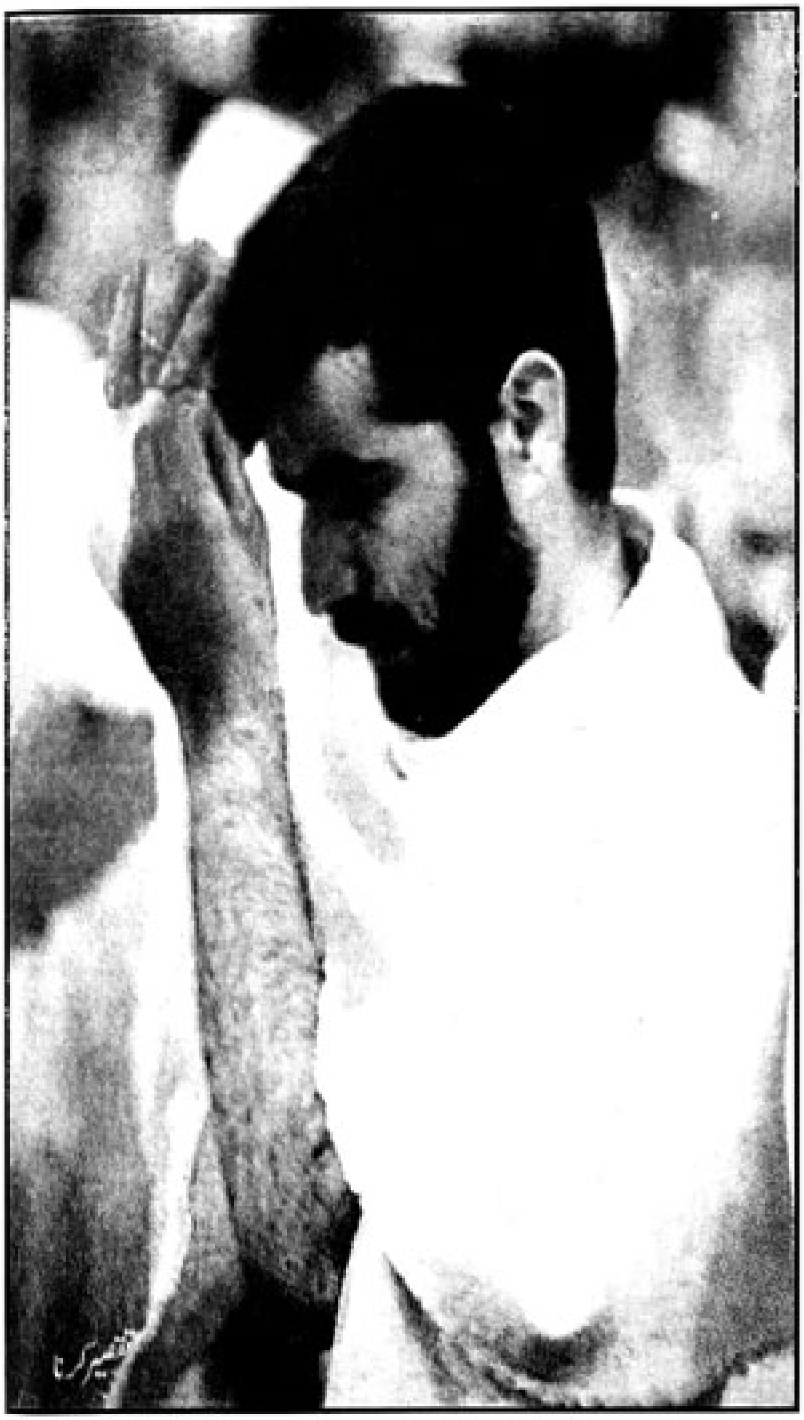

- عمرہ تمتع میں جو چیزیں بوجہ احرام اس پر حرام ہوئی تھیں۔ وہ سب تقصیر کے بعد حلال ہو جائیں گی سوائے سر منڈوانے کے۔
- سعی کے فوراً بعد بلا فاصلہ تقصیر انجام دینا لازمی نہیں بلکہ تاخیر جائز ہے۔ تقصیر کرنے کے لیے کوئی خاص جگہ معین نہیں۔ بلکہ چاہے تو مروہ پر انجام دے یا اپنی رہائش پر یا کسی اور جگہ۔
- اقوی یہ ہے کہ عمرہ تمتع میں طواف نساء واجب نہیں ہے۔ البتہ مستحب ہے لیکن حج اور عمرہ مفردہ میں طواف نساء ہے۔ چاہے یہ حج اور عمرہ مفردہ واجب ہوں یا مستحب۔

عمرہ تمتع اور حج تمتع کے درمیان کے احکام

- عمرہ تمتع کے بعد اور حج تمتع سے پہلے عمرہ مفردہ کو بجا نہیں لانا چاہیے
- عمرہ تمتع کے بعد مکہ سے باہر جانے کی اجازت نہیں ہے۔ لیکن حالت مجبوری میں مکہ سے باہر جاسکتا ہے۔
- عمرہ تمتع کے بعد سر نہیں منڈواسکتا۔ لیکن چھوٹے بال کروانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

حج تمتع سے حج افراد کی طرف عدول کرنا:

- اگر وقت اس قدر تنگ ہو جائے کہ مکہ میں وارد ہونے کے وقت عمرہ تمتع بجا لانا چاہے تو عرفات کے وقوف کو نہ پہنچ سکتا ہو تو اسے چاہیے کہ حج تمتع کی بجائے حج افراد بجالائے۔

Presented by www.ziaraat.com

- اسی طرح حائض والی عورت اگر پاک ہونے تک انتظار کر کے طواف بجالانا چاہے تو عرفات میں وقوف کا وقت نکل جاتا ہو۔ تو اسے بھی چاہیے کہ حج تمتع کی بجائے حج افراد بجالائے پس اگر یہ شخص کسی عذر کی وجہ سے مثلاً مسئلہ سے لاعلمی یا بیماری کے سبب یا بھول کر میقات سے احرام نہ باندھ سکا ہو اور اب اس بات پر قادر نہیں کہ واپس کسی میقات پر جا سکے حتی کہ ادنی حل پر بھی نہ جا سکتا ہو تو چاہیے کہ مکہ میں جہاں بھی ہے وہیں سے حج افراد کا احرام باندھ لے۔
- اور اگر یہ شخص میقات پر سے عمرہ تمتع کا احرام باندھ کر آیا ہو لیکن وقت کی تنگی کی وجہ سے عمرہ تمتع بجا نہ لا سکتا ہو تو حج افراد کی طرف رجوع کرے یعنی حج افراد کی نیت کرے اور اسی پہلے احرام کے ساتھ حج افراد کی نیت کے ساتھ اعمال بجالائے جو کہ بعد میں تفصیلاً بیان کئے جائیں گے مگر قربانی نہیں کرے گا کیونکہ حج افراد میں قربانی واجب نہیں۔
- حج افراد کے تمام اعمال بجالانے کے بعد اس شخص کو چاہیے کہ حرم سے باہر ادنیٰ حل وغیرہ کسی جگہ جا کر عمرہ مفردہ کی نیت سے احرام باندھ لے اور مکہ واپس پلٹ کر عمرہ مفردہ کا طواف، نماز طواف، سعی، تقصیر، طواف نساء اور نماز طواف نساء بجالائے، جن کی تشریح پیچھے گزر چکی ہے۔
- اگر کسی عذر کے بغیر میقات سے احرام نہ باندھے تو پھر مکہ سے اس کے احرام باندھنے میں اشکال ہے۔
- اگر عمرہ تمتع کو ایسے وقت میں باطل کرے کہ اس کو دوبارہ بجالانے کا وقت نہ رہا ہو تو اسے چاہیے کہ حج افراد بجالائے اور اس کے بعد عمرہ مفردہ کو انجام دے اور احتیاط واجب کی بنا پر اگلے سال حج تمتع بھی بجالائے۔

احکام حج تمتع

حج تمتع کے ارکان تیرہ (13) ہیں؛

1: مکہ معظمہ سے احرام باندھنا:

واجباتِ احرام وہی ہیں جو احرام عمرہ تمتع میں بیان کیے گئے ہیں۔

2: میدان عرفات میں ٹھہرنا:

وقوف عرفات کی نیت کے ساتھ (9) ذوالحجہ کے زوال سے لے کر غروب آفتاب تک ٹھہرنا۔

3: میدان مشعر الحرام (مزدلفہ) میں ٹھہرنا:

رات کو جس وقت پہنچے اسی وقت سے طلوع آفتاب تک ٹھہرنے کی نیت کرے اگر ہو سکے تو طلوع فجر کے وقت نیت دوبارہ کرے اور تقریباً (80) کنکر چن لے۔

4: منیٰ میں جمرہ عقبہ پر سات کنکر مارنا:

سات کنکر وہ شمار کرتے ہیں جو بلاواسطہ جمرہ پر لگیں۔

5: قربانی دینا:

قربانی کیلئے صحیح و سالم اور تندرست جانور ہونا چاہیے، ذبح خود کرے یا کوئی اور مگر شیعہ ہونا ضروری ہے۔

6: سر منڈوانا یا تقصیر کرنا:

سر منڈوانا اس مرد کیلئے واجب ہے جس کا پہلا حج ہو باقیوں کیلئے اختیار ہے کہ وہ سر منڈوائیں یا تقصیر کریں عورت سر نہیں منڈوا سکتی۔

Presented by www.ziaraat.com

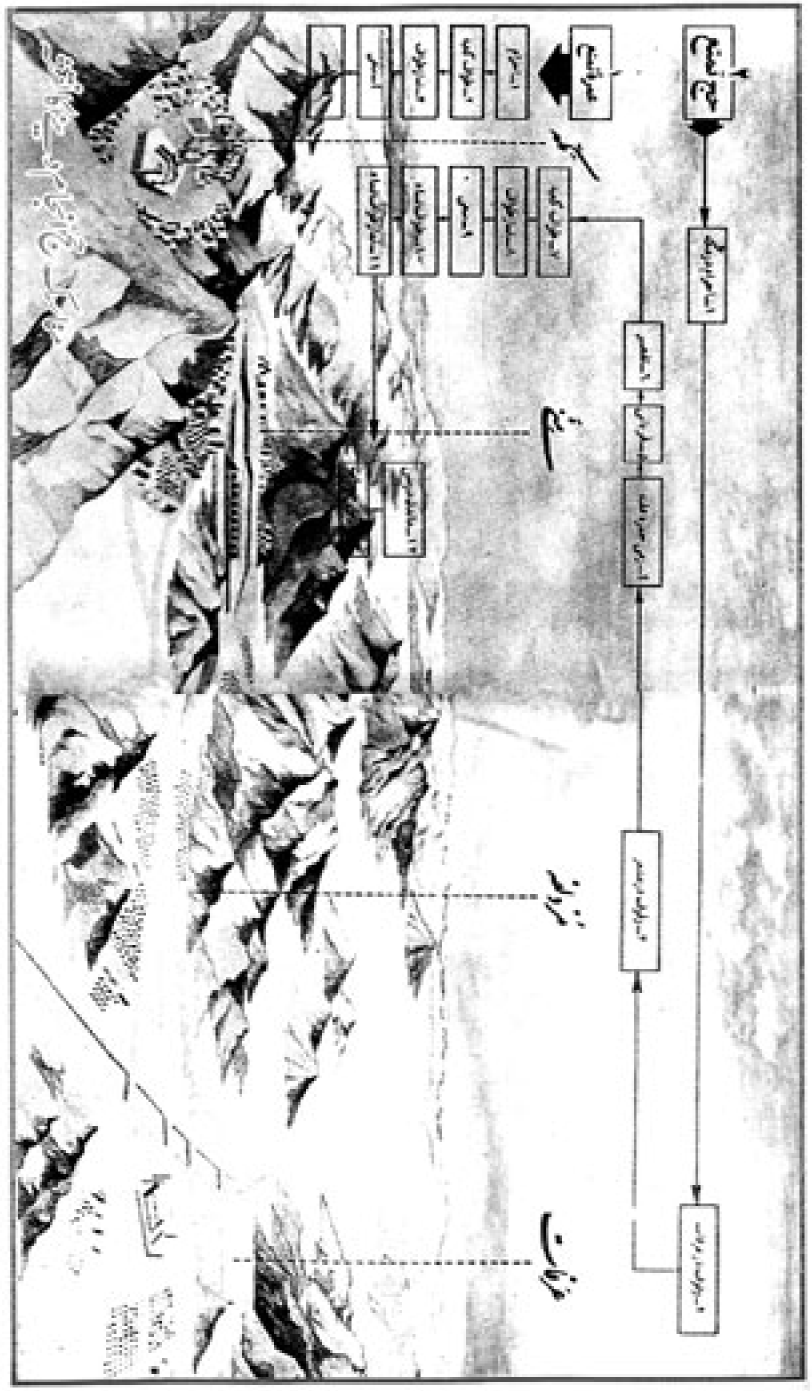

7: طواف خانہ کعبہ:

حج تمتع کی نیت سے طواف خانہ کعبہ کرے اس کے تمام داخلی وخارجی شرائط وہی ہیں جو عمرہ تمتع میں بیان ہو چکے ہیں۔

8: دو رکعت نماز طواف:

نماز پڑھنے کا مقام اور طریقہ وہی ہے جو عمرہ تمتع میں بیان کیا گیا ہے۔

9: سعی صفا و مروہ:

بالکل اسی طرح عمل کرنا ہے جیسے عمرہ تمتع کیلئے کیا تھا۔

10: طواف نساء:

نیت کے سوا طواف کا وہی طریقہ ہے۔ جو عمرہ تمتع کیلئے کیا تھا۔

11: دو رکعت نماز طواف نساء:

نیت کے سوا عمرہ تمتع کی نماز کی طرح بجالانا ہے۔

12: گیارہویں اور بارہویں شب کو منیٰ میں قیام کرنا:

بعض اوقات تیرہویں شب بھی منیٰ میں گزارنی واجب ہو جاتی ہے

13: منیٰ میں قیام کے دوران تینوں شیطانوں کو سات سات کنکریاں مارنا:

گیارہ اور بارہ (11,12) ذوالحجہ کو کنکر مارنا واجب ہیں۔ اگر تیرہویں رات منیٰ میں گزاری تو تیرہ ذوالحجہ کو پھر تینوں جمروں کو سات سات کنکر مارنا چاہیے

Presented by www.ziaraat.com

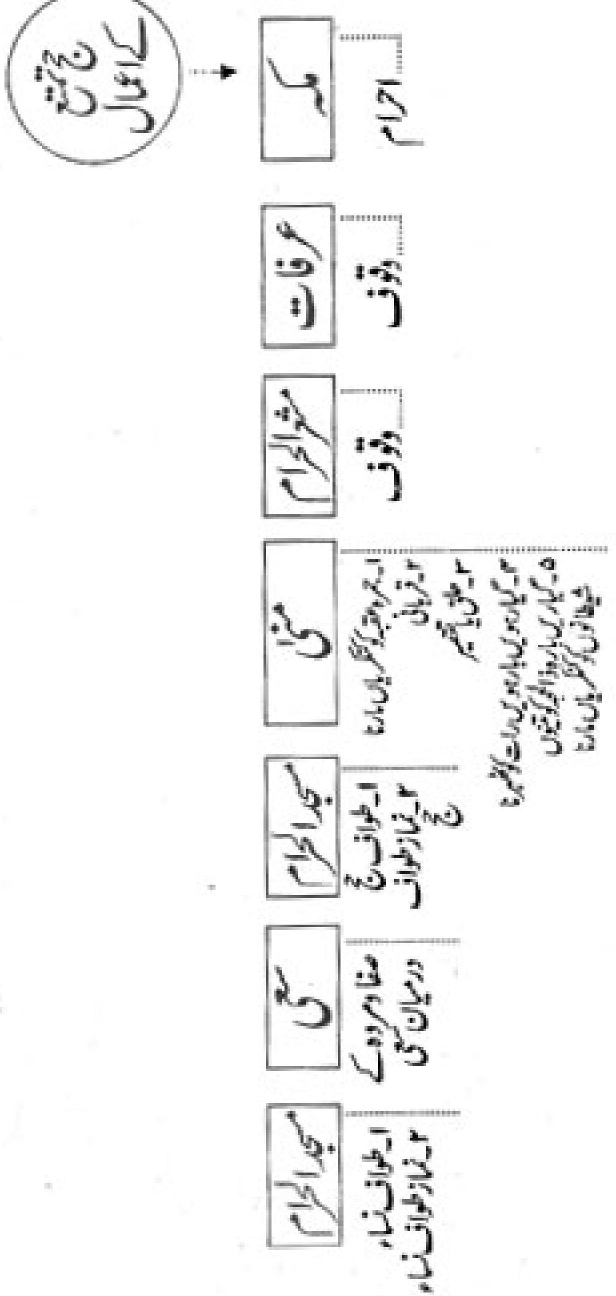

احرام حج

نیت :

- حجۃ الاسلام کے حج تمتع کا احرام باندھتا ہوں۔ **واجب قربة الی الله**
- احکام احرام حج وہی ہیں جو احکام عمرہ میں بیان کئے گئے ہیں فرق صرف نیت میں ہے وہاں عمرہ کی نیت کی یہاں حج کی نیت کریں گے عمرہ کا احرام میقات سے باندھیں گے لیکن حج کا احرام مکہ کے پورے شہر سے باندھ سکتے ہیں لیکن مقام ابراہیمؑ و مقام اسماعیلؑ کے پاس سے احرام باندھنا مستحب ہے۔
- حج تمتع کے احرام باندھنے کا وقت عمرہ تمتع کے بعد شروع ہو جاتا ہے لیکن مستحب ہے کہ آٹھویں ذوالحجہ کو احرام باندھیں لیکن نویں ذوالحجہ کو احرام باندھ کر ظہر سے پہلے میدان عرفات میں پہنچ سکتا ہو تو اتنی دیر کی اجازت ہے۔
- عمرہ تمتع سے فارغ ہو کر محل ہو جانے والے شخص کو بلا ضرورت مکہ سے باہر نہیں جانا چاہئے اور اگر باہر جانے کی ضرورت پیش آ جائے تو احرام حج باندھ کر باہر جائے اور اسی حالت میں اعمال بجالائے۔
- اگر کوئی شخص بھول کر یا مسئلہ سے لاعلمی کی وجہ سے احرام نہ باندھے اور منیٰ یا عرفات چلا جائے اور اعمال بجالانے سے پہلے یاد آ جائے تو اسے چاہئے کہ مکہ واپس پلٹ آئے اور احرام باندھ کر جائے اور احرام کے ساتھ اعمال بجالائے
- اگر وقت کی تنگی یا کسی اور عذر کی وجہ سے مکہ کو واپس نہ جا سکے تو احتیاط واجب ہے کہ جس قدر واپس جا سکتا ہو جائے اور کسی قدر بھی واپس پلٹنا ممکن نہ ہو تو

Presented by www.ziaraat.com

واجب ہے کہ جہاں یاد آیا ہو وہیں سے احرام باندھے۔

○ اگر بھول کر یا مسئلہ سے لاعلمی کی وجہ سے احرام نہ باندھے اور حج کے تمام اعمال پورے کر لینے کے بعد یاد آئے تو اس کا حج صحیح ہے لیکن اگر وقوف عرفات اور وقوف مشعر الحرام کا وقت گزرنے کے بعد یا حج کے باقی اعمال پورے کر لینے سے پہلے سمجھ آجائے کہ اس نے احرام نہیں باندھا تو واجب ہے کہ فوراً وہیں سے احرام باندھ لے اور اعمال حج پورے کرے اس کے لئے احتیاط یہ ہے کہ آئندہ سال دوبارہ حج بجالائے اگرچہ بعید نہیں ہے کہ اسی پہلے حج پر اکتفا کرنا درست ہو۔

○ اگر کوئی شخص عمداً حج کا احرام نہ باندھے، یہاں تک کہ وقوف عرفات اور وقوف مشعر الحرام کا وقت گزر جائے تو اس کا حج باطل ہے۔

آداب احرام حج تمتع

○ غسل کرنا: ○ مسجد الحرام میں آنا: ○ دو رکعت تحیہ مسجد پڑھنا:

○ احرام نماز ظہر یا عصر کے بعد باندھنا یا کوئی اور واجب نماز کے بعد یا دو رکعت نافلہ کے بعد احرام باندھ کر فوراً تلبیہ پڑھنا احرام حج تمتع میں بھی وہ چھبیس چیزیں حرام ہیں جو عمرہ کے احرام میں حرام تھیں۔

نوٹ: عرفات جانے کے لیے راستہ میں منیٰ آتا ہے اور نویں کی رات وہاں پر رہنا مستحب ہے بلند آواز سے راستہ بھر تلبیہ پڑھنا اور ابطح کے مقام سے زیادہ

بلند آواز سے پڑھے

○ جب منیٰ کی طرف روانہ ہوں تو یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ اَرْجُوْ وَاِيَّاكَ اَدْعُوْا فَبَلِّغْنِيْ اَمَلِيْ وَاَصْلِحْ لِيْ عَمَلِيْ

○ جب منیٰ میں پہنچ جائیں (اگر ممکن ہو سکے) تو یہ پڑھیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَقْدَمَنِيْ صَالِحًا فِيْ عَافِيَةٍ وَبَلَّغَنِيْ هٰذَا الْمَكَانَ

○ اس کے بعد کہے:

اَللّٰهُمَّ هٰذِهِ مِنًى وَهِيَ مِمَّا مَنَنْتَ بِهِ عَلَيْنَا مِنَ الْمَنَاسِكِ فَاَسْئَلُكَ اَنْ تَمُنَّ عَلَيَّ بِمَا مَنَنْتَ عَلٰى اَنْبِيَائِكَ فَاِنَّمَا اَنَا عَبْدُكَ وَفِيْ قَبْضَتِكَ

مستحب ہے کہ عرفہ کی رات منیٰ میں رہے اور اطاعت خدا میں مشغول رہے اور بہتر یہ ہے کہ عبادات خصوصاً نمازوں کو مسجد خیف میں بجالائے نماز صبح پڑھنے کے بعد طلوع آفتاب تک تعقیبات پڑھتا رہے اور پھر عرفات چلا جائے اگر چاہے تو طلوع آفتاب کے بعد بھی جا سکتا ہے لیکن سنت یہ ہے کے جب تک آفتاب طلوع نہ ہو وادی محسر سے نہ گزرے صبح سے قبل روانہ ہونا مکروہ ہے

نوٹ: احرام باندھنے کے بعد منیٰ جانا واجب نہیں بلکہ مستحب ہے اگر کوئی حاجی منیٰ کی بجائے عرفات جانا چاہے تو جا سکتا ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

وقوف عرفات

نیت:

حجۃ الاسلام کے حج تمتع کا وقوف کرتا ہوں میدان عرفات میں زوال سے مغرب تک واجب قربۃ الی اللہ۔

- نو(9) ذوالحجہ کے زوال آفتاب سے غروب تک عرفات کے میدان میں ٹھہرنا واجب ہے اس میں فرق نہیں سوار ہوں یا پیدل بیٹھے ہوں یا کھڑے یہاں زوال سے مغرب تک کوئی بندہ بے ہوش رہے یا سوتا رہے تو اس کا وقوف باطل ہے
- اگر کوئی شخص جان بوجھ کر زوال آفتاب سے کچھ وقت گزر جانے کے بعد عرفات میں جائے تو اس پر کوئی کفارہ نہیں لیکن اس نے ترک واجب کا ارتکاب کر کے گناہ کیا ہے۔
- مغرب سے پہلے عرفات سے نکلنا جائز نہیں اور اگر کوئی شخص جان بوجھ کر مغرب سے پہلے عرفات سے باہر چلا جائے اور اسی روز واپس نہ پلٹے تو اس پر ایک اونٹ کفارہ ہے اگر کفارہ نہ دے سکتا ہو تو اٹھاراں روزے پے در پے رکھے۔
- اگر کوئی شخص کسی مجبوری کی بنا پر نویں ذی الحجہ کو غروب آفتاب شرعی تک عرفات میں وقوف نہ کر سکے تو اس کیلئے شب عید تھوڑی دیر کیلئے وقوف اضطراری کر لینا کافی ہے لیکن اگر کوئی شخص عمداً عید کی رات بھی وقوف اضطراری نہ کرے تو اس کا حج باطل ہے اگرچہ وہ مشعر الحرام میں وقوف بھی کرے۔

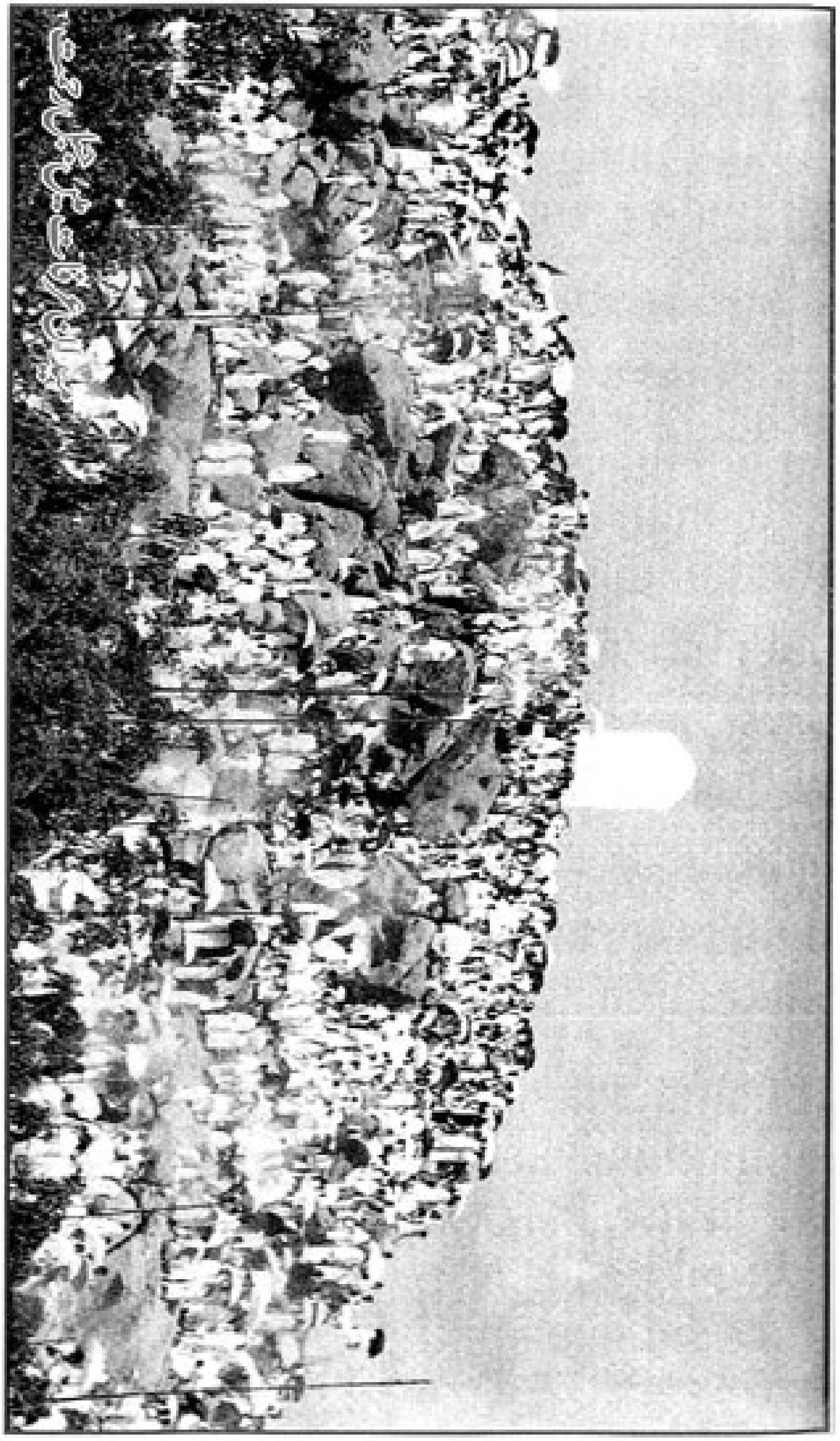

Presented by www.ziaraat.com

- لیکن اگر کسی عذر کی وجہ سے وقوف عرفات نہ کر سکے اور وقوف مشعر الحرام کر لے تو اس کا حج صحیح ہے۔
- اگر سنی قاضی کے نزدیک چاند ثابت ہو جائے اور شیعہ علماء کے نزدیک ثابت نہ ہوا ہو لیکن تقیہ کی وجہ سے ان کی متابعت پر مجبور ہوں تو ان کا حج صحیح ہوگا۔
- نماز ظہر اور عصر کو ایک اذان اور دو اقامت سے ادا کرنا واجب ہے۔

عرفات میں وقوف کے مستحبات

مستحب ہے وقوف عرفات طہارت کے ساتھ بجالایا جائے وقوف کیلئے غسل کیا جائے اور ان تمام چیزوں کو جو انسان کے ذہن کو منتشر کرنے والی ہیں ان کو اپنے سے دور کرے تاکہ اچھی طرح سے دل کو ذات باری تعالی کی طرف متوجہ کر سکے مستحب ہے کہ روز عرفہ نماز ظہر و عصر کو اول وقت ایک اذان اور دو اقامت کے ساتھ ملا کر ادا کیا جائے مستحب ہے کہ پہاڑی کے دامن میں قیام کرے اس طرح سے کے اگر مکہ سے آئے تو پہاڑی اس کے بائیں ہاتھ کی طرف ہو ہموار زمین پر قیام کرے اپنے رفقاء کے ساتھ مجمع میں پہلو با پہلو نماز ظہر کے بعد سے کھڑے ہو کر دعاؤں میں مشغول رہے مکروہ ہے کہ پہاڑی کے اوپر جائے یا کسی چیز پر سوار رہے۔

- مستحب ہے کہ اپنے والدین، اہل وعیال اور مومنین کیلئے دعا کرے
- اپنے گناہوں کو ایک ایک کر کے یاد کرے اور توبہ کرے مستحب ہے کہ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ سو مرتبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سو مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سو مرتبہ

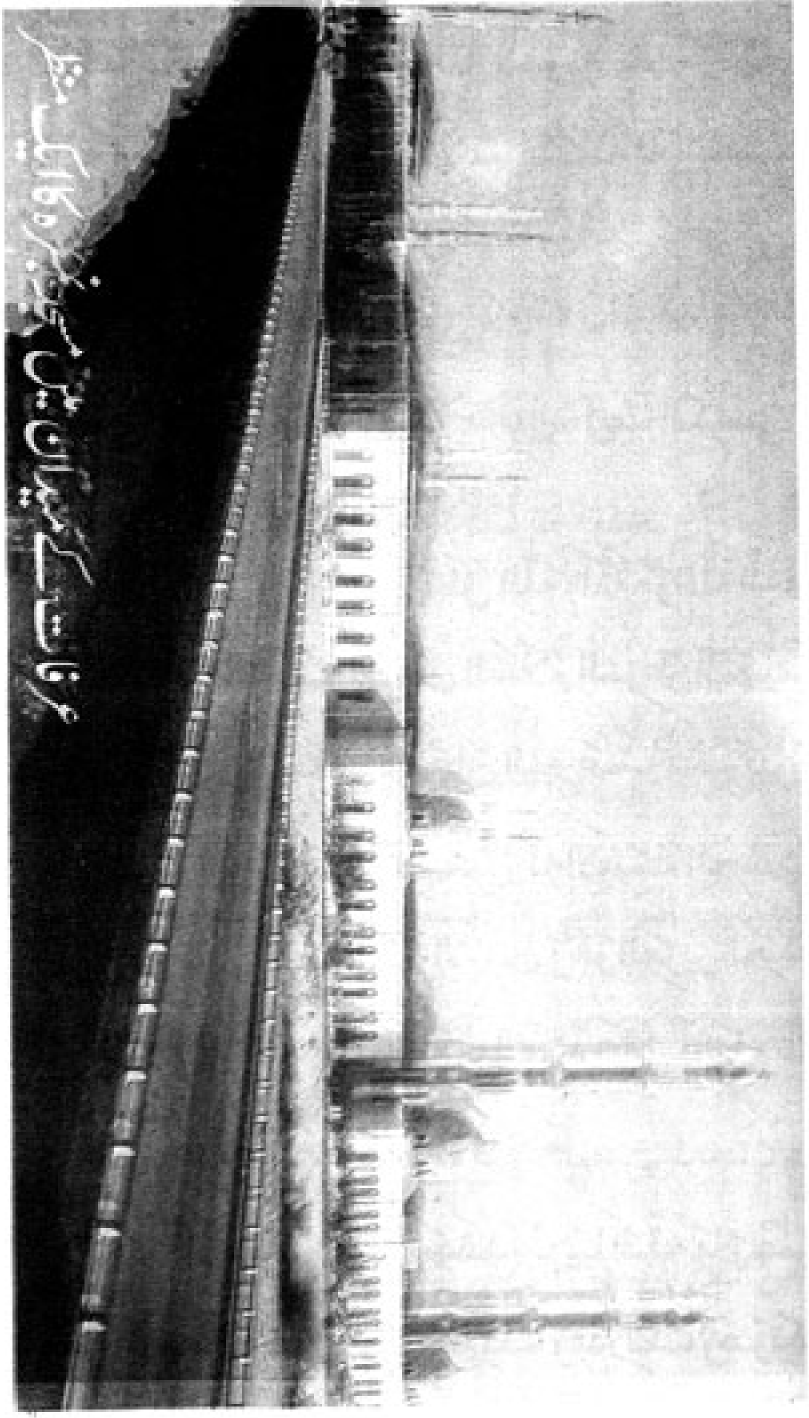

Presented by www.ziaraat.com

سُبْحَانَ اللّٰہِ سو مرتبہ مَاشَاءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ سو مرتبہ

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَیُمِیْتُ وَیُحْیِیْ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

اور سورہ "قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ" سو مرتبہ اور آیت الکرسی سو مرتبہ اور سورہ "اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ" سو مرتبہ پڑھنا

نیز اس دعا کا پڑھنا مستحب ہے اَسْئَلُ اللّٰہَ بِاَنَّہٗ ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُھَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَکَبِّرُ سُبْحَانَ اللّٰہِ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ھُوَ اللّٰہُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَہُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی یُسَبِّحُ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ

اس کے بعد کہے "اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ عَلٰی نَعْمَاءِکَ الَّتِیْ لَا تُحْصٰی بِعَدَدٍ وَلَا تُکَافَا بِعَمَلٍ۔

اس کے بعد یہ دعا پڑھے "اَسْئَلُکَ یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ بِکُلِّ اِسْمٍ ھُوَ لَکَ وَاَسْئَلُکَ بِقُوَّتِکَ وَقُدْرَتِکَ وَعِزَّتِکَ

وَبِجَمِیْعِ مَا اَحَاطَ بِہٖ عِلْمُکَ وَبِاَرْکَانِکَ کُلِّھَا وَبِحَقِّ رَسُوْلِکَ صَلَوَاتُکَ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَبِاسْمِکَ الْاَکْبَرِ الْاَکْبَرِ وَبِاسْمِکَ الْعَظِیْمِ الَّذِیْ مَنْ دُعَاکَ بِہٖ کَانَ عَلَیْکَ اَنْ لَّا تُخَیِّبَہٗ وَبِاسْمِکَ الْاَعْظَمِ الْاَعْظَمِ الْاَعْظَمِ الَّذِیْ مَنْ دَعَاکَ بِہٖ کَانَ حَقًّا عَلَیْکَ اَنْ لَّا تَرُدَّہٗ وَاَنْ تُعْطِیَہٗ مَا سَئَلَ اَنْ تَغْفِرَلِیْ ذُنُوْبِیْ فِیْ جَمِیْعِ عِلْمِکَ بِیْ" اور پھر یہ دعا پڑھے

"اَللّٰھُمَّ فُکَّنِیْ مِنَ النَّارِ وَاَوْسِعْ عَلَیَّ مِنْ رِزْقِکَ الْحَلَالِ الطَّیِّبِ وَادْرَاْ عَنِّیْ شَرَّ فَسَقَۃِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَشَرَّ فَسَقَۃِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ" اور اس دعا کو پڑھے "اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ عَبْدُکَ فَلَا تَجْعَلْنِیْ مِنْ اَخْیَبِ وَفْدِکَ وَارْحَمْ مَسِیْرِیْ اِلَیْکَ مِنَ الْفَجِّ الْعَمِیْقِ اَللّٰھُمَّ رَبَّ الْمَشَاعِرِ کُلِّھَا فُکَّ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ۔

Presented by www.ziaraat.com

وقوف مشعرالحرام

نیت:

- حجۃ الاسلام کے حج تمتع کا وقوف کرتا ہوں مشعرالحرام میں واجب قربتہ الی اللہ
- احتیاط واجب یہ ہے کہ دسویں کی شب کو صبح ہونے تک مشعرالحرام میں ٹھہرے رہیں اور طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک مشعرالحرام میں وقوف کی نیت کرکے ٹھہریں
- وقوف اختیاری مشعرالحرام رکن ہے اور اس کا مکمل وقت لحاظ رکھنا واجب ہے البتہ بعض اوقات وقوف اختیاری مشعرالحرام ساقط ہوجاتا ہے۔ جیسے وہ شخص جو رات میدان مذدلفہ میں وقوف کے ارادے سے گزارے اور طلوع فجر کے بعد اس کا وہاں ٹھہرنا مشکل اور دشوار ہو مثلاً عورتیں بوڑھے بچے اور بیمار لوگ جن کیلئے ازدحام اور رش کی وجہ سے زیادہ مشقت درپیش ہو یا وہ شخص جو اپنے دشمن سے خوفزدہ ہو، یا وہ شخص جو عورتوں اور بیماروں کو منٰی لے جانے کا ذمہ دار ہو، یا وہ شخص جس کے ذمہ انتظامات ہوں۔ ایسے افراد کیلئے طلوع فجر سے پہلے منٰی کیلئے روانہ ہونا جائز ہے۔ لیکن وہ شخص جسے کوئی عذر درپیش نہ ہو اگر طلوع فجر سے پہلے عمداً مزدلفہ سے باہر نکل جائے تو گناہگار ہے اور ایک گوسفند کفارہ بھی اس پر لازم ہے لیکن حج اس کا صحیح (۱) ہے اگر اس نے عرفات کا وقوف حاصل کرلیا تھا۔

---

۱ اقویٰ یہی ہے کہ اس کا حج باطل ہے۔ (آیۃ اللہ فاضل)

Presented by www.ziaraat.com

○ اگر کوئی شخص کسی عذر کی وجہ سے مشعر الحرام میں رات کو طلوع فجر اور طلوع آفتاب کے درمیان وقوف نہ کر سکے تو اگر وہ عید کے دن طلوع آفتاب سے زوال آفتاب تک کے وقت میں سے کچھ مقدار مشعر الحرام میں وقوف کرے تو اس کا حج صحیح ہے بشرطیکہ عرفات میں وقوف اختیاری یا وقوف اضطراری کر چکا ہو

○ جیسا کہ معلوم ہو چکا ہے کہ مشعر الحرام میں وقوف کی تین قسمیں ہیں جن میں سے دو قسمیں وقوف اضطراری ہیں

اوّل عید کی رات، طلوع فجر تک کا وقوف یہ ان لوگوں کیلئے ہے جو کسی عذر کی وجہ سے طلوع فجر کے بعد مشعر الحرام میں نہ رہ سکتے ہوں

دوم عید کے دن زوال آفتاب تک کا وقوف یہ ان لوگوں کیلئے ہے جو مشعر الحرام میں رات کو طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک نہ رہ سکتے ہوں یہ دونوں وقوف مشعر الحرام کے اضطراری وقوف ہیں

سوم مشعر الحرام کے وقوف کی تیسری قسم وقوف اختیاری ہے یہ وقوف طلوع فجر سے روز عید کے طلوع آفتاب تک ہے گزشتہ مسائل سے مشعر الحرام اور عرفات کا جو وقوف اضطراری اور اختیاری معلوم ہوا ہے اس کی تفصیل یوں ہے

1	عرفات کا اختیاری وقوف	نو ذی الحجہ زوال سے غروب تک
2	عرفات کا اضطراری وقوف	معذور افراد کیلئے عید کی رات
3	مشعرالحرام کا اختیاری وقوف	طلوع فجر اور طلوع آفتاب کا درمیانی وقت
4	مشعرالحرام کا اضطراری وقوف نمبر1	معذور افراد کیلئے عید کی رات
5	مشعرالحرام کا اضطراری وقوف نمبر2	طلوع آفتاب سے عید ظہر تک

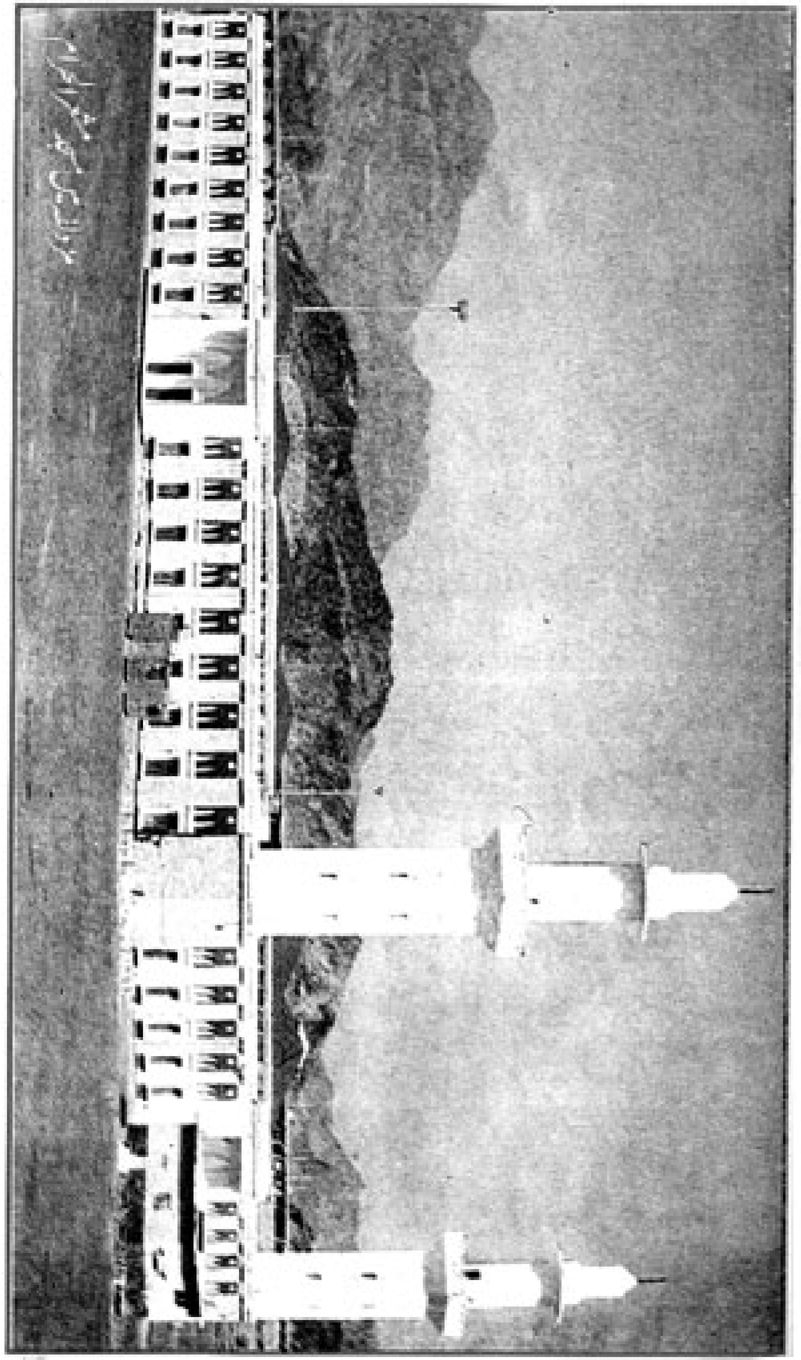

Presented by www.ziaraat.com

مستحبات مشعر الحرام

- نماز مغرب وعشاء کو مشعر الحرام میں پہنچنے تک مؤخر کریں لیکن اگر آدھی رات سے پہلے نہ پہنچ سکیں تو مشعر الحرام سے پہلے نماز پڑھ لیں۔
- نماز مغرب اور عشاء ایک اذان اور دو اقامت سے ادا کریں اور نماز مغرب اور عشاء میں فاصلہ نہ کریں
- کم از کم اتنی مقدار ضرور ذکر خدا کریں کہ عرفاً کہا جاسکے یہ ذکر خدا میں مشغول رہا ہے۔
- مشعر الحرام سے تقریباً ستر (70) یا اسی (80) کنکر چن لیں.
- نماز صبح تک حالت طہارت میں رہیں۔
- اپنے' والدین' اہل خانہ اور مومنین کیلئے دعا کریں۔
- طلوع آفتاب کے ساتھ سات مرتبہ اپنے گناہوں کا اعتراف کریں
- وادی محسر جلد چل کر طے کریں

واجبات منیٰ

عید کے دن واجب ہے کہ حاجی مشعر الحرام سے منیٰ جائیں اور ان تین اعمال (1) جمرہ عقبیٰ کو سنگریزے مارنا (2) قربانی (3) حلق یا تقصیر کرنے کو یکے بعد دیگرے ترتیب کے ساتھ انجام دیں۔

1- جمرہ عقبیٰ کی رمی (بڑے شیطان کو پتھر مارنا)

نیت:

حجۃ الاسلام کے حج تمتع کیلئے بڑے شیطان کو سات کنکریاں مارتا ہوں **واجب قربۃ الی اللہ۔**

- منیٰ کے واجبات میں سے سب سے پہلا واجب جمرہ عقبیٰ کی رمی ہے رمی کا وقت عید کے دن طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک ہے رات کو رمی کرنا جائز نہیں ہے مگر جو شخص مریض ہو یا خوف رکھتا ہو یا وہ شخص جو دن کے وقت رمی کرنے سے معذور ہو تو رات کو سنگریزے مار سکتا ہے۔
- پتھر نہ بہت بڑے ہوں نہ بہت چھوٹے ہوں بلکہ انگلی کے پورے کے برابر ہوں
- پتھر حدود حرم سے لئے گئے ہوں۔ پہلے سے استعمال شدہ نہ ہوں لیکن مستحب ہے کہ پتھر مشعر الحرام سے ہی لئے گئے ہوں۔
- پتھر مارنا ضروری ہے رکھنا کافی نہیں۔
- پتھر ہاتھ سے پھینکنا ضروری ہے، پاؤں غلیل تیر کمان وغیرہ جیسی چیزوں سے پھینکنا کافی نہیں۔

Presented by www.ziaraat.com

- پتھر کا لگنا ضروری ہے اگر کوئی پتھر بڑے شیطان کو نہیں لگتا تو وہ شمار نہیں ہوگا۔
- ساتوں کنکریوں کا بڑے شیطان کو لگنا واجب ہے نہ کم نہ زیادہ۔
- ساری کنکریوں کا ایک دفعہ مارنا کافی نہیں ایک کے بعد ایک لگنی چاہیے اگر شک ہو کہ کنکری شیطان کو لگی یا نہیں تو نہ لگنا شمار کرے لیکن اگر رمی مکمل کرنے کے بعد شک کرے تو پرواہ نہ کرے۔
- جو خود پتھر مارنے سے معذور ہو وہ کسی کو نائب بنائے اگر کوئی پتھر مارنا بھول جائے تو تیرھویں چاند کو مارے اگر اس وقت متوجہ نہ ہو تو سال آئندہ خود یا کسی نائب کے ذریعے مارے۔
- مشعر الحرام سے منیٰ آتے ہوئے راستے میں پہلے چھوٹا شیطان، پھر درمیانہ شیطان پھر بڑا شیطان ہے بقرعید کے دن صرف بڑے شیطان کو کنکریاں ماری جاتی ہیں۔
- شیطان کو پہلی منزل (۱) سے ہی کنکریاں مارنا ضروری نہیں بلکہ دوسری (۲) منزل سے بھی کنکریاں مار سکتے ہیں۔

۱ـ صرف نیچے سے کنکریاں مارنا ضروری ہیں چھت سے کنکریاں نہیں مار سکتے

(آیت اللہ سیستانی، آیت اللہ تبریزی)

۲ـ اگر حجاج کی کثرت ہو تو دوسری منزل سے بھی کنکریاں مار سکتے ہیں

(آیت اللہ ناصر مکارم، آیت اللہ خامنہ ای)

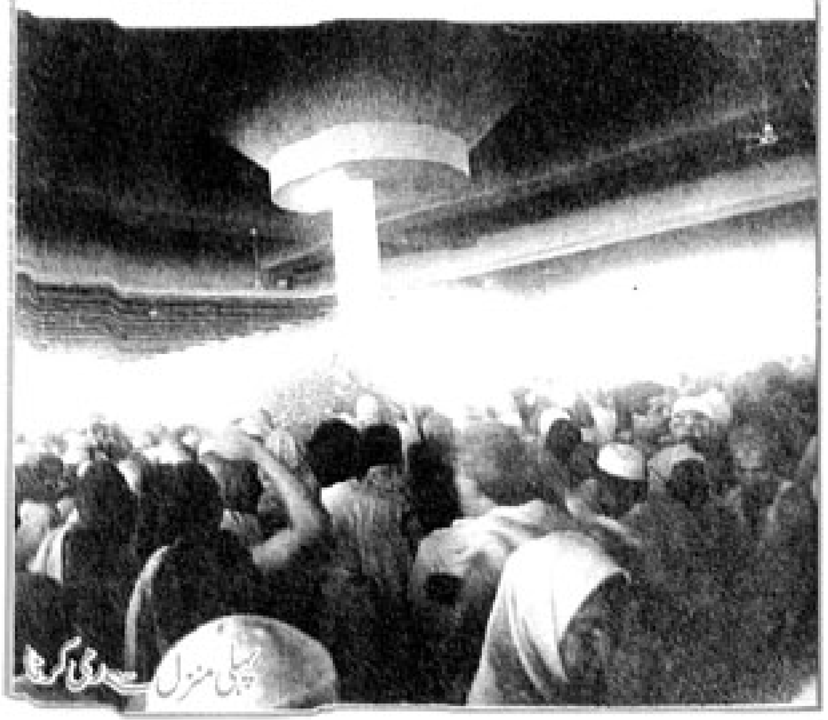

Presented by www.ziaraat.com

رمی جمرات کے مستحبات

شیطان کو کنکریاں مارنے میں چند چیزیں مستحب ہیں۔

- کنکریاں مارتے وقت باطہارت رہنا۔
- ہر کنکری مارتے وقت اللہ اکبر کہنا۔
- بڑے شیطان کو کنکری مارتے وقت حاجی اور شیطان کے درمیان دس یا پندرہ ہاتھ کا فاصلہ ہو اور چھوٹے اور درمیانے کو کنکریاں مارتے وقت ان کے قریب کھڑا ہو۔
- بڑے شیطان کو کنکریاں مارنے والے کا رخ شیطان کی طرف اور پشت قبلہ کی طرف ہو اور چھوٹے اور درمیانے شیطان کو کنکریاں مارتے وقت رخ قبلہ کی طرف ہو۔

قربانی

واجبات منیٰ میں دوسرا عمل قربانی ہے

نیت:

- حجۃ الاسلام کے حج تمتع کیلئے قربانی دیتا ہوں **واجب قربۃ الی اللہ**۔
- حج تمتع کرنے والے ہر شخص پر ایک اونٹ یا گائے یا بیل یا بھیڑ یا بکری کو قربانی کے طور پر منیٰ میں ذبح کرنا واجب ہے ان حیوانوں کے علاوہ کسی اور حیوان کی قربانی کافی نہیں یہ قربانی موجودہ قربان گاہ میں کرنا کافی ہے کیونکہ قربان گاہ منیٰ میں نہیں ہے اسلئے آپ قربان گاہ سے علیحدہ بھی کرسکتے (1) ہیں۔
- اونٹ پانچ سال مکمل کر کے چھٹے سال میں داخل ہو اور اگر بھیڑ ہو تو احوط یہ ہے کہ ایک سال پورا کر چکی ہو اور دوسرے سال میں داخل ہو۔
- واجب ہے کہ قربانی کا جانور صحیح وسالم اور تندرست ہو اس کا کوئی عضو ناقص نہ ہو پس اگر قربانی کا جانور اندھا، لنگڑا، بیمار یا بہت بوڑھا ہو تو اسکا قربانی میں دینا کافی نہیں حتیٰ کہ اگر اسکا کان تھوڑا سا کٹا ہوا ہو یا اندرونی سینگ کا کچھ حصہ ٹوٹا ہوا ہو تو بھی کافی نہیں ہوگا نیز واجب ہے کہ لاغر و کمزور بھی نہ ہو۔
- اگر قربانی کے جانور کے کان میں سوراخ ہو یا کان چیرا ہوا ہو تو حرج نہیں۔

---

1. آپ قربانی کہیں بھی کرسکتے ہیں حتیٰ کہ اپنے وطن پر بھی قربانی کرسکتے ہیں

(آیت اللہ حافظ بشیر حسین، آیت اللہ ناصر مکارم)

Presented by www.ziaraat.com

- احتیاط واجب یہ ہے کہ جس جانور کا پیدائشی طور پر سینگ یا کان یا دم نہ ہو اسے قربانی میں ذبح نہ کرے۔
- اگر کسی حیوان کو خرید کر اس گمان سے کہ صحیح وسالم ہے ذبح کر دے بعد میں معلوم ہو کہ ناقص تھا تو یہ قربانی کافی ہے۔
- اگر قربانی کا جانور ناقص اور مریض ملتا ہو بے عیب اور صحیح وسالم نہ مل سکتا ہو تو ناقص ہی کی قربانی کر دے اور احتیاطاً ساتھ تین روزے بھی رکھے۔
- خصی جانور کی قربانی جائز نہیں ہاں اگر دوسری قربانی نہ ملے تو خصی جانور کی قربانی جائز ہے
- قربانی عید کے دن کرنی چاہیے لیکن مجبور شخص رات (۱) کو بھی قربانی کر سکتا ہے۔ اور اس کیلئے دوسرے دن بھی قربانی کرنا جائز ہے بلکہ ایام تشریق میں بھی کر سکتا ہے۔
- غیر مخمس مال سے قربانی جائز نہیں ہے۔
- احتیاط واجب کی بنا پر نائب جو قربانی کرنے والا ہو وہ مومن (۲) ہو

---

۱ سوائے مجبور کے رات کو قربانی کرنا جائز نہیں۔
(آیت اللہ فاضل، آیت اللہ تبریزی آیت اللہ سیستانی)

۲ نائب کا مسلمان ہونا کافی ہے۔
(آیت اللہ سیستانی، آیت اللہ تبریزی، آیت اللہ فاضل، آیت اللہ ناصر مکارم)

منیٰ میں قربانی

منیٰ میں وقوف

Presented by www.ziaraat.com

قربانی کے بدلے دس روزے

- اگر قربانی ہمراہ نہ رکھتا ہو اور قربانی خریدنے کیلئے اس کے پاس پیسے بھی نہ ہوں تو اس پر واجب ہے کہ دس روزے رکھے جن میں سے تین روزے پے در پے دوران حج ساتویں، آٹھویں اور نویں ذی الحجہ کو رکھے گا اور باقی سات روزے واپس وطن پہنچ کر رکھے اور احتیاط مستحب ہے کہ یہ سات روزے بھی پے در پے رکھے۔
- جو شخص قربانی نہ خرید سکے اگر وہ ساتویں ذی الحجہ کو روزہ نہ رکھ سکتا ہو تو واجب ہے کہ آٹھویں اور نویں ذی الحجہ کو روزے رکھے اور تیسرے روزے کو منیٰ سے واپسی کے بعد رکھے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ منیٰ سے واپسی کے بعد تین روزے لگاتار رکھے۔
- اور اگر آٹھویں ذی الحجہ کو روزہ نہ رکھ سکے تو نویں کو بھی روزہ نہ رکھے بلکہ منیٰ سے واپسی تک انتظار کرے اور منیٰ سے واپس جا کر رکھے۔
- احتیاط واجب یہ ہے کہ منیٰ سے واپسی کے بعد جس قدر جلدی ہو سکے روزے رکھ لے اگرچہ اشہر یہ ہے کہ آخری ذی الحجہ تک بجا لا سکتا ہے
- اگر تین روزے رکھنے کے بعد قربانی خریدنے پر قادر ہو جائے تو احتیاط یہ ہے کہ قربانی خرید کر ذبح کرے۔
- (دس گیارہ اور بارہ) (12 ، 10،11) ذی الحجہ کو منیٰ میں قیام کے دوران ہر شخص پر روزہ رکھنا حرام ہے۔ خواہ وہ حج کر رہا ہو یا نہ۔

قربانی کا مصرف

- مستحب ہے کہ قربانی کے گوشت کے تین حصے کرے ایک تہائی خود استعمال کرے ایک تہائی حصہ عزیز و اقرباء میں تقسیم کرے اور ایک حصہ فقراء کو ھدیہ کرے احوط ہے کہ کچھ مقدار خود بھی کھائے اگرچہ واجب نہیں۔
- چونکہ ہو سکتا ہے کہ منیٰ میں مومن فقیر کے نہ ہونے کی وجہ سے قربانی کی ایک تہائی فقیر مومن کو صدقہ میں دینا ممکن نہ ہو اور اسی طرح ایک تہائی مومن کو ہدیہ دینا بھی ممکن نہ ہو اور اس لئے بہتر یہ ہے کہ اپنے شہر میں ہی اپنے بعض برادران ایمانی اور بعض مومن فقراء سے جنھیں پہچانتا ہو وکالت حاصل کرے کہ ان کی جانب سے ایک تہائی قربانی ہدیہ اور ایک تہائی قربانی بطور صدقہ قبول کرے گا اور اسی طرح اس بات کی بھی وکالت حاصل کرے کہ قبول کرنے کے بعد ان کی جانب سے دو تہائیوں کو جس طرح چاہے عمل میں لائے جب یہ وکالت لے کر گیا ہو تو منیٰ میں قربانی کی ایک تہائی اس فقیر مومن کو صدقہ دے جس سے وکالت لی تھی اور پھر اس کی طرف سے قبول کرے اس کے بعد جسے چاہے دے یا اسی جگہ رکھ کر چلا جائے

قربانی کے مستحبات

- مستحب ہے کہ اونٹ کی قربانی کی جائے اس کے بعد گائے کی قربانی اور پھر بکرے کی قربانی دے قربانی کا جانور موٹا اور تازہ ہو اونٹ اور گائے میں جانور مادہ ہو اور بکرے اور بھیڑ میں نر ہو۔

Presented by www.ziaraat.com

حلق یا تقصیر

نیت:

- حجۃ الاسلام کے حج تمتع کے احرام سے محل ہونے کیلئے حلق یا تقصیر کرتا ہوں
واجب قربته الی الله۔
- حج کے واجبات میں سے چھٹا واجب حلق یعنی سر مونڈنا یا تقصیر یعنی کچھ بال کاٹنا ہے۔
- مندرجہ ذیل افراد کے علاوہ ہر شخص کو اختیار ہے کہ قربانی کے بعد سر کو منڈوالے یا تھوڑے سے بال ترشوائے (۱)
- جو شخص پہلی مرتبہ حج کو جائے اس پر سر منڈوانا (۲،۳) واجب ہے۔
- وہ لوگ جنھوں نے جوؤں سے بچنے کیلئے شہد یا گوند یا اور کسی چیز سے سر کے بالوں کو چپکا لیا ہو انھیں سر منڈوانا چاہیے۔
- وہ لوگ جنھوں نے سر کے بالوں کو اکھٹا کر کے گرہ دے رکھی ہو اور بٹ کر چوٹی بنالی ہو انھیں سر منڈوانا چاہیے۔
- عورت، لڑکی اور خنثیٰ کا سر منڈوانا حرام ہے انھیں تقصیر ہی کرنی چاہیے۔
- انسان کو اختیار ہے کہ چاہے خود ہی سر مونڈلے یا تقصیر کرے یا کسی دوسرے

۱۔ ناخن کاٹنے سے تقصیر کافی نہیں بلکہ بال کاٹنے لازمی ہیں (آیت اللہ سیستانی، آیت اللہ ناصر مکارم)

۲۔ حاجی کو تقصیر اور حلق میں اختیار ہے ۔(آیت اللہ فاضل، آیت اللہ تبریزی، آیت اللہ ناصر مکارم).

۳۔ حلق اور تقصیر میں اختیار ہے لیکن احتیاط حلق میں ہے۔ (آیت اللہ خامنہ ای)

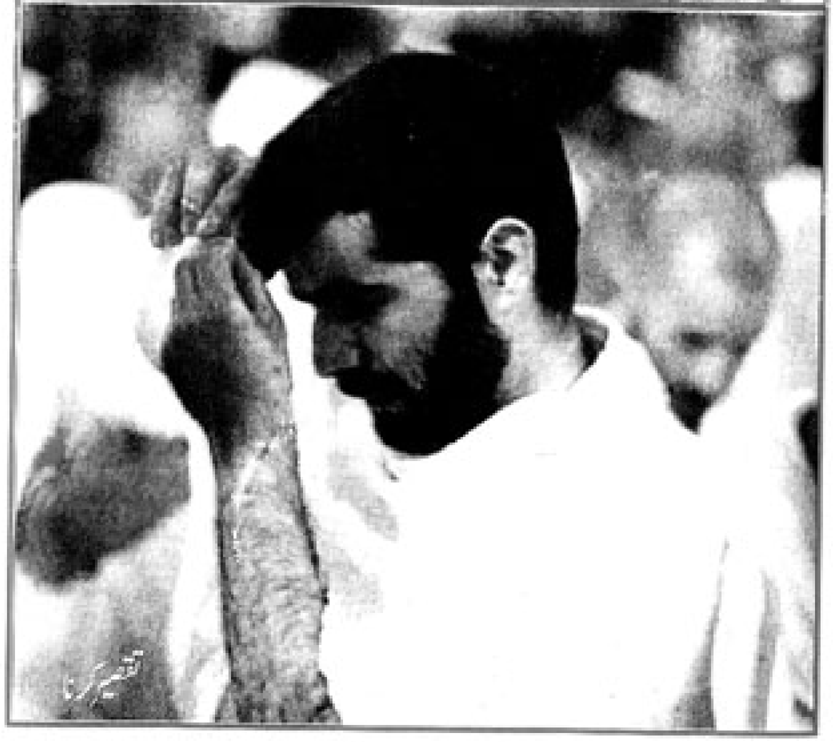

Presented by www.ziaraat.com

سے مدد حاصل کرے لیکن جس نے خود احرام باندھا ہوا ہے چاہیے پہلے اپنا حلق یا تقصیر کرے پھر دوسرے کی حلق یا تقصیر کرے۔

- جن لوگوں پر سر منڈوانا واجب ہے اگر ان کے سر پر بال نہ ہوں تو ان کیلئے استرا پھروالینا کافی ہے۔
- تقصیر کیلئے داڑھی منڈوالینا جائز نہیں بلکہ داڑھی منڈوانا ہر حال میں حرام ہے
- تقصیر اور حلق منیٰ میں کرنا چاہیے بلا عذر کسی اور جگہ جائز نہیں اور اگر حاجی جان بوجھ کر یا مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے منیٰ میں انجام نہ دے اور باہر چلا جائے تو اس پر واجب ہے کہ منیٰ واپس جائے اور اگر واپس جانا ممکن نہ ہو یا بہت مشکل ہو تو جہاں پر موجود ہو وہیں پر حلق یا تقصیر انجام دے اور اپنے بال ممکن ہو تو منیٰ بھیجے۔
- بنابر احوط منیٰ کے تینوں اعمال رمی، ذبح، حلق میں ترتیب واجب ہے لیکن اگر کوئی بھولے سے آگے پیچھے کر دے تو کوئی حرج نہیں بلکہ اگر کوئی جان بوجھ کر بھی کرے تو بھی اعادہ واجب نہیں ہے اگرچہ کہ گناہگار ہوگا۔
- سر منڈوانے یا تقصیر کرنے سے پہلے طواف حج یا سعی جائز نہیں ہے اور اگر کوئی بھولے سے یا مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے حلق یا تقصیر نہ کرے اور باقی حج کے اعمال انجام دے لے اور بعد میں یاد آجائے یا مسئلہ کا علم ہو جائے تو ان اعمال کا اعادہ (۱) ضروری نہیں

۱۔ اعادہ ضروری ہے۔ (آیت اللہ خامنہ ای، آیت اللہ سیستانی)

- سر منڈوانے یا تقصیر کے بعد تمام احرام کے محرمات حلال ہو جاتے ہیں لیکن بیوی اور خوشبو اور شکار، اس وقت تک حرام رہتے ہیں جب تک طواف حج اور طواف نساء بجا نہیں لاتا۔
- مستحب ہے کہ بال منیٰ میں اپنے خیمے میں دفن کرے۔
- حلق اور تقصیر رات (۱،۲،۳) کو بھی انجام دی جا سکتی ہے۔
- اگر کسی وجہ سے عید والے دن حاجی قربانی نہ کر سکے اور بعد میں منیٰ میں قربانی کرنے کا امکان ہو تو وہ قربانی سے پہلے عید والے دن حلق یا تقصیر کر سکتا ہے۔

منیٰ میں رات گزارنا

نیت: حجۃ الاسلام کے حج تمتع کیلئے مغرب سے آدھی رات تک منیٰ میں ٹھہرتا ہوں **واجب قربة الى الله** بہتر ہے بیتوتہ کیلئے مغرب کے وقت نیت کرے

- واجبات حج میں ساتواں واجب منیٰ میں گیارہ اور بارہ کی رات (بیتوتہ) کرنا یعنی غروب آفتاب سے آدھی رات تک رہنا واجب ہے اس کے بعد چلے جانے میں کوئی حرج نہیں اور اگر کوئی بغیر کسی عذر کے اول رات منیٰ میں نہ رہ سکا ہو تو وہ آدھی رات سے پہلے منیٰ میں آکر صبح تک ہر صورت میں رہے۔
- مدت بیتوتہ میں فرق نہیں کہ بیدار رہے یا سوتا رہے۔
- اگر کوئی شخص بیتوتہ منیٰ کو عمداً ترک کرے تو واجب ہے کہ ہر شب کے بدلے میں ایک بکرا ذبح کرے۔

۱۔ احتیاط واجب کی بنا پر جائز نہیں ہے۔ (آیت اللہ فاضل، آیت اللہ تبریزی)

۲۔ حلق یا تقصیر کر سکتا ہے لیکن احتیاط ترک کرنے میں ہے۔ (آیت اللہ ناصر مکارم)

۳۔ مجبوری میں جائز ہے۔ (آیت اللہ سیستانی)

Presented by www.ziaraat.com

- ان افراد کیلئے بیتوتہ واجب نہیں ہے بیمار، تیماردار، اور وہ لوگ جن کے لئے کسی بھی وجہ سے وہاں پر رہنا زحمت وتکلیف کا باعث بنے یا جن کے منیٰ میں رات گزارنے کی وجہ سے مکہ میں مال (۱) کے ضائع ہونے کا ڈر ہو اور وہ لوگ جو مکہ میں صبح تک بیدار اور عبادت میں مشغول رہیں البتہ ضروری امور انجام دینے کی اجازت ہے۔ جیسے کھانا پینا اور تجدید وضو وغیرہ۔
- چند افراد کے لئے تیرھویں کی رات بیتوتہ منیٰ واجب ہے۔
- وہ شخص جس نے احرام کی حالت میں شکار کیا ہو۔
- وہ شخص جس نے احرام کی حالت میں عورت سے ہمبستری کی ہو۔
- وہ شخص جو بارہ ذی الحجہ کو غروب تک منیٰ سے روانہ نہ ہوا ہو۔
- ان میں سے کوئی شخص عمداً اگر رات منیٰ میں نہ رہے تو وہ گناہگار ہوگا اور ایک بکرا کفارہ بھی دے۔
- لیکن جو شخص رات گزارے وہ صبح تینوں شیطانوں کو کنکر مارے اور زوال کے بعد منیٰ سے روانہ ہو۔

۱۔ جو مال یا اہل وعیال کی وجہ سے منیٰ میں رات نہ گزارے اس پر ایک کفارہ ہے

(آیت اللہ سیستانی)

طواف حج، نماز طواف اور سعی

- واجبات حج میں سے آٹھواں۔ نواں۔ دسواں واجب طواف زیارت، نماز طواف اور سعی ہیں۔
- حج کے طواف، نماز طواف اور سعی کا وہی طریقہ اور شرائط ہیں جو عمرہ کے باب میں بیان ہو چکی ہیں البتہ دو فرق کے ساتھ (۱) نیت (۲) لباس
- وہاں عمرہ تمتع کی نیت تھی یہاں حج تمتع کی نیت ہوگی جو یوں ہے

نیت:

حَجَّةُ الْاِسْلَام کے حج تمتع کا طواف یا نماز طواف یا سعی کرتا ہوں۔

وَاجِبُ قُرْبَةً اِلَى اللّٰهِ۔

- طواف نماز طواف اور سعی عمرہ میں احرام کے ساتھ ادا کئے جاتے ہیں جبکہ حج تمتع میں بغیر احرام کے ادا کئے جائیں گے حاجی کیلئے بہتر یہ ہے کہ طواف زیارت، نماز طواف اور سعی کو روز عید حلق یا تقصیر کے بعد مکہ معظمہ آکر انجام دے البتہ ایام تشریق تک تاخیر کرنا جائز ہے بلکہ آخری ذی الحجہ تک تاخیر کرنا بھی جائز ہے۔
- حالت اختیاری میں عرفات اور مشعر الحرام کے وقوف سے پہلے طواف زیارت نماز طواف اور سعی کو انجام نہ دیا جائے لیکن ان افراد کیلئے عرفات اور مشعر الحرام جانے سے پہلے ان اعمال کا بجا لانا جائز اور کافی ہے۔
- وہ عورتیں جنہیں خوف ہو کہ واپسی تک خون حیض یا نفاس آنے لگے گا اور وہ پاک ہونے تک مکہ میں نہ ٹھہر سکتی ہوں۔

Presented by www.ziaraat.com

- وہ بوڑھے اور مریض مرد اور خواتین یا عاجز افراد جن کیلئے واپسی پر بھیڑ کی وجہ سے طواف اور سعی کرنا ممکن نہ ہو تو پہلے ان اعمال کو کر سکتے ہیں لیکن اگر بعد میں ممکن ہو تو ان اعمال کو دوبارہ بھی انجام دیں۔

طواف زیارت اس کی نماز اور سعی بین صفا و مروہ کے انجام دینے کے بعد حاجی پر وہ تین چیزیں جو احرام اتارنے کے بعد حلال نہیں ہوئی تھیں ان میں سے خوشبو حلال ہو جاتی ہے لیکن عورت، شکار حلال نہیں ہوتے۔

طواف النساء

نیت:

- حجۃ الاسلام کے حج تمتع کیلئے طواف النساء کرتا ہوں۔

واجب قربة الى الله.

- واجبات حج میں سے گیارواں (11) اور بارواں (12) واجب، طواف النساء اور اس کی نماز ہے۔ یہ دونوں اگرچہ واجب ہیں لیکن رکن نہیں ہیں اس لیے اگر انہیں جان بوجھ کر چھوڑ دیا جائے تب بھی حج باطل نہیں ہوتا۔
- طواف النساء، مردوں اور عورتوں سب پر واجب ہے، چنانچہ اگر کوئی مرد اسے چھوڑ دے تو اس کی عورت اس پر حرام ہو جائے گی اور اگر عورت اسے چھوڑ دے تو اس کا شوہر اس پر حرام ہو جائے گا نیابتی حج میں نائب طواف النساء کو منوب عنہ (جس کی طرف سے نائب بنا ہے) کی جانب سے انجام دے نہ کہ اپنی جانب سے۔

- طواف النساء اور اس کی نماز کی شرائط اور طریقہ وہی ہے جو حج کے طواف اور اس کی نماز کا ہے، صرف نیت کا فرق ہے۔
- وہ شخص جو طواف النساء اور اس کی نماز خود انجام نہ دے سکتا ہو اس کا حکم وہی ہے جو عمرہ کا طواف اور اس کی نماز خود انجام نہ دے سکنے والے کا ہے
- جو شخص چاہے مسئلہ جانتا ہو یا نہ جانتا ہو، جان بوجھ کر یا بھولنے کی وجہ سے طواف النساء انجام نہ دے تو اس کا جبران و تدارک کرنا واجب ہے اور جبران کرنے سے پہلے اس کی بیوی اس پر حلال نہیں ہوگی لہذا اگر خود انجام دینا ممکن نہ ہو یا بہت مشکل ہو تو جائز ہے کہ کسی کو نائب بنائے نائب کا اس کی جانب سے طواف انجام دینے پر اس کی بیوی اس پر حلال ہو جائیگی۔
- طواف النساء کو سعی سے پہلے انجام دینا جائز نہیں ہے چنانچہ اگر کوئی طواف النساء کو عمداً سعی سے پہلے انجام دے تو ضروری ہے کہ سعی کے بعد دوبارہ انجام دے۔
- اگر مرد مجبور یا معذور ہو یا عورت ایام حیض میں ہو اور قافلہ اس کی طہارت کا انتظار نہ کرے نیز قافلے سے جدا ہونا بھی ممکن نہ ہو تو اس کیلئے جائز ہے کہ طواف النساء کو چھوڑ کر قافلے کے ساتھ واپس وطن آ جائے اور طواف النساء اور اس کی نماز کیلئے کسی کو نائب بنائے۔
- اگر کوئی شخص حج کو انجام دے اور مسئلہ سے ناواقفیت کی وجہ سے طواف النساء چھوڑ دے مگر بعد میں عمرہ مفردہ میں طواف النساء ادا کرے تو اس کی بیوی اس پر حلال ہو جائے گی۔

Presented by www.ziaraat.com

رمی جمرات

- واجبات حج میں سے تیرھواں واجب تینوں جمرات یعنی چھوٹا شیطان، درمیانہ شیطان اور بڑے شیطان کو اسی ترتیب سے کنکر مارے جائیں۔

نیت :

حجۃ الاسلام کے حج تمتع کیلئے فلاں شیطان کو کنکر مارتا ہوں **وَاجِبُ قُرْبَةً اِلَى اللهِ**

- جن راتوں کا منیٰ میں ٹھہرنا واجب ہے ان کے دنوں میں تینوں جمرات پر کنکر مارنے واجب ہیں۔
- کنکر مارنے کا وقت طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک ہے رات کو کنکر مارنے جائز نہیں لیکن معذور مجبور، بیمار اور وہ لوگ جو بھیڑ سے ڈرتے ہوں وہ پہلے رات کو کنکر مار سکتے ہیں۔
- اگر کنکر مارنا بھول جائے اور مکہ واپس آنے کے بعد یاد آئے تو اگر ایام تشریق میں ہوں تو واپس جا کر کنکریاں ماریں اور اگر خود جانا ممکن نہ ہو تو کسی کو نائب بنایا جائے اور اگر کنکریاں مارے بغیر وطن واپس آجائے تو سال آئندہ خود جا کر کنکریاں مارے یا نائب مقرر کرے۔
- اگر کوئی شخص کنکر مارنے سے معذور ہو تو کسی کو اپنا نائب بنائے (۱) اور اگر

۱۔ اگر کوئی دن کو کنکریاں مارنے سے معذور ہو تو وہ رات کو کنکریاں مار سکتا ہے۔ ہاں اگر وہ رات کو بھی کنکریاں مارنے سے معذور ہو تو پھر نائب بنا سکتا ہے۔ اگر وہ رات کو کنکریاں مار سکتا ہو تو پھر وہ نائب نہیں بنا سکتا (آیت اللہ تبریزی، آیت اللہ ناصر مکارم، آیت اللہ فاضل)

دوبارہ ممکن ہو تو خود بھی کنکر مارے

- جو شخص عمداً جمروں کو سنگریزے مارنا ترک کرے تو اس کا حج باطل نہیں ہوگا اگرچہ گناہگار ہوگا۔
- اگر ایک شخص ایک دن کی رمی بھول لے تو دوسرے دن اس کی قضا کرے اور قضا کو ادا پر مقدم کرے

بچوں کے احکام

بچوں کی دو اقسام ہیں۔

1۔ ممیز بچہ:

وہ بچہ جو اچھے برے کی پہچان رکھتا ہے اور اعمال کو خود صحیح طریقے سے انجام دے سکتا ہے۔

2۔ غیر ممیز بچہ:

وہ بچہ جو ابھی اس حد تک نہیں پہنچا۔

- ممیز بچہ خود محرم ہو اور اعمال انجام دے اور جو عمل ادا نہ کر سکے اس کے بجالانے میں اس کا سرپرست اس کی مدد کرے۔

غیر ممیز بچہ کے اعمال کا طریقہ:

1 احرام:

- بچہ کا سرپرست اسے لباس احرام پہنائے اور اس کی طرف سے احرام کی نیت کرے اگر بچہ لبیک کا صحیح جواب دے سکتا ہے تو اس سے پڑھوائے لیکن

Presented by www.ziaraat.com

اگر صحیح جواب نہ دے سکتا ہو تو اس کی طرف سے پڑھے۔

2 طواف:

بچہ کا سرپرست اس سے طواف کروائے اگر چل سکتا ہو تو خود چلے ورنہ اسے گود میں اٹھا کر طواف کروائے۔

3 نماز طواف:

بچہ کا سرپرست اس کی طرف سے خود نماز ادا کرے

4 سعی

طواف کی طرح سعی بھی نیابت میں انجام دے۔

5 تقصیر:

بچے کے کچھ بال کاٹ دے۔

- عمرہ تمتع کے بعد بچے کو حج کا احرام پہنائے اور وقوف عرفات اور مزدلفہ کرائے
- بچے سے کنکریاں مروائے اگر نہ مار سکتا ہو تو اس کا ولی اس کی نیابت میں کنکریاں مارے
- بچے کی طرف سے قربانی دے اور بچے کا حلق کروائے جس طرح عمرے میں اعمال کروائے تھے ویسے ہی حج کے اعمال کروائے۔ منیٰ گیارہ کی شب اور بارہ کی شب وقوف کروائے اور گیارہ (11) اور بارہ (12) کے دن کو کنکریاں مروائے بچے کو طواف النساء کروائے اور اس کی نماز ادا کروائے۔

Presented by www.ziaraat.com

مکہ کے متبرک مقامات

جنت المعلّٰی:

جنت البقیع کے بعد دنیا کا اشرف ترین قبرستان ہے رسول اکرم ﷺ اس قبرستان میں آتے جاتے رہتے تھے اس میں مندرجہ ذیل اہم زیارتیں ہیں۔

- قبر ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ
- قبر حضرت ابو طالب (رسول ﷺ کے چچا)
- قبر حضرت عبد المطلب (رسول ﷺ کے دادا)
- قبر حضرت ہاشم (رسول ﷺ کے پردادا)
- قبر حضرت عبد المناف (رسول ﷺ کے جدامجد)
- قبر حضرت قاسم (پسر رسول ﷺ)

زیارت حضرت خدیجۃ الکبریٰ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا اُمَّ الْمُوْمِنِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا زَوْجَۃَ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا اُمَّ فَاطِمَۃَ الزَّھْرَاءِ سَیِّدَۃِ نِسَاءِ الْعَالَمِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا اَوَّلَ الْمُوْمِنَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا مَنْ اَنْفَقَتْ مَا لَھَا فِیْ نُصْرَۃِ سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَ نَصَرَتْہُ مَا اسْتَطَاعَتْ وَ دَافَعَتْ عَنْہُ الْاَعْدَاءَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا مَنْ سَلَّمَ عَلَیْھَا جِبْرَئِیْلُ وَ بَلَّغَھَا اَلسَّلَامَ مِنَ اللّٰہِ الْجَلِیْلِ فَھَنِیْئًا لَکِ بِمَا اَوْلَاکِ اللّٰہُ مِنْ فَضْلٍ وَالسَّلَامُ عَلَیْکِ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

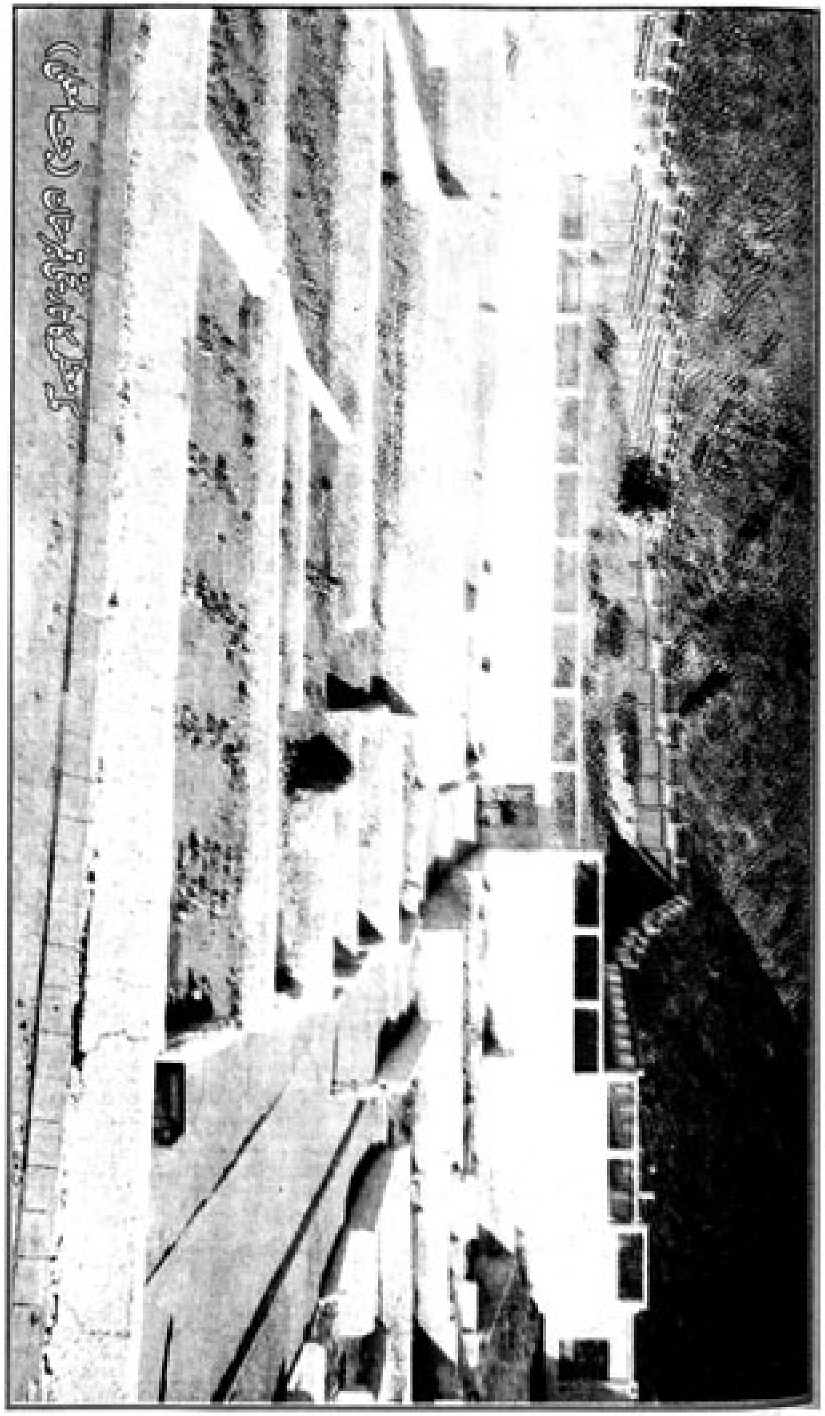

حضرت ابو طالب کی زیارت

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ الْبَطْحَاءِ وَابْنَ رَئِیْسِهَا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ الْکَعْبَةِ بَعْدَ تَأْسِیْسِهَا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا کَافِلَ الرَّسُوْلِ وَنَاصِرَهُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا عَمَّ الْمُصْطَفٰی وَاَبَا الْمُرْتَضٰی اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بَیْضَةَ الْبَلَدِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا الذَّابُّ عَنِ الدِّیْنِ وَالْبَاذِلُ نَفْسَهُ فِیْ نُصْرَةِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَعَلٰی وَلَدِکَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهُ

رسول اکرمؐ کے جد حضرت عبد المناف کی زیارت

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَیُّهَا السَّیِّدُ النَّبِیْلُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَیُّهَا الْغُصْنُ الْمُثْمِرُ مِنْ شَجَرَةِ اِبْرَاهِیْمَ الْخَلِیْلِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا جَدَّ خَیْرِ الْوَرٰی اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بْنَ الْاَنْبِیَاءِ الْاَصْفِیَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بْنَ الْاَوْصِیَاءِ الْاَوْلِیَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ الْحَرَمِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ مَقَامِ اِبْرَاهِیْمَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَاحِبَ بَیْتِ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَعَلٰی اٰبَائِکَ وَاَبْنَائِکَ الطَّاهِرِیْنَ

پیغمبر اکرمؐ کے دادا عبد المطلب کی زیارت

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ الْبَطْحَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ نَادَاهُ هَاتِفُ الْغَیْبِ بِاَکْرَمِ نِدَاءٍ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بْنَ اِبْرَاهِیْمَ الْخَلِیْلِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ الذَّبِیْحِ اِسْمٰعِیْلَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ اَهْلَکَ اللّٰهُ بِدُعَائِهِ اَصْحَابَ الْفِیْلِ وَجَعَلَ کَیْدَهُمْ فِیْ تَضْلِیْلٍ وَاَرْسَلَ عَلَیْهِمْ طَیْرًا اَبَابِیْلَ تَرْمِیْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِنْ سِجِّیْلٍ فَجَعَلَهُمْ کَعَصْفٍ مَّاْکُوْلٍ۔

رسول اکرمؐ کی والدہ آمنہ بنت وہب کی زیارت

اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ اَیَّتُهَا الطَّاهِرَةُ الْمُطَهَّرَةُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا مَنْ خَصَّهَا اللّٰهُ بِاَعْلَی الشَّرَفِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا مَنْ سَطَعَ مِنْ جَبِیْنِهَا نُوْرُ سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ فَاَضَاءَتْ بِهِ الْاَرْضُ وَالسَّمَاءُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا مَنْ نَزَلَتْ لِاَجْلِهَا الْمَلَائِکَةُ وَضُرِبَتْ لَهَا حُجُبُ الْجَنَّةِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهُ

فرزند رسولؐ حضرت قاسم کی زیارت

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَنَا قَاسِمَ بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بْنَ نَبِیِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بْنَ حَبِیْبِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بْنَ الْمُصْطَفٰی اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَعَلٰی مَنْ حَوْلَکَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْکُمْ

Presented by www.ziaraat.com

بیت اللہ

اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا وَّھُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ (پ۴۔ سورت ال عمران ۳ آیت ۹۶)

ترجمہ! (بے شک سب سے پہلے جو گھر بنایا گیا ہے وہ مکہ معظمہ میں لوگوں کے لیے ہے اور وہ بہت ہی برکت والا ہے اور تمام عالمین کیلئے ہدایت ہی ہدایت ہے)

بیت اللہ کا مشہور نام کعبہ ہے. کعبہ کے معنی شرف اور بلندی کے ہیں چونکہ بیت اللہ بھی مشرف اور بلند ہے اس لیے اس کو کعبہ کہتے ہیں اس کا دوسرا نام بیت عتیق بھی ہے اسے عتیق اس لیے کہتے ہیں کہ یہ سب سے زیادہ قدیم ہے.

کعبۃ اللہ دنیا کے مسلمانوں کی عقیدت کا مرکز ہے اہل ایمان کے لیے دنیا میں کعبہ عرش الہی کا پرتو ہے اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں کا مرکز اور معدن ہے ابتدائے آفرینش عالم سے کعبہ اللہ تعالیٰ کا معبد اور خدا پرستی کا مرکز ہے تمام نبیوں اور رسولوں نے کعبۃ اللہ کی زیارت کی اور اس کی سمت اپنی عبادتیں کرتے رہے ساری روئے زمین پر سب سے پہلے اللہ کی عبادت کے لیے جو گھر بنایا گیا وہ کعبہ ہی ہے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ بے شک سب سے پہلا گھر جو اللہ کی عبادت کے واسطے لوگوں کے لیے بنایا گیا وہ مکے میں ہے جو تمام جہانوں کے لیے برکت اور ہدایت ہے (پ۴۔ سورت ال عمران ۳ آیت ۹۶)

جب حضرت آدمؑ جنت سے زمین پر تشریف لائے تو ان کو فرشتوں کی آوازیں

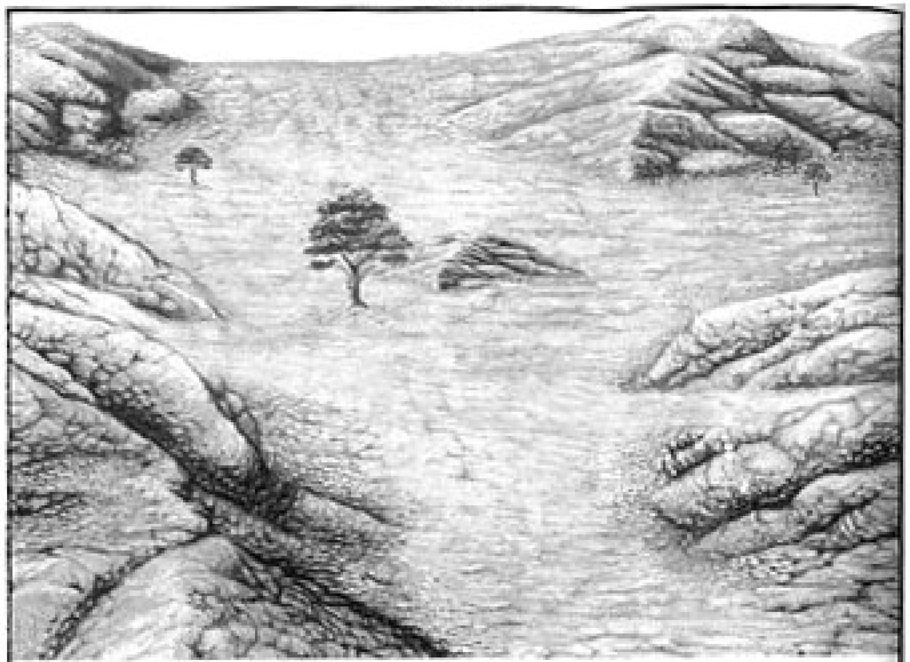

طوفان نوح کے بعد کا منظر

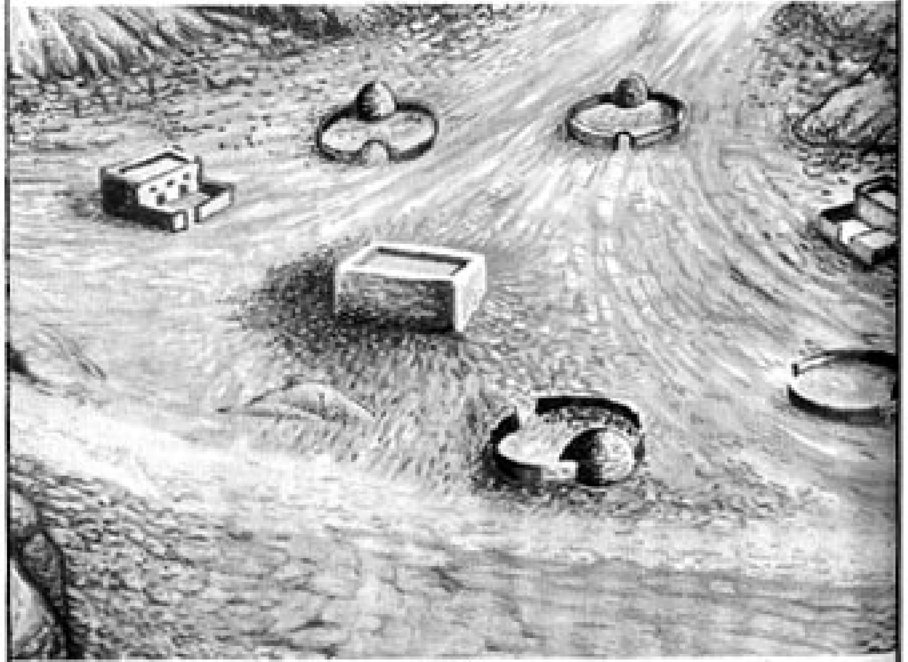

حضرت ابرہیم کی تعمیر کے بعد کا منظر

Presented by www.ziaraat.com

اوران کی تسبیحات سنائی نہیں دیتی تھیں اللہ تعالیٰ نے ان سے فرمایا اے آدم میں نے ایک بیت (کعبۃ اللہ) کو زمین پر اتارا ہے اس کے گرد بھی اسی طرح طواف کیا جائے گا جس طرح میرے عرش کے گرد طواف کیا جاتا ہے پھر آدمؑ نے اس کی تعمیر میں کچھ اضافہ کیا اور آپ بھی اسی کا طواف اور اسی کی سمت نماز پڑھتے رہے پھر آدمؑ کے بیٹے شیثؑ نے مٹی اور پتھروں سے اس کی مرمت کی پھر حضرت نوحؑ تک تو یہ تعمیر قائم رہی اور طوفان نوحؑ کے وقت تو وہ عمارت آسمان پر اٹھالی گئی اور کعبۃ اللہ کی جگہ اونچے ٹیلے کی طرح رہ گئی مگر لوگ برابر برکت کیلئے یہاں آتے تھے اور آکر دعائیں مانگتے تھے جب حضرت ابراہیمؑ نے کعبے کو تعمیر کیا تو بلندی میں اس کا طول نو (۹) ہاتھ تھا زمین میں اس کا طول تیس (۳۰) ہاتھ اور عرض بائیس ہاتھ تھا اس کا دروازہ زمین سے ملا ہوا تھا جس میں کواڑ وغیرہ نہ تھا دنیا میں اس سے افضل کوئی عمارت نہیں ہے کیونکہ بنانے کا حکم دینے والا اللہ تعالیٰ ہے حکم لانے والا اور انجینیئر حضرت جبرائیلؑ اور تعمیر کرنے والے حضرت ابراہیمؑ اور مددگار حضرت اسماعیلؑ ہیں حضرت ابراہیمؑ کے بعد کئی مرتبہ اس کی تعمیر و مرمت ہوئی بارھویں دفعہ اس کو قریش نے بنایا جس میں حجر اسود رسول پاک ﷺ نے اپنے مبارک ہاتھوں سے نصب کیا تیرھویں دفعہ عبداللہ ابن زبیر نے حکم رسول ﷺ کے مطابق مقام اسماعیل کو کعبہ میں شامل کر کے تعمیر کیا کیوں کہ رسول ﷺ پاک اکثر فرمایا کرتے تھے کہ اے عائشہ اگر تیری قوم تازہ تازہ مسلمان نہ ہوئی ہوتی تو کعبہ کو اس کے اصل مقام پر بنا دیتا عبداللہ ابن زبیر کے بعد حجاج بن یوسف نے قریش کے طریقہ پر کعبہ کو دوبارہ تعمیر کروایا اور آج تک اسی مقام پر واقع ہے اور حجر اسماعیلؑ کا علاقہ اسی لیے طواف میں شامل کیا گیا ہے کہ یہ بھی کعبہ کا حصہ ہے جو مومنین یہ سعادت لینا چاہتے ہیں کہ انہیں کعبہ کے اندر نماز

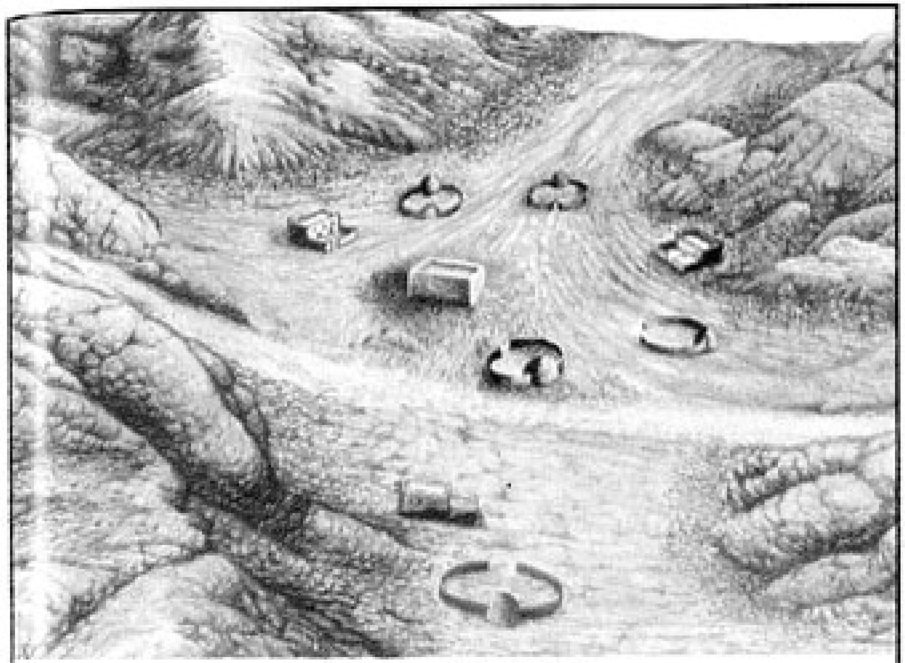

قریش کی تعمیر سے پہلے

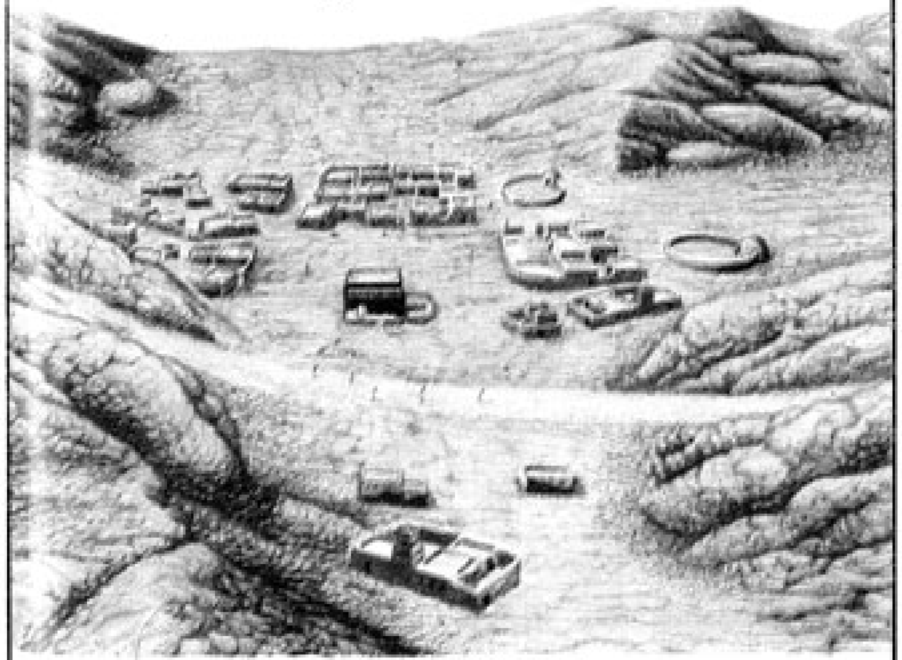

قریش کی تعمیر کے بعد

پڑھنے کا موقع مل جائے انہیں چاہیے کہ مقام اسماعیلؑ میں نماز پڑھیں اس وقت خانہ کعبہ کی لمبائی ساڑھے چھبیس (26) ہاتھ چوڑائی ساڑھے بائیس ($22\frac{1}{2}$) ہاتھ اور بلندی (54) فٹ (9) انچ ہے اس پر ایک ہزار گز کپڑے کا غلاف چڑھتا ہے کعبہ پر پہلا غلاف حضرت ہاجرہ نے اپنے سیاہ دوپٹے کا چڑھایا تھا آج تک بی بی کی سنت پر عمل کرتے ہوئے سیاہ غلاف ہی چڑھایا جاتا ہے۔

ارکان کعبہ

رکن شرقی: اس میں حجر اسود نصب ہے۔

رکن شمالی: حجر اسماعیل تک پہنچنے سے پہلے شمال شرق میں رکن شامی ہے اس کو رکن شمالی بھی کہتے ہیں

رکن غربی: طواف کے دوران حجر اسماعیل سے گزرتے ہی اس پر پہنچتے ہیں۔

رکن جنوبی: یہ رکن یمانی کے نام سے مشہور ہے یہ وہی رکن ہے جس کے بارے میں امام جعفر صادقؑ نے فرمایا ہے "**اَلرَّكْنُ الْيَمَانِيْ بَابُنَا الَّذِيْ نَدْخُلُ مِنْهُ الْجَنَّةَ**" اس میں ایک مخصوص پتھر لگا ہے جو سطح زمین سے تقریباً پونے تین فٹ بلندی پر ہے تمام حجاج کرام اس پتھر کو بوسے دیتے ہیں اور رو رو کر اپنے گناہوں کا اعتراف کرتے ہوئے معافی مانگتے ہیں رکن یمانی رکن غربی اور حجر اسود والے کونے کے درمیان والا کونا ہے۔

ملتزم:

حجر الاسود اور کعبہ کے دروازے کے درمیان ہے۔ یہ دعا اور استغفار کا مقام ہے۔

میزاب رحمت:

خانہ کعبہ کا پرنالہ میزاب رحمت کہلاتا ہے بارش کے وقت اس سے گرنے والے پانی سے نہانے والا انسان اگر دشمن محمدؐ و آل محمدؐ نہ ہو تو اس طرح گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے جیسے ماں کے بطن سے پیدا ہوا تھا یہ نزول رحمت اور

Presented by www.ziaraat.com

دعاؤں کی قبولیت کا مقام ہے۔

حطیم:

یہ رکن شمالی اور رکن غربی کے درمیان ایک نیم دائرہ ایک میٹر اور (۳۰) تیس سینٹی میٹر اونچی سنگ مرمر کی دیوار والی جگہ ہے یہ حصہ چونکہ ابتدائی طور پر خانہ کعبہ کا حصہ ہے جو قریش کی تعمیر کے وقت کسی وجہ سے رہ گیا تھا اس لیے اس کا طواف میں شامل کرنا واجب ہے اور اگر اس مقام پر نماز ادا کرے تو ایسے ہے جیسے خانہ کعبہ کے اندر نماز ادا کر رہا ہے۔

مستجارہ مقام ولادت حضرت علیؑ

رکن یمانی کے قریب در کعبہ کے بالمقابل ہے یہ وہ جگہ ہے جہاں گناہگار پناہ لیتے ہیں یہی وہ مقام ہے جہاں مولائے کائنات حضرت علیؑ کی والدہ ماجدہ حضرت فاطمہ بنت اسد کیلئے باوقت ولادت (حضرت علیؑ) دیوار کعبہ میں اس طرح شگاف ہوا کہ اس کنیز خدا کے بیت اللہ میں داخل ہونے کیلئے اللہ کی طرف سے ایک خصوصی دروازہ بن گیا آج بھی اگر غلاف کعبہ اٹھا ہوا ہو تو وہاں ایسے لگتا جیسے پہلے یہاں دروازہ بنا ہوا تھا

مقام ابراہیمؑ:

خانہ کعبہ کے دروازہ کے سامنے تقریباً پندرہ فٹ کے فاصلے پر مقام ابراہیمؑ ہے اس میں حضرت ابراہیمؑ کے دونوں پائے مبارک کے نشان ہیں یہ ایک پنجرہ ہے جس میں چاندی کے طشت میں سفید یاقوت کا پتھر ہے جو کہ سوا فٹ ہے اس پر خلیل اللہ کے دونوں پاؤں ثبت ہیں ہر حاجی طواف کعبہ کے سات چکر لگا کے اس کے پاس دو رکعت نماز ادا

مقام ابراہیمؑ

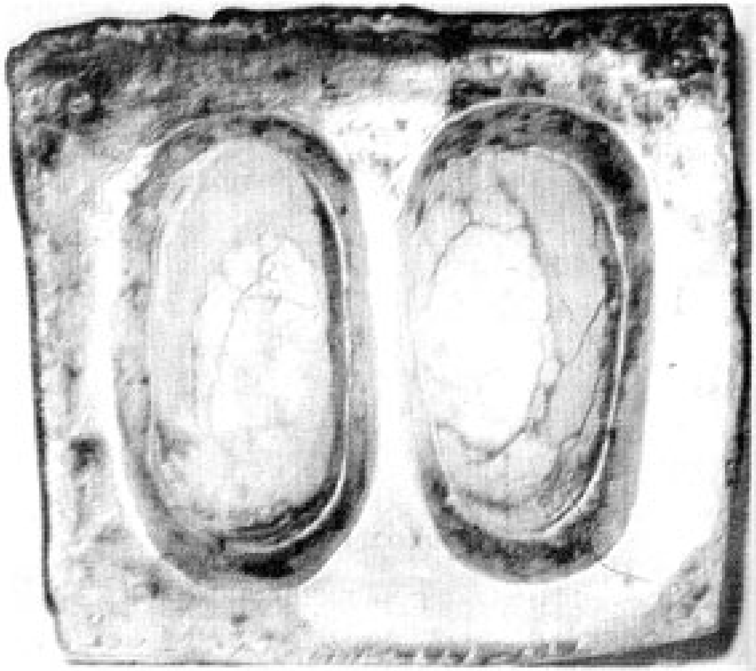

حضرت ابرہیمؑ کے قدم

Presented by www.ziaraat.com

کرتا ہے جو کہ واجب ہے یہ مقام مصلّٰی ہے اس کے متعلق یہ روایت ہے کہ جب حضرت براہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ دونوں باپ بیٹا باحکم خدا خانہ کعبہ کی دیواریں تعمیر کر رہے تھے اور دیواریں عام انسان کے قد سے بلند ہوگئیں تو حضرت ابراہیمؑ نے جو کہ اپنے بیٹے اسماعیل کو پتھر، مٹی اور گارا اٹھا کر دے رہے تھے تو آپ نے ایک پتھر دروازہ کعبہ کے دائیں طرف لاکر رکھا جو کہ ہلکا سنہری رنگ کا تھا جواب بھی دروازے کے قریب بنیاد کے ساتھ لگا ہوا ہے تا کہ آپ بلند ہوکر اوپر کھڑے ہوسکیں اس پر دوسرا پتھر یاقوت ابیض لاکر پہلے سنہری پتھر پر رکھ دیا اور اوپر چڑھ کر گارا وغیرہ حضرت اسماعیلؑ کو دینے لگے جونہی سنگ یاقوتی پر پاؤں رکھے تو بارگاہ خداوندی میں پتھر نے دعا کی کہ اے خالق کائنات اپنے خلیل کے پاؤں کے نقش مجھ پر ثبت کر کے احسان فرما اس پتھر کی دعا منظور ہوئی اور اسی وقت حضرت ابراہیمؑ کے دونوں پاؤں کے نشان اس انداز سے ثبت ہوئے جیسے گیلی مٹی میں پاؤں لگتا ہے۔

ارقم بن ابی ارقم کا گھر:

رسول اکرمؐ خفیہ طریقہ سے دعوت دینے کیلئے کچھ مسلمانوں کے ساتھ ارقم بن ابی ارقم کے گھر میں لوگوں کو جمع کرتے تھے اس خفیہ دعوت کا سلسلہ چار سال تک جاری رہا یہاں تک کہ خدا نے آپ کو حکم دیا: **وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ**

ترجمہ! (اپنے قریبیوں کو ڈرایئے)

ارقم کا گھر کوہ صفا کے کنارے تھا جس کو منہدم کر دیا گیا مہاجرین کے ساتھ ارقم نے بھی ہجرت کی اور تقریبا (55) ہجری میں انتقال فرمایا اور بقیع میں مدفن ہوئے۔

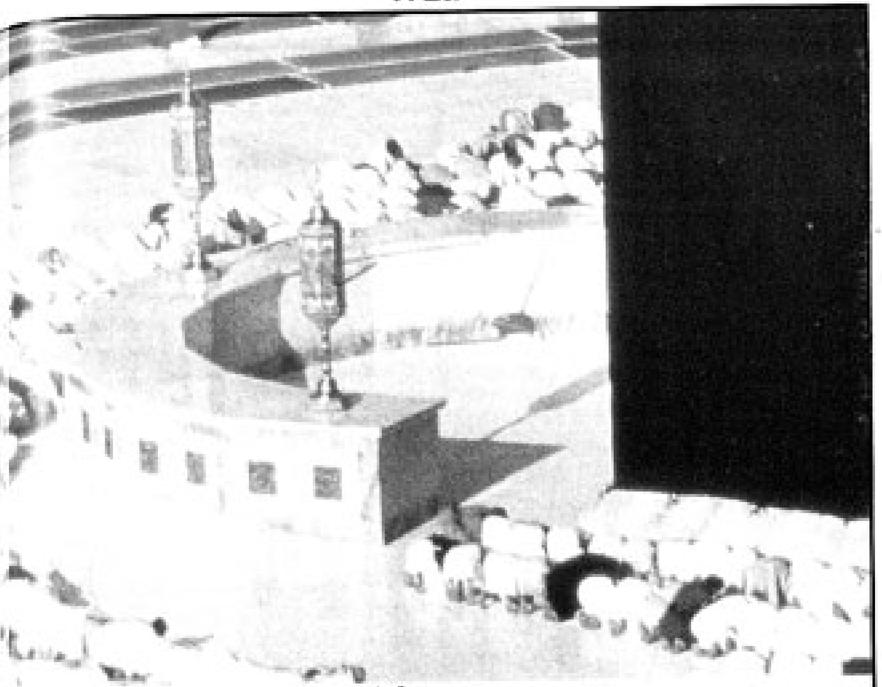

مقام اسماعیلؑ

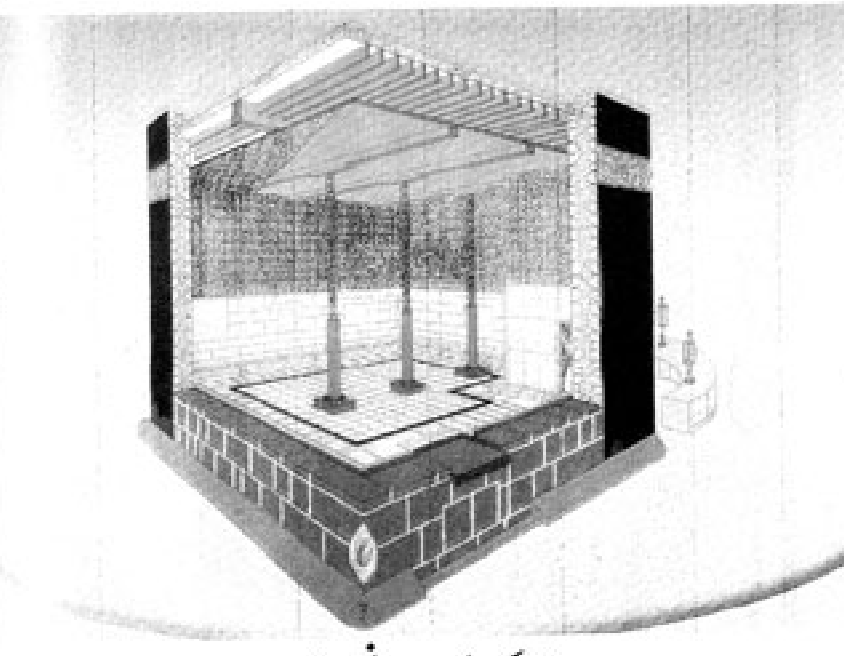

خانہ کعبہ کا اندرونی منظر

Presented by www.ziaraat.com

حجر اسود:

حجر اسود کے معنی سیاہ پتھر کے ہیں تفسیر عمدۃ البیان میں ہے کہ پتھر پہلے سفید رنگ کا تھا گناہگاروں کے بوسے دینے سے اس کا رنگ تبدیل ہو گیا حجر اسود خانہ کعبہ کے دروازے کے بائیں طرف سطح زمین سے تقریبا سوا گز اونچا شمالی مشرقی کونے میں خانہ کعبہ کے باہر والی طرف لگا ہوا ہے اس پتھر کے کعبہ میں لگنے کا مختصر واقعہ یوں ہے کہ حضرت آدم اور حضرت حوا جنت میں تھے اور جس مقام پر اکثر عبادت کرتے تھے یہ پتھر وہاں قریب ہی پڑا تھا حضرت آدمؑ اور حضرت حوا سے ذکر خدا سنا کرتا تھا جب آدمؑ اور حواؑ جنت سے نکلنے لگے تو اس پتھر نے خداوند قدوس کی بارگاہ میں فریاد کی کہ اے معبود مطلق ان تیرے پیاروں سے تیرا ذکر سنا کرتا تھا اب یہ دونوں جا رہے ہیں اب میں تیرا ذکر کس سے سنوں گا، جواب آیا اے پتھر فکر نہ کر میں تجھے اس مقام پر نصب کرا دوں گا کہ تو قیامت تک میرا ذکر سنتا رہے گا لہذا جب دونوں باپ بیٹا یعنی حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ نے خانہ کعبہ تعمیر کیا اور اس بلندی تک پہنچے جہاں اب حجر اسود ہے تو بحکم خدا حضرت جبرائیلؑ کئی ہزار ملائکہ کے ساتھ بہشت سے یہ پتھر لے آئے اور حضرت ابراہیمؑ کو حکم خداوندی دیا کہ موجودہ مقام پر نصب کریں اس وقت سے آج تک یہ حجر اسود خانہ کعبہ میں نصب ہے حجر اسود کی فضیلت کے بارے میں بہت سی روایات موجود ہیں رسول پاک ﷺ نے فرمایا کہ حجر اسود کو سلام کرو یا ہاتھ سے مس کرو اور جو کوئی بھی اس پتھر کو مس کرے گا یہ اس کی وفاداری کی گواہی دے گا۔

زمزم:

پانی کے ایک کنویں کا نام ہے جسے خدا نے اپنے لطف سے حضرت اسماعیلؑ

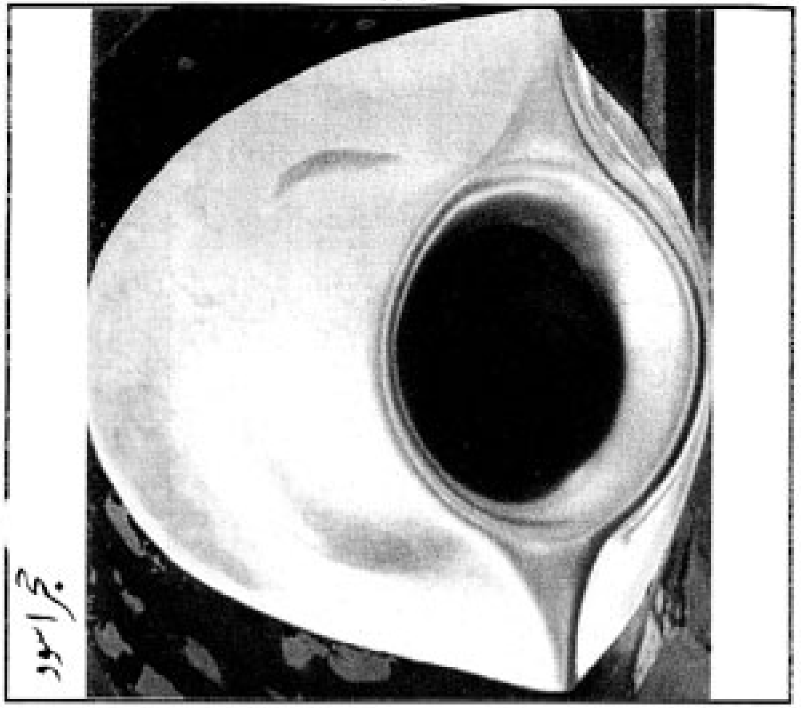

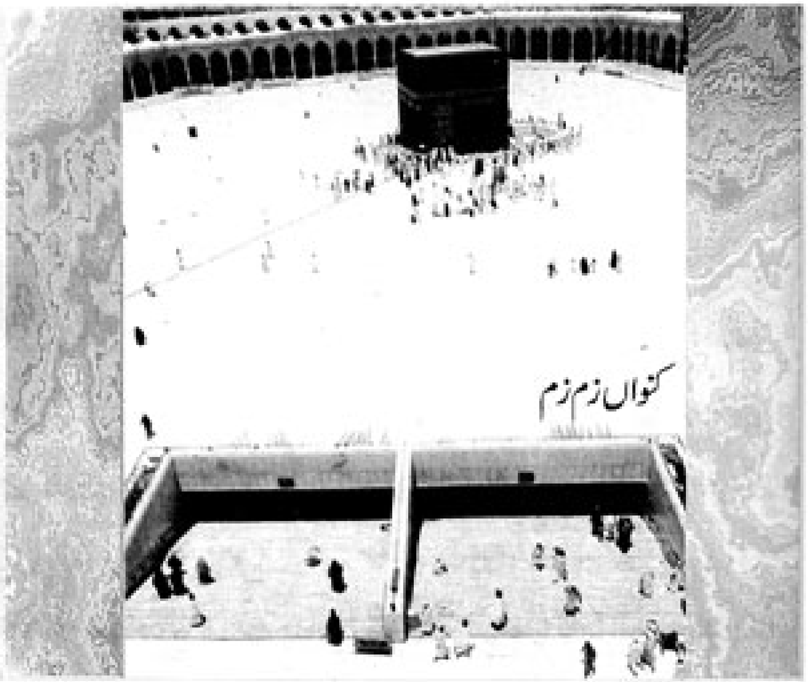

Presented by www.ziaraat.com

کے پیروں کے نیچے جاری کیا واقعہ کچھ اس طرح ہے کہ حضرت ابراہیمؑ کو خدا کی طرف سے حکم ہوا کہ حضرت ہاجرہؑ اور ان کے نوزائیدہ فرزند حضرت اسماعیلؑ کو سرسبز زمین کنعان سے کسی دوسرے جگہ منتقل کریں حضرت ابراہیمؑ نے ان کو مکہ معظمہ کے ان پہاڑوں کے دامن میں لاکر بسایا جس کا نام ہی وادی غیر ذی زرع تھا اور ان کے حق میں دعا کی اور ان کو خدا کے سپرد کر کے چلے گئے رَبَّنَا اِنِّی اَسْکَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِی بِوَادٍ غَیْرِ ذِی زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِکَ الْحَرَامِ" (سورۃ ابراہیم آیت ۳۷)

ترجمہ: اے ہمارے رب میں نے تیرے حرمت والے گھر کے پاس اپنی ذریت کو بے آب وگیاہ میدان میں لاکر بسایا ہے

حضرت ہاجرہؑ بھی حکم خدا کے سامنے سرنگوں ہوگیں چند دنوں بعد جو زاد راہ پاس تھا ختم ہوگیا بھوکی پیاسی رہنے لگیں جس کی وجہ سے دودھ بھی خشک ہوگیا شیر خوار حضرت اسماعیلؑ بھوک اور پیاس سے تڑپنے لگا اور پاؤں زمین پر رگڑنے لگے حضرت ہاجرہ پانی کی تلاش میں نکلی پہلے صفا پہاڑی پر گئی ہر طرف پانی کو دیکھا لیکن جب آبادی اور پانی نظر نہ آیا تو مروہ پہاڑی پر گئی وہاں بھی پانی نظر نہ آیا اسی طرح ان دونوں پہاڑیوں کے درمیان سات چکر لگائے لیکن بے فائدہ ثابت ہوئے لہذا ناچار و ناامید اپنے فرزند کی طرف لوٹی تو کیا دیکھتی ہیں کہ لطف خدا سے ایک صاف اور شفاف چشمہ حضرت اسماعیلؑ کے قدموں کے نیچے جاری ہے حوادث کی وجہ سے طول تاریخ میں بارہا اس کی مرمت ہوئی ہے چنانچہ بیت الحرام کے حاجی آج بھی اس سے سیر ہوتے ہیں اس کے پانی پر رسول اکرمؐ کی خاص محبت تھی مومنین نے ہمیشہ اسے بابرکت سمجھا ہے آب زمزم بابرکت اور شفا کا باعث ہے رسول اکرم ﷺ نے مدینہ میں آب زمزم طلب کیا

Presented by www.ziaraat.com

اور روایت میں وارد ہوا ہے کہ جب تم آب زمزم پیو تو کہو "اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا وَاسِعًا وَشِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ وَسُقْمٍ" نماز طواف کے بعد آب زمزم کا پینا مستحب ہے۔

حضرت خدیجۃ الکبریٰ کا محل

اگر آپ مسجد الحرام کے باب بنی شیبہ سے جو باب مروہ کے قریب ہے باہر نکلیں تو اس دروازہ کے بالکل سامنے حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے والد خویلد کا مکان تھا جسے چند سال پہلے گرا دیا گیا اس گھر میں رسول اللہ ﷺ اور ام المومنین حضرت خدیجہؑ زندگی بسر کرتی تھی اسی گھر میں آپ کی دختر حضرت فاطمۃ الزہراؑ نے ولادت پائی حضرت خدیجہؑ کا انتقال بھی اسی میں ہوا ہجرت تک رسول اللہ ﷺ کا مسکن بھی یہی تھا جبرائیل امینؑ بھی چند بار اس میں نازل ہوئے تھے اس میں قبۂ وحی واقع ہے اسی گھر میں رسول اللہ راتوں کو قاضی الحاجات کی بارگاہ میں مناجات کرتے تھے کفار قریش نے اسی جگہ آپ کو قتل کرنے کی سازش کی تھی اسی میں حضرت علیؑ رسول اللہ کے بستر پر لیٹے اور راہ خدا میں جان فشانی کیلئے آمادہ ہوئے تھے۔

رسول ﷺ کی جائے ولادت

سوق اللیل کے نزدیک مروہ سے تھوڑا سا آگے ایک کتاب خانہ مکتبہ مکۃ المکرمہ ہے یہی جگہ رسول خدا ﷺ کی جائے ولادت ہے۔

شعب ابی طالب

شعب ابی طالب بازار ابوسفیان کے روبرو مشہور جگہ ہے مورخین نے نقل کیا ہے کہ

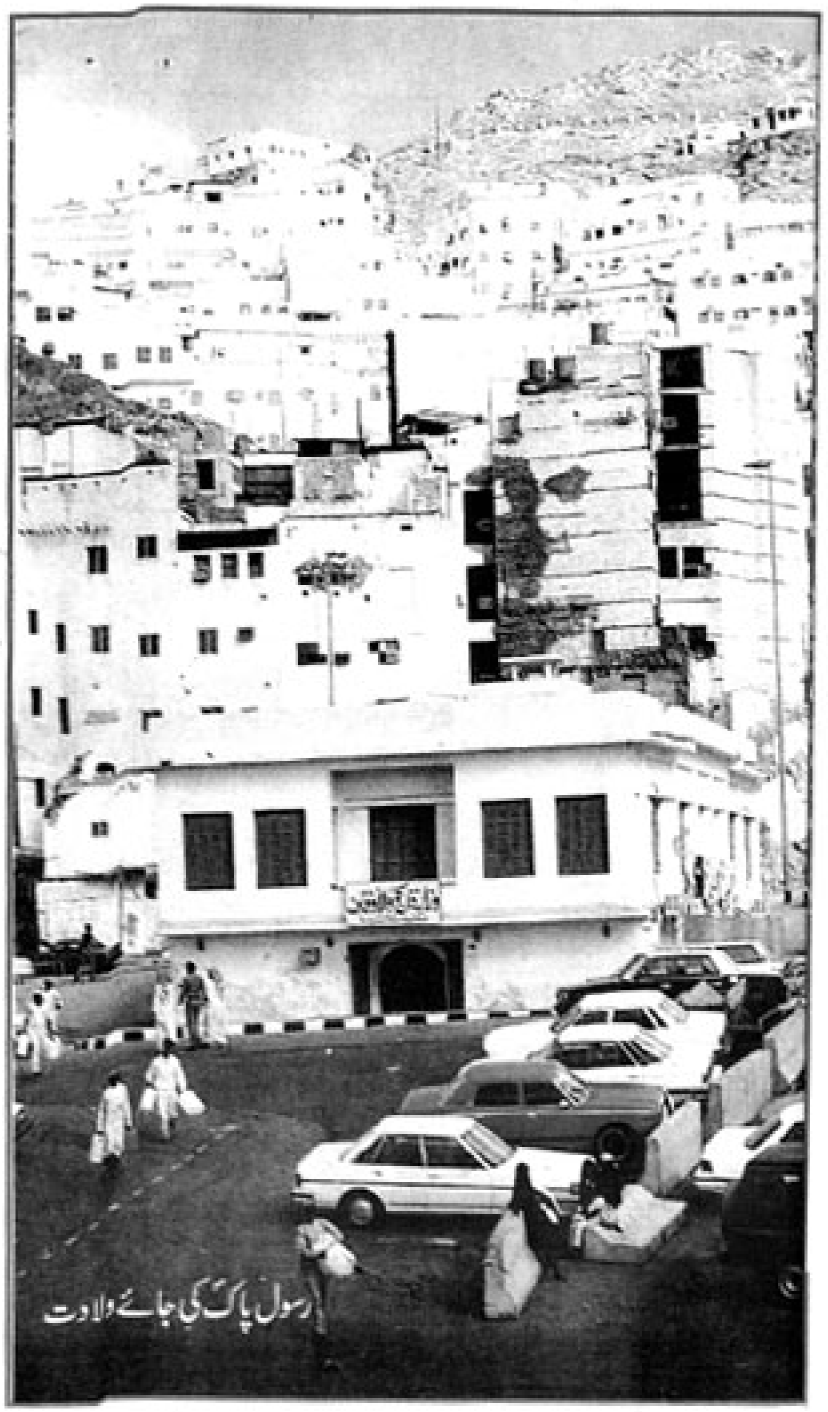

رسول پاک کی جائے ولادت

Presented by www.ziaraat.com

قریش کے چالیس سربراہ دارالندوہ میں جمع ہوئے ایک عہدنامہ لکھا اور یہ طے پایا کہ خاندان ابوطالبؑ سے کوئی بھی تعلق نہیں رکھے گا شعب ایک درہ تھا کہ جس میں رسول ﷺ اور دیگر مسلمان اقتصادی مشکلات اور اذیتوں سے بچنے کیلئے سکونت پذیر ہو گئے تھے آخر کار تین (3) سال بعد مشرکین کے پانچ افراد کے پشیمان ہو جانے کی بنا پر عہدنامہ چاک کروادیا گیا۔

مسجد جن:

جنت المعلٰی کے پاس ہے۔ اس جگہ رسول پاک ﷺ پر سورہ جن نازل ہوا تھا

مسجد الرایہ:

یہ مسجد حرم اور جنت المعلٰی کے درمیان ہے فتح مکہ کے بعد رسول اکرم نے حکم دیا کہ یہاں فتح یابی کا پرچم نصب کیا جائے۔

جبل ابو قبیس:

جبل ابو قبیس مکہ کے مشہور پہاڑوں میں سے ایک ہے حرم شریف کے مشرق میں کوہ صفاہ کے قریب سطح سمندر سے (375) میٹر بلند ہے اس پہاڑ کی چوٹی پر مسجد بلال (اس کو مسجد ہلال بھی کہتے ہیں) چھوٹی سی مسجد واقع تھی جو اب منہدم ہو چکی ہی معجزہ شق القمر اسی جگہ رونماہ ہوا تھا اہل مکہ قحط سالی کے موقع پر یہاں دعا مانگنے آیا کرتے تھے اسی پہاڑ پر کھڑے ہو کر اللہ کے نبی نے کفار مکہ کو پہلا پیغام توحید دیا تھا۔

معجزہ شق القمر:

کوہ ابو قبیس پر جناب رسالتمآب ﷺ کھڑے تھے اور ابو جہل بھی کفارہ مکہ

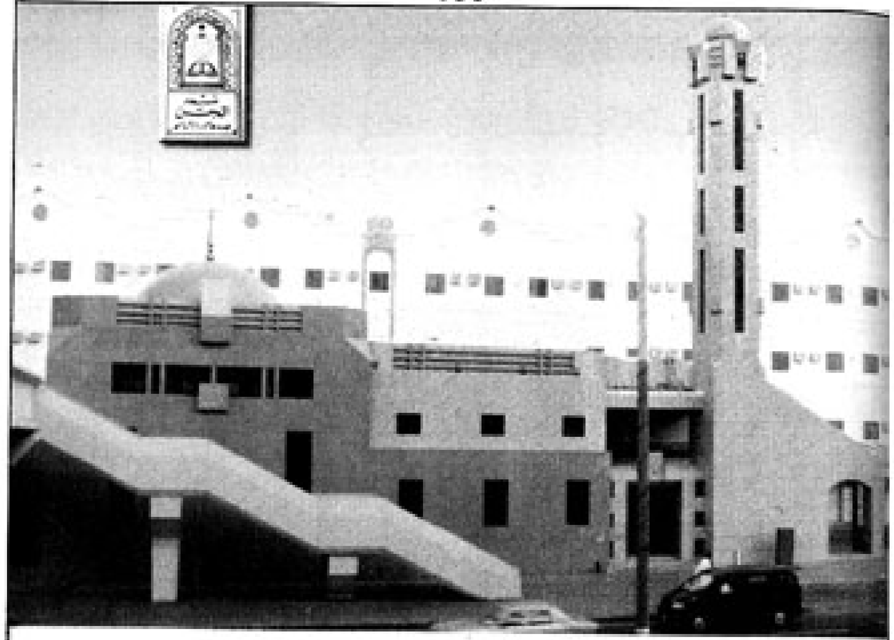

مسجد رایہ

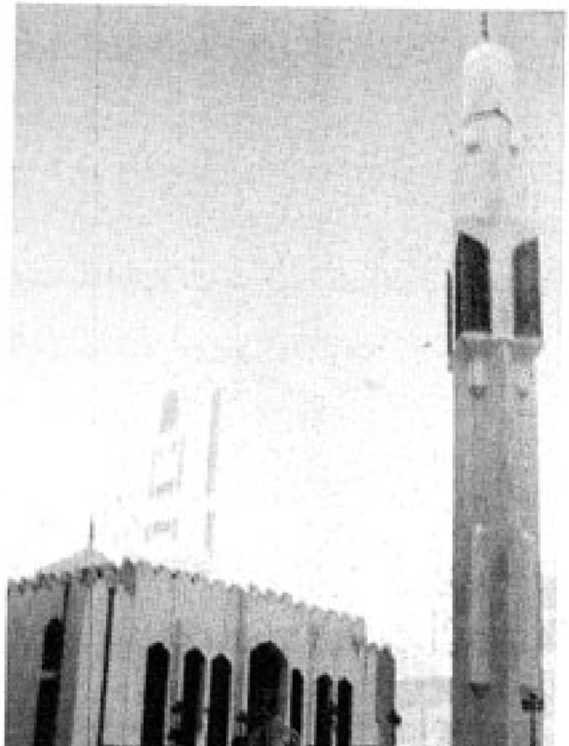

مسجد جن

Presented by www.ziaraat.com

کے ساتھ موجود تھا کفار نے کہا اے محمد ﷺ چودھویں رات کا چاند آسمان پر چمک رہا ہے اگر یہ چاند آپ کے پاس آ کر آپکی نبوت کی گواہی دے دے تو ہم آپ کو رسول مان لیں گے حضور ﷺ نے اپنے دست مبارک سے چاند کی طرف اشارہ کیا چاند نے نبوت کا اشارہ پاتے ہی اپنے مرکز کو چھوڑا اور آپ کے قریب آگیا آپ نے اپنے دونوں بازوں کو اپنے شانوں کے برابر بلند کر دیا چاند دو ٹکڑوں میں تقسیم ہو کر حضور ﷺ کے بازوں کے نیچے سے کلمہ شہادت پڑھتا ہوا گزرا اور دوبارہ اپنے مرکز پر پہنچ کر ضیا باری کرنے لگا کفار مکہ نے یہ دیکھا تو ایمان لانے کی بجائے فوراً کہنے لگے اب تو محمد ﷺ کا جادو آسمان پر بھی اثر کرنے لگا ہے اب اسی کوہ ابو قبیس پر شاہی محل تعمیر کر دیا گیا ہے۔

غار حرا

حرا ایک پہاڑ ہے جس پر ایک غار ہے رسول پاک بعثت سے پہلے یہاں خدا کی عبادت کرنے جاتے تھے رسول اکرم ﷺ پر پہلی وحی اسی مقام پر نازل ہوئی یہ منٰی اور مکہ کے درمیان واقعہ ہے۔

غار ثور

ہجرت کے دوران رسول نے اسی غار میں پناہ لی تھی یہ مکہ سے باہر اور مسجد الحرام سے تقریباً دو فرسخ کے فاصلے پر ثور پہاڑ میں واقع ہے۔

میدان عرفات:

عرفات مکہ کے شمال میں اکیس (21) کلومیٹر کے فاصلے پر ایک ناہموار اور وسیع بیابان ہے جو کہ حد حرم سے خارج ہے۔

- عرفات وہ سرزمین ہے یہاں آدم کو اپنے ترک اولیٰ پر معافی ملی تھی اور طویل

غارِ حرا

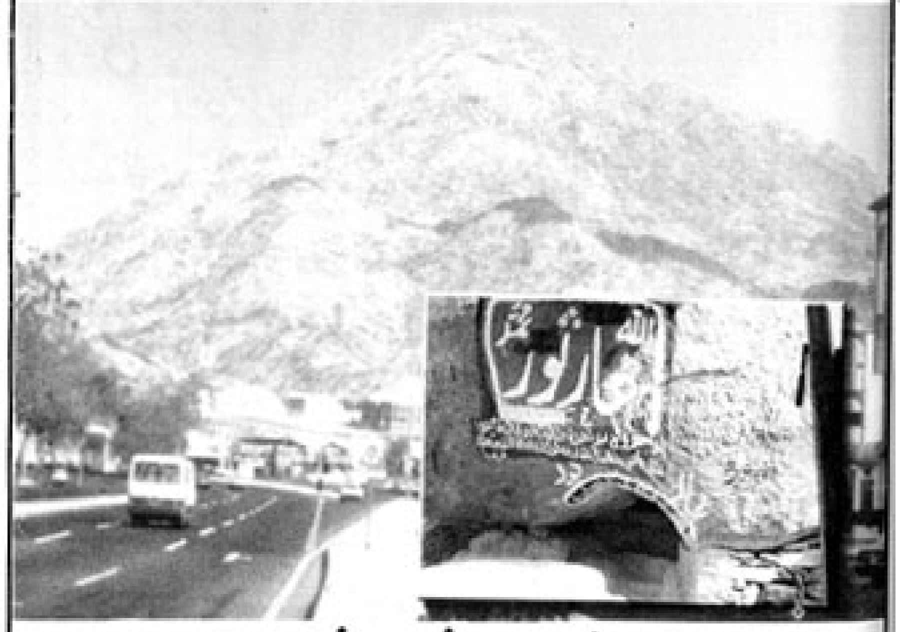

غار ثور کا اندرونی و بیرونی منظر

Presented by www.ziaraat.com

جدائی کے بعد اس مقام پر حضرت آدم اور حضرت حوا کی ملاقات ہوئی تھی

- حج کا خطبہ نو (9) ذی الحجہ کو اسی میدان میں واقع مسجد نمرہ میں دیا جاتا ہے
- یہ توبہ و استغفار کا میدان ہے اور اللہ اس کے گناہ کو معاف کر دیتا ہے جو خلوص نیت سے یہاں نو ذی الحجہ کو توبہ کرتا ہے

مزدلفہ:

سمت عرفات میں مازمین کی حد سے سمت منیٰ میں وادی محسر تک کو مزدلفہ کہتے ہیں یہاں دسویں ذی الحجہ کی رات طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک وقوف کرنا حج کا رکن ہے۔ یہیں سے حاجی شیطان کو سنگریزے مارنے کیلئے کنکر اکٹھے کرتے ہیں اب وہاں مزدلفہ کی علامات لگی ہوئی ہیں جن کے ذریعے اس وادی کا پتہ چل جاتا ہے اور وہاں مسجد مشعر الحرام بھی ہے۔

منیٰ:

وادی محسر اور بڑے شیطان کے درمیان کی سرزمین ہے یہ حرم کا حصہ ہے اسے منیٰ اس لیے کہتے ہیں کہ یہاں جبرائیلؑ نے حضرت ابراہیمؑ کو یہ پیغام پہنچایا تھا کہ خدا پر امید رکھو یہاں حاجی صاحبان دس ' گیارہ اور بارہ' (10-11-12) ذی الحجہ کے زوال تک قیام کرتے ہیں اور یہیں پر تین شیطان یعنی بڑا درمیانہ اور چھوٹا بنے ہوئے ہیں جنہیں حاجی پتھر مارتے ہیں اور قربانی اور سر منڈوانا یا تقصیر کرنا بھی یہاں کے اعمال میں شامل ہے یہیں پر حضرت ابراہیمؑ نے اپنے پیارے بیٹے اسماعیلؑ کی قربانی خالق کی بارگاہ میں پیش کی تھی یہاں ایک باعظمت مسجد بھی تعمیر ہے جسے مسجد خیف کہتے ہیں جس میں ایک رکعت نماز کا ثواب ہزار رکعت نماز کے برابر ہے ۔

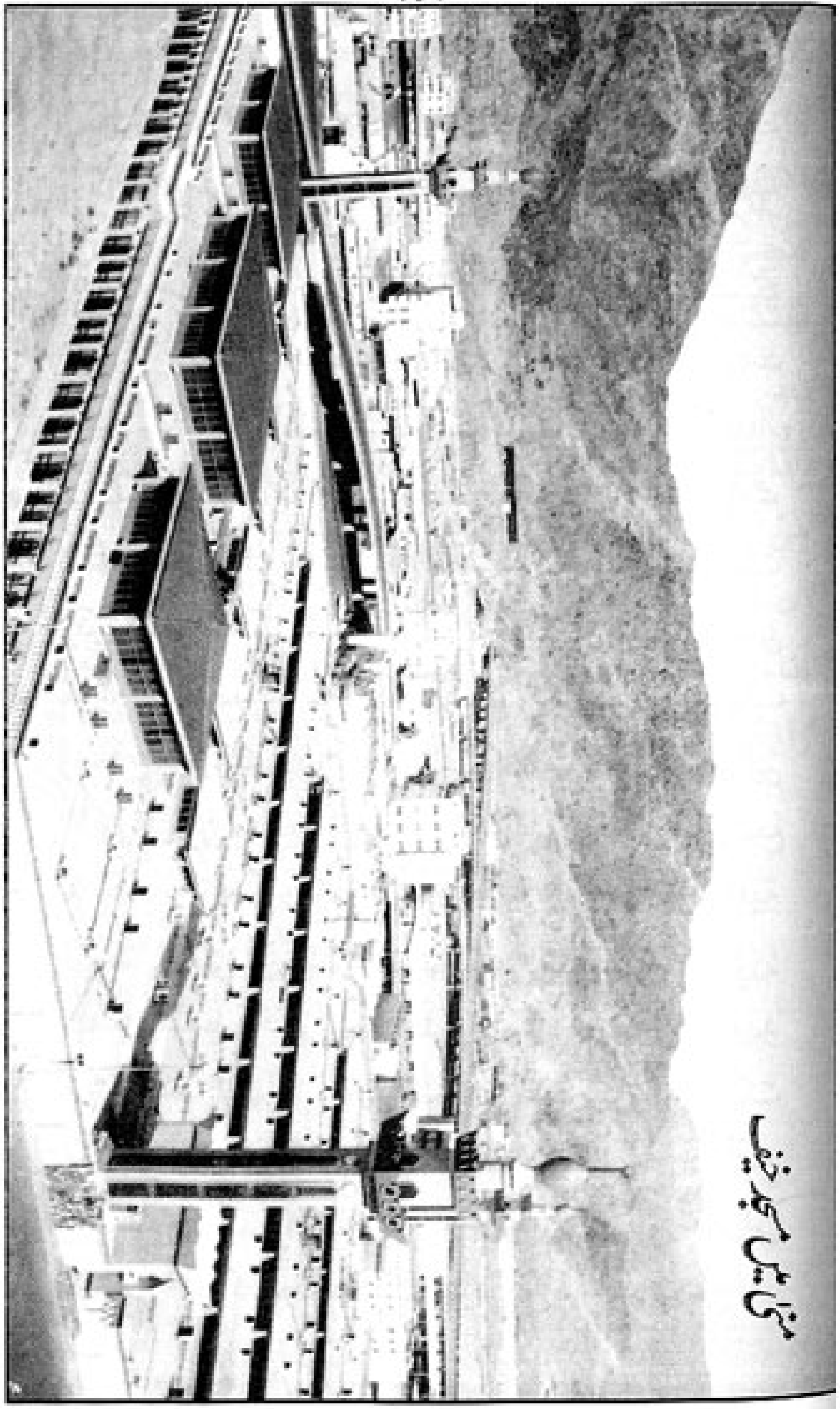

منیٰ میں مسجد خیف

Presented by www.ziaraat.com

طواف وداع

جو شخص مکہ سے باہر جانا چاہتا ہے اس کے لیے طواف وداع کرنا اور اگر ممکن ہو تو ہر چکر میں حجرہ اسود اور رکن یمانی کو مس کرنا مستحب ہے اور جب مستجار تک پہنچے تو ان مستحبات کو بجالائے جو پہلے سے اس جگہ کیلئے بیان ہو چکے ہیں اور اپنی حاجت طلب کرے اور اپنے شکم کو خانہ کعبہ سے مس کرے ایک ہاتھ حجرا سود پر اور دوسرا دروازہ کی طرف رکھے خدا کی حمد و ثنا کرے محمدؐ و آل محمدؑ پر صلوات بھیجے اور اس دعا کو پڑھے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَنَبِيِّكَ وَاَمِيْنِكَ وَحَبِيْبِكَ وَنَجِيْبِكَ وَخِيَرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ اَللّٰهُمَّ كَمَا بَلَّغَ رِسَالَاتِكَ وَجَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِكَ وَصَدَعَ بِاَمْرِكَ وَاُوْذِيَ فِيْكَ وَفِيْ جَنْبِكَ حَتّٰى اَتَاهُ الْيَقِيْنُ اَللّٰهُمَّ اقْلِبْنِيْ مُنْجِحًا مُفْلِحًا مُسْتَجَابًا لِيْ بِاَفْضَلِ مَا يَرْجِعُ بِهٖ اَحَدٌ مِنْ وَفْدِكَ مِنَ الْمَغْفِرَةِ وَالْبَرَكَةِ وَالرِّضْوَانِ وَالْعَافِيَةِ فِيْ مَا يَسَعُنِيْ اَنْ اَطْلُبَ اَنْ تُعْطِيَنِيْ مِثْلَ الَّذِيْ اَعْطَيْتَهٗ اَفْضَلَ مِنْ عَبْدِكَ وَتَزِيْدَنِيْ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنْ بَيْتِكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ حَمَلْتَنِيْ عَلٰى دَابَّتِكَ وَسَيَّرْتَنِيْ فِيْ بِلَادِكَ حَتّٰى اَدْخَلْتَنِيْ حَرَمَكَ وَاَمْنَكَ وَقَدْ كَانَ فِيْ حُسْنِ ظَنِّيْ بِكَ اَنْ تَغْفِرَ لِيْ ذُنُوْبِيْ فَاِنْ كُنْتَ قَدْ غَفَرْتَ ذُنُوْبِيْ فَازْدَدْ عَنِّيْ رِضًى

وَقَرِّبْنِيْ اِلَيْكَ زُلْفٰى وَلَا تُبَاعِدْنِيْ وَاِنْ كُنْتَ لَمْ تَغْفِرْ لِيْ فَمِنَ الْاٰنَ فَاغْفِرْ لِيْ قَبْلَ اَنْ تَنْاٰى عَنْ بَيْتِكَ دَارِيْ فَهٰذَا اَوَانُ انْصِرَافِيْ اِنْ كُنْتَ قَدْ اَذِنْتَ لِيْ غَيْرَ رَاغِبٍ عَنْكَ وَلَا عَنْ بَيْتِكَ وَلَا مُسْتَبْدِلٍ بِكَ وَلَا بِهٖ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَعَنْ خَلْفِيْ وَعَنْ يَمِيْنِيْ وَعَنْ شِمَالِيْ حَتّٰى تُبَلِّغَنِيْ اَهْلِيْ فَاِذَا بَلَّغْتَنِيْ اَهْلِيْ فَاكْفِنِيْ مَؤُنَةَ عِيَالِيْ فَاِنَّكَ وَلِيُّ ذٰلِكَ مِنْ خَلْقِكَ وَمِنِّيْ

اس کے بعد تھوڑا سا آب زمزم پیئے اور یہ دعا پڑھے۔

اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ رَاغِبُوْنَ اِلٰى رَبِّنَا رَاجِعُوْنَ اِنْشَاءَ اللّٰهُ

Presented by www.ziaraat.com

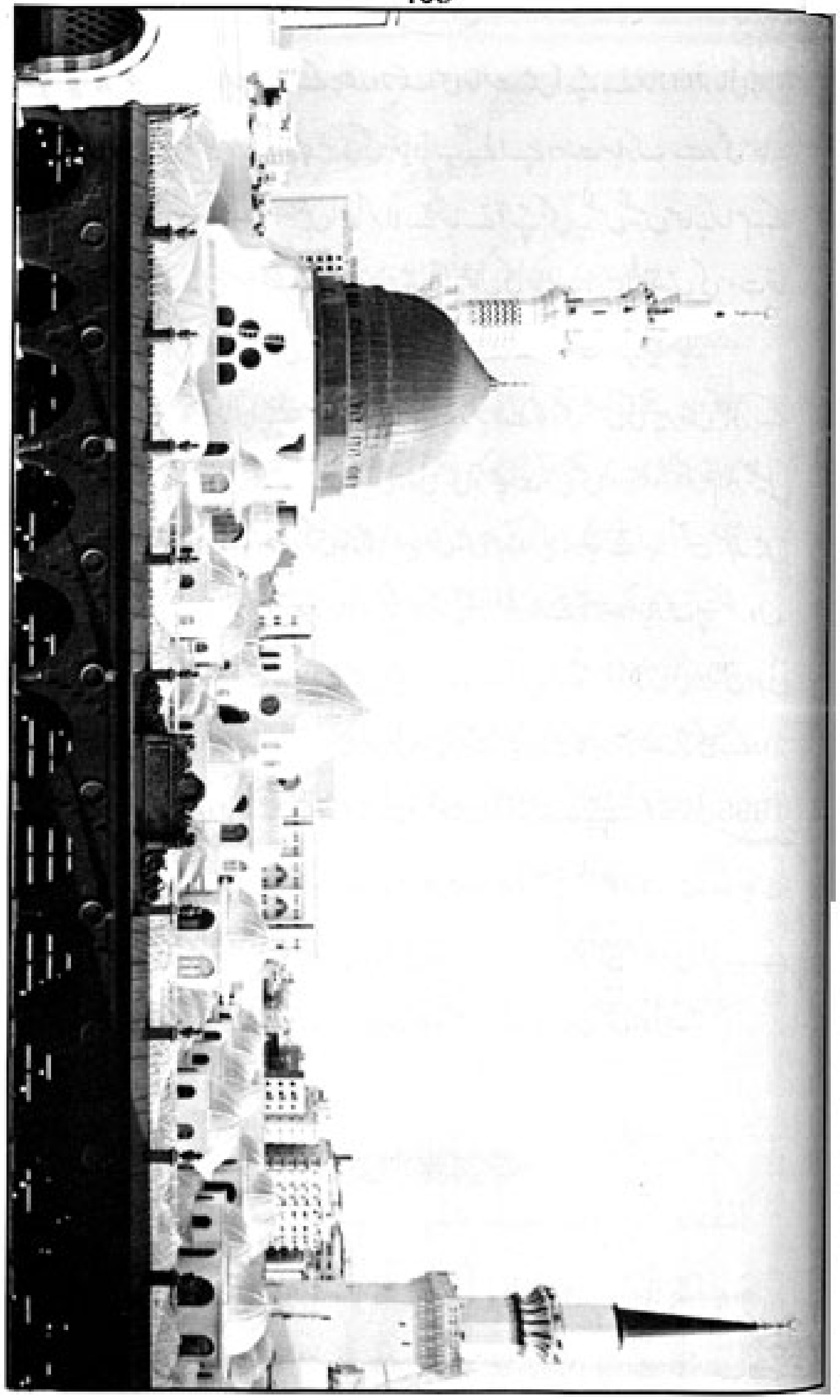

مدینہ کے متبرک مقامات

مسجدِ نبویؐ

حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے ''میری مسجد میں ایک نماز پڑھنا دوسری مسجدوں میں ایک ہزار نمازیں پڑھنے سے افضل ہے سوائے مسجد حرام کے کہ وہاں نماز پڑھنا میری مسجد میں سو نمازیں پڑھنے سے افضل ہے'' سرکار دو عالم مکہ مکرمہ سے ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف لائے تو مسلمانوں کی اجتماعی عبادت کیلئے ایک مرکز کی ضرورت محسوس کی چنانچہ آپ نے نماز ادا کرنے کیلئے ایک مسجد کی تعمیر کیلئے حکم فرمایا حضرت ابو ایوبؓ انصاری کے مکان کے سامنے ایک ناہموار قطعہ زمین جو دراصل نخلستان تھا اور جہاں خرما خشک کر کے تمر بنایا کرتے تھے (یہ وہ جگہ تھی جہاں آپ کی اونٹنی قصویٰ نے قیام فرمایا تھا)

دو یتیم بچوں سہل اور سہیل کی ملکیت تھی بچے حضرت اسعد بن زرارہؓ کے زیر پرورش تھے حضور اکرمؐ نے ان دو یتیم بچوں سے ارشاد فرمایا کہ یہ قطعہ زمین ہمارے ہاتھ فروخت کر دو ہم چاہتے ہیں کہ یہاں مسجد کی تعمیر کی جائے بچوں نے عرض کی 'اے اللہ کے رسولؐ ہم یہ زمین بلا معاوضہ آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں، مگر اللہ کے رسولؐ راضی نہیں ہوئے اور قطعہ زمین ان سے دس دینار میں خرید لیا بھلا یہ کیونکر ممکن تھا کہ رحمت للعالمینؐ جو خود یتیمی کا تاج سر پر رکھ کر اس عالم کون و مکان میں تشریف لائے وہ یتیموں کو ان کے حقوق سے محروم کرتے چنانچہ یہ جگہ خریدنے کے بعد آپ نے حکم دیا کہ کھجور کے درخت کاٹ دیئے جائیں اور ٹیلوں کو برابر کر دیا جائے کھجور کے درخت کاٹ کر قبلہ کی سمت دیوار کی

Presented by www.ziaraat.com

کی طرح کھڑے کردیے گے چند روز تک اسی حالت میں آپؐ نے نماز ادا فرمائی پھر اس کی تعمیر کا انتظام فرمایا مسجد نبوی کی بنیاد آپؐ نے اپنے دست مبارک سے رکھی صحابہ کرام تعمیر مسجد کے لئے اینٹیں اٹھا کر لاتے جاتے آپؐ بھی بہ نفس نفیس صحابہ کرام کے ساتھ تعمیر مسجد میں مصروف رہتے ابتداء میں قبلہ شمال کی جانب بیت المقدس کی سمت تھا جب (2 ہجری) میں طویل قبلہ کا حکم آیا تو قبلہ کعبۃ اللہ کی سمت مقرر کیا گیا۔

چودہ سو سال پہلے یہ مسجد سادہ مگر پروقار عبادت گاہ تھی جس کی تعمیر میں کھجور کے پتے اور تنے استعمال ہوئے تھے بارش ہوتی تھی تو چھت ٹپکتی تھی اور حضور اکرمؐ اور جلیل القدر رفقاء اس گیلی زمین پر بھی بارگاہ ایزدی میں سجدہ ریز ہو جاتے لہذا صحن مسجد میں کنکر بچھا دیے گئے جن پر سرکار دو عالم مسجد میں آرام فرماتے تو جسد مبارک پر کنکروں کے نشانات پڑ جاتے تھے فتح خیبر 7ھ کے بعد آپ نے مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر مسجد کی از سر نو تعمیر فرمائی اس وقت مسجد نبوی کا قدیم حصہ ترکی کے دور حکومت سے تعلق رکھتا ہے لیکن مسجد نبوی کی موجودہ توسیع سے پہلے جو کہ جولائی 1995 میں مکمل ہوئی تھی سعودی عرب کے فرمانروا ملک عبدالعزیز السعود اور ان کے جانشینوں شاہ فیصل اور شاہ خالد کی کاوشوں کا نتیجہ تھی موجودہ توسیع سعودی عرب کے فرمانروا خادم الحرمین الشریفین شاہ فہد بن عبدالعزیز کے عہد میں مکمل ہوئی۔

گنبد خضراء

روضہ اقدس کے اوپر گنبد خضراء ہے جس کی زیارت کرنے کی سعادت ہر مسلمان کے دل کی تمنا اور آرزو ہے صالحی عہد میں سب سے پہلے 678ھ میں الملک المنصور قلدون نے روضہ اقدس پر ایک گنبد بنایا تھا جو نیچے سے مربع اور اوپر سے آٹھ گوشوں کا تھا جو لکڑی کے تختے اور شیشے کی پلیٹوں سے تعمیر کیا گیا تھا 886ھ میں الملک اشرف قائت بائی نے سنقر جمالی کو مسجد کی تعمیر اور مرمت کی خدمت پر مامور کیا اس تعمیر کے وقت گنبد کا رنگ سفید تھا جسے (قبة البيضا) کہا جاتا تھا 888ھ میں سلطان قائت بائی نے روضہ اقدسؐ میں پیتل کی نہایت خوبصورت جالیاں بنوائیں 1233ھ میں سلطان محمود غزنوی نے گنبد نبویؐ کو از سر نو تعمیر کرایا پہلے گنبد کا رنگ سفید تھا مگر 1255ھ میں اس گنبد پر سبز رنگ کرایا گیا اور جب سے اسے گنبد خضراء کے نام سے یاد کیا جاتا ہے یہی وہ گنبد خضراء ہے جسے عاشقانِ رسولؐ اپنے خوابوں میں دیکھتے ہیں اور قسمت والے جب وہاں پہنچ جاتے ہیں تو اس کی تجلیاں ان کے دلوں میں نور ان کی آنکھوں میں ایمان کی روشنی اور روح میں سرور پیدا کر دیتی ہیں۔

اذن دخول

ہر مومن و مسلمان کو چاہیے کہ قبر نبی یا جنت البقیع میں داخلے کے لیے اذن دخول پڑھے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ قَدْ وَقَفْتُ عَلٰی بَابٍ مِنْ اَبْوَابِ بُیُوْتِ نَبِیِّکَ صَلَوَاتُکَ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَقَدْ مَنَعْتَ النَّاسَ اَنْ یَدْخُلُوْا

Presented by www.ziaraat.com

اِلّا بِاِذْنِہٖ فَقُلْتَ یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتَ النَّبِیِّ
اِلَّا اَنْ یُّؤْذَنَ لَکُمْ اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَعْتَقِدُ حُرْمَۃَ صَاحِبِ
ہٰذَا الْمَشْہَدِ الشَّرِیْفِ فِیْ غَیْبَتِہٖ کَمَا اَعْتَقِدُہَا فِیْ
حَضْرَتِہٖ وَاَعْلَمُ اَنَّ رَسُوْلَکَ وَخُلَفَائَکَ عَلَیْہِمُ السَّلَامُ
اَحْیَاءٌ عِنْدَکَ یُرْزَقُوْنَ یَرَوْنَ مَقَامِیْ وَیَسْمَعُوْنَ کَلَامِیْ
وَیَرُدُّوْنَ سَلَامِیْ وَاَنَّکَ حَجَبْتَ عَنْ سَمْعِیْ کَلَامَہُمْ
وَفَتَحْتَ بَابَ فَہْمِیْ بِلَذِیْذِ مُنَاجَاتِہِمْ وَاِنِّیْ اَسْتَاْذِنُکَ
یَا رَبِّ اَوَّلًا وَاَسْتَاْذِنُ رَسُوْلَکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ ثَانِیًا
وَاَسْتَاْذِنُ خَلِیْفَتَکَ الْاِمَامَ الْمَفْرُوْضَ عَلَیَّ طَاعَتُہٗ فُلَانَ
بْنَ فُلَانٍ

فلان بن فلان کی جگہ اس امام کا نام لے جس کی زیارت پڑھ رہا ہے۔ اسی طرح ان کے والد کا نام بھی لے۔ مثلاً اگر امام حسینؑ کی زیارت پڑھے تو کہے الحسینؑ بن علیؑ اور اگر امام رضاؑ کی زیارت پڑھے تو کہے علیؑ ابن موسیٰ الرضاؑ اسی طرح باقی آئمہ کیلئے بھی کہے اور اس کے بعد کہے۔

وَالْمَلَائِکَۃَ الْمُوَکَّلِیْنَ بِہٰذِہِ الْبُقْعَۃِ الْمُبَارَکَۃِ ثَالِثًا ءَاَدْخُلُ یَا
رَسُوْلَ اللّٰہِ ءَاَدْخُلُ یَا حُجَّۃَ اللّٰہِ ءَاَدْخُلُ یَا مَلَائِکَۃَ اللّٰہِ
الْمُقَرَّبِیْنَ الْمُقِیْمِیْنَ فِیْ ہٰذَا الْمَشْہَدِ فَاْذَنْ لِیْ یَا مَوْلَایَ فِی
الدُّخُوْلِ اَفْضَلَ مَا اَذِنْتَ لِاَحَدٍ مِنْ اَوْلِیَائِکَ فَاِنْ لَمْ اَکُنْ
اَہْلًا لِذٰلِکَ فَاَنْتَ اَہْلٌ لِذٰلِکَ ” اس کے بعد حرم کے دروازے کا

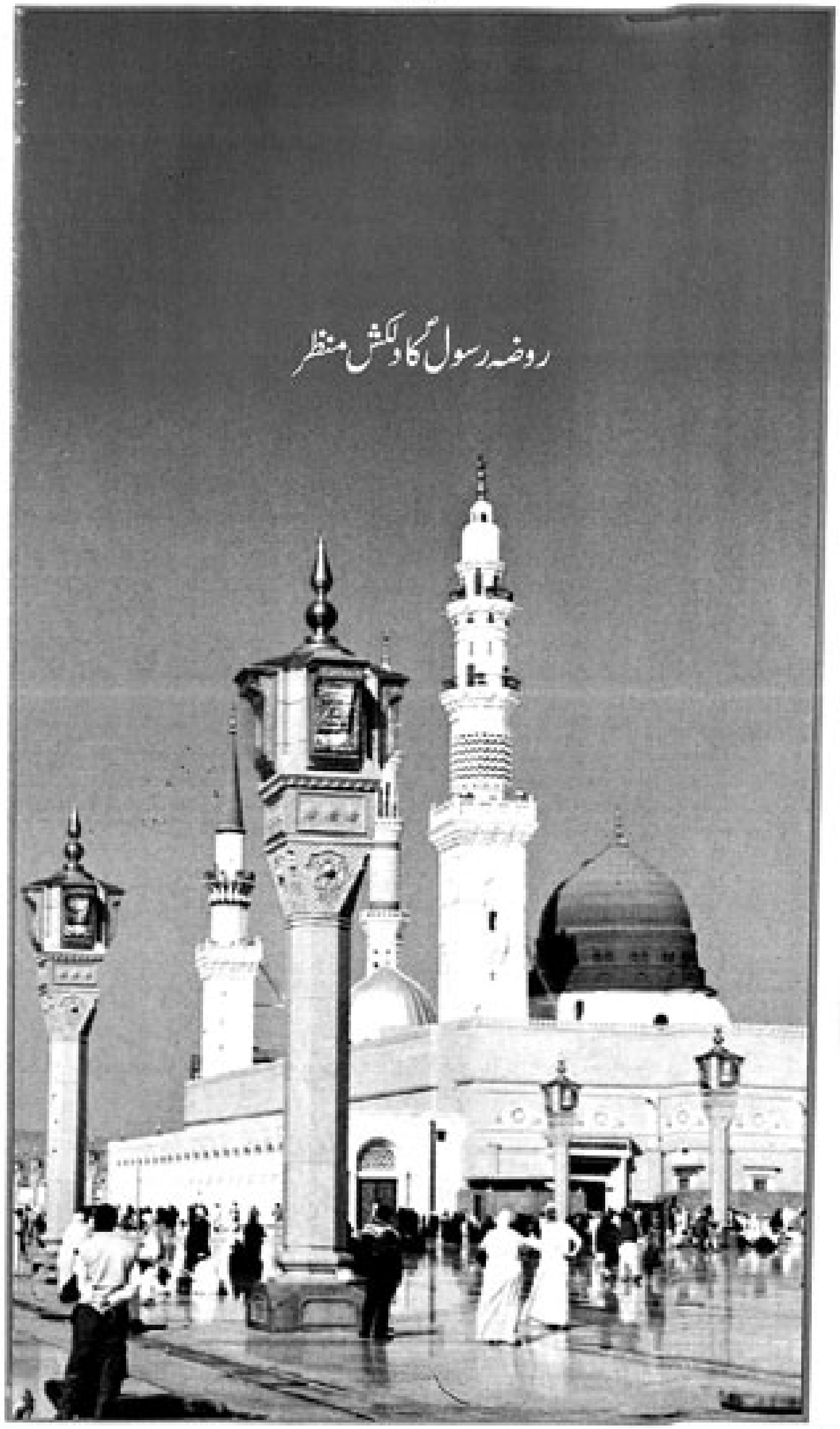

Presented by www.ziaraat.com

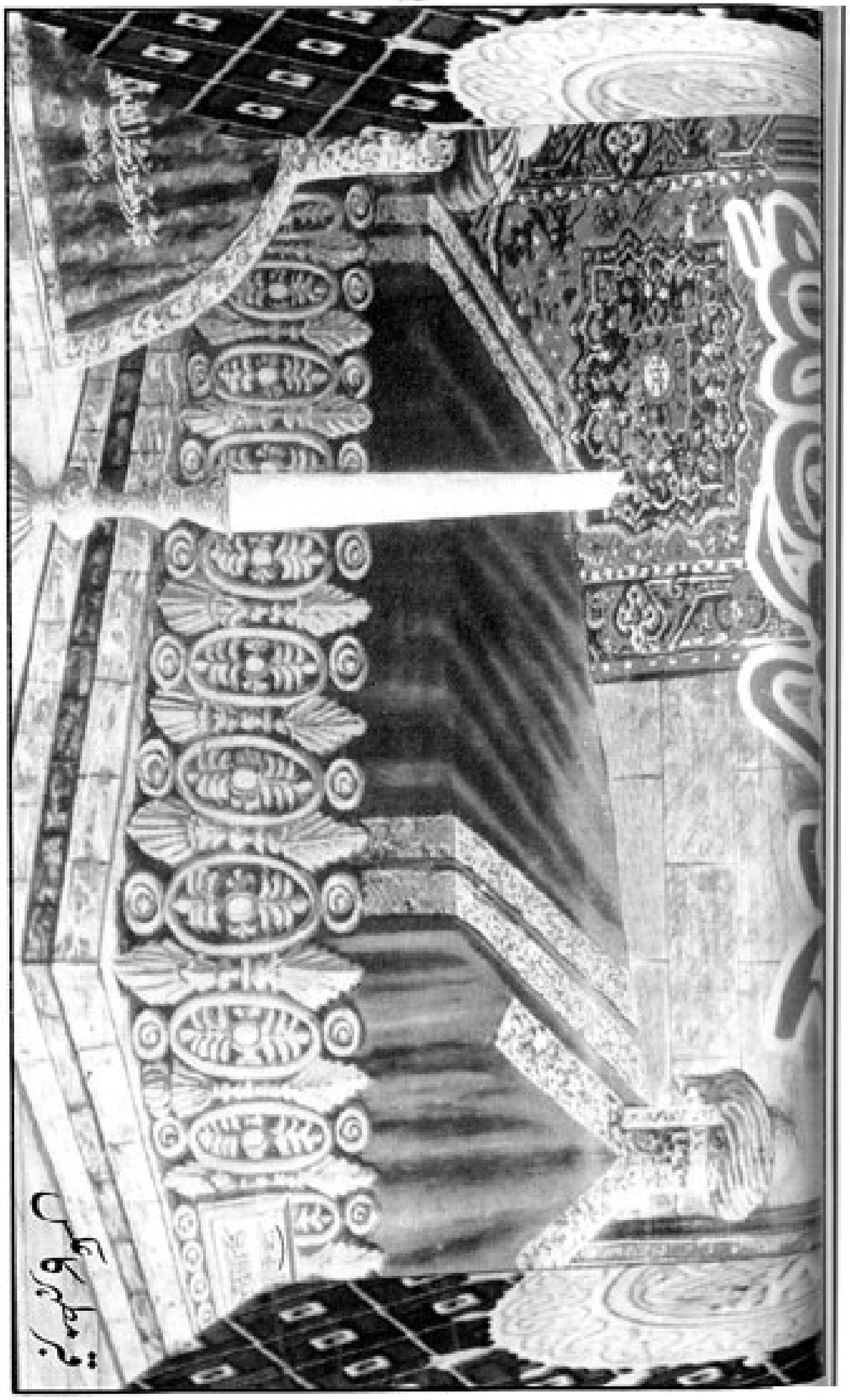

بوسہ لے اور داخل ہو جائے اور کہے بِسْمِ اللّٰہِ وَفِی سَبِیْلِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ

رسول اکرمؐ کی زیارت

جب مدینہ رسول جائے تو پہلے غسل زیارت کرے۔ اذن باریابی کی دعا پڑھے اور باب جبرائیل سے اندر جائے۔ پہلے دایاں پاؤں اندر رکھے اور سو مرتبہ اللہ اکبر کہے اور دو رکعت نماز تحیہ بجالائے۔ حجرہ شریف کے پاس جائے اور وہاں کھڑے ہو کر کہے:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَانَبِیَّ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِاللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ اَشْھَدُ اَنَّکَ قَدْ بَلَّغْتَ الرِّسَالَۃَ وَاَقَمْتَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتَیْتَ الزَّکٰوۃَ اَمَرْتَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَھَیْتَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَعَبَدْتَ اللّٰہَ مُخْلِصًا حَتّٰی اَتٰکَ الْیَقِیْنُ فَصَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْکَ وَرَحْمَتُہٗ وَعَلٰی اَھْلِ بَیْتِکَ الطَّاھِرِیْنَ

پھر اس ستون کے پاس رو بقبلہ کھڑا ہو جائے جو قبر کی دائیں جانب ہے اس طرح زائر کے بائیں بازوں کی طرف قبر اور دائیں بازوں کی طرف منبر ہوگا اس کے بعد کہے۔

اَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ

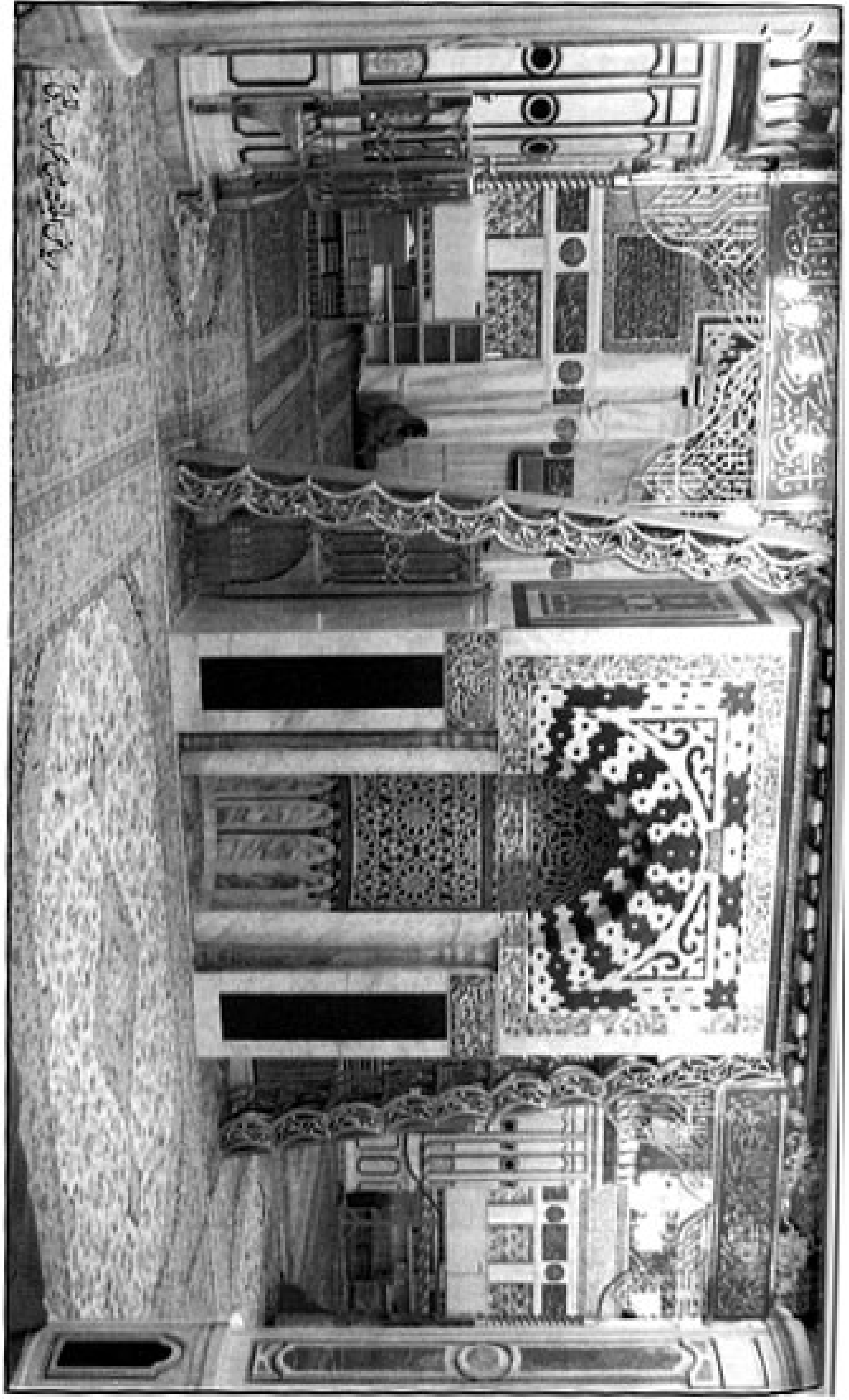

مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ وَاَنَّكَ
مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ رِسَالَاتِ رَبِّكَ
وَنَصَحْتَ لِاُمَّتِكَ وَجَاهَدْتَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَعَبَدْتَ
اللّٰهَ حَتّٰى اَتٰكَ الْيَقِيْنُ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ
وَاَدَّيْتَ الَّذِىْ عَلَيْكَ مِنَ الْحَقِّ وَاَنَّكَ قَدْ رَؤُفْتَ
بِالْمُؤْمِنِيْنَ وَغَلُظْتَ عَلَى الْكَافِرِيْنَ فَبَلَّغَ اللّٰهُ بِكَ
اَفْضَلَ شَرَفِ مَحَلِّ الْمُكَرَّمِيْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِى اسْتَنْقَذَنَا
بِكَ مِنَ الشِّرْكِ وَالضَّلَالَةِ اَللّٰهُمَّ فَاجْعَلْ صَلَوَاتِكَ
وَصَلَوَاتِ مَلَائِكَتِكَ الْمُقَرَّبِيْنَ وَاَنْبِيَائِكَ الْمُرْسَلِيْنَ
وَعِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ وَاَهْلَ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرَضِيْنَ وَمَنْ
سَبَّحَ لَكَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ عَلٰى
مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَنَبِيِّكَ وَاَمِيْنِكَ وَنَجِيِّكَ
وَحَبِيْبِكَ وَصَفِيِّكَ وَخَاصَّتِكَ وَصَفْوَتِكَ وَخِيَرَتِكَ
مِنْ خَلْقِكَ اَللّٰهُمَّ اَعْطِهِ الدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَاٰتِهِ الْوَسِيْلَةَ
مِنَ الْجَنَّةِ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُوْدًا يَغْبِطُهُ بِهِ الْاَوَّلُوْنَ
وَالْاٰخِرُوْنَ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ
جَاءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوْا

Presented by www.ziaraat.com

اَللّٰہَ تَوَّابًا رَحِیْمًا وَاِنِّیْ اَتَیْتُکَ مُسْتَغْفِرًا تَائِبًا مِنْ ذُنُوْبِیْ وَاِنِّیْ اَتَوَجَّہُ بِکَ اِلَی اللّٰہِ رَبِّیْ وَرَبِّکَ لِیَغْفِرَ لِیْ ذُنُوْبِیْ اس کے بعد اپنی حاجت طلب کریں انشاء اللہ پوری ہو گی

زیارت حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا

یہ صحیح معلوم نہیں ہے کہ آپ کی قبر کہاں ہے بعض کہتے ہیں کہ آپ اپنے گھر میں مرقد رسولؐ کے کنارے دفن ہوئی ہیں کچھ لوگوں کا نظریہ ہے کہ آپ بقیع میں قبر آئمہ کے پاس مدفون ہیں لیکن ہمارے علماء کرام کا نظریہ ہے کہ حضرت فاطمہ کی زیارت قبر رسول کے کنارے روضہ میں پڑھنی چاہیے بہتر یہ ہے کہ دونوں جگہ آپ کی زیارت پڑھی جائے

حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی زیارت

جب آپ ان جگہوں میں سے کسی ایک جگہ پر کھڑے ہوں تو رسولؐ کے پارہ تن معصومہ عالم کو مخاطب کر کے کہیں:۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا بِنْتَ خَلِیْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا بِنْتَ نَبِیِّ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا بِنْتَ حَبِیْبِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا بِنْتَ صَفِیِّ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا بِنْتَ اَمِیْنِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا بِنْتَ خَیْرِ خَلْقِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا بِنْتَ اَفْضَلِ اَنْبِیَاءِ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَمَلَائِکَتِہٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا بِنْتَ خَیْرِ الْبَرِیَّۃِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا سَیِّدَۃَ نِسَاءِ الْعَالَمِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا زَوْجَۃَ وَلِیِّ اللّٰہِ وَخَیْرِ الْخَلْقِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ

یَا اُمَّ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ سَیِّدَیْ شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ اَیَّتُھَا الشَّھِیْدَۃُ الصِّدِّیْقَۃُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ اَیَّتُھَا الرَّضِیَّۃُ الْمَرْضِیَّۃُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ اَیَّتُھَا الْفَاضِلَۃُ الزَّکِیَّۃُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ اَیَّتُھَا الْحَوْرِیَّۃُ الْاِنْسِیَّۃُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا فَاطِمَۃَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ وَ عَلٰی بَعْلِکِ وَ بَنِیْکِ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

اصحاب صفہ

صفہ سائبان اور سایہ دار جگہ کو کہا جاتا ہے۔ قدیم مسجد نبویؐ کے شمال مشرقی کنارے مسجد سے ملا ہوا ایک چبوترہ تھا یہ جگہ اس وقت باب جبرائیل سے داخل ہوتے وقت مقصورہ شریف کے شمال میں محراب تہجد کے بالکل سامنے (2) دوفٹ اونچے پیتل کے کٹہرے میں گھری ہوئی ہے یہ رسول پاک کے ان اصحاب باوفا کے رہنے کی جگہ تھی جن کے پاس کوئی گھر نہ تھا ان کی تعداد ستر (70) تھی یہ لوگ دن رات تزکیہ نفس اور کتاب وحکمت کی تعلیم کے حصول کی خاطر فیضان نبویؐ سے فیض یاب ہونے کیلئے خدمت نبوی میں حاضر رہتے تھے یہ لوگ دین کی دولت سے مالا مال تھے مگر دنیاوی زندگی غربت وافلاس سے پر تھی۔

ریاض الجنۃ

مسجد نبویؐ میں جب آپ باب جبرائیل سے داخل ہوں گے تو آپ کے بائیں ہاتھ پر ایک حجرہ نظر آئے گا یہ حضرت بی بی فاطمۃ الزہرہؑ کا گھر تھا جب آپ اس کے سامنے

Presented by www.ziaraat.com

سے گذر جائیں تو فوراً بعد بائیں ہاتھ پر مسجد نبویؐ کا جو حصہ ہے یہ ریاض الجنۃ ہے، یعنی منبر رسولؐ اور قبر شریف کے درمیان کا حصہ ریاض الجنۃ کہلاتا ہے اس مقام کی نسبت حدیث میں آیا ہے "جو جگہ میرے گھر اور منبر کے درمیان ہے وہ جنت کے باغوں میں سے ایک ہے' یعنی یہ جگہ حقیقت میں جنت کا ایک ٹکڑا ہے جو اس دنیا میں منتقل کیا گیا ہے اور قیامت کے دن یہ ٹکڑا جنت میں چلا جائے گا، اسی ریاض الجنۃ میں حضور سرور کونین کا مصلیٰ بھی ہے جہاں آپ کھڑے ہو کر امامت فرمایا کرتے تھے اس جگہ آج ایک خوبصورت محراب بنی ہوئی ہے جو محراب نبوی کہلاتی ہے ریاض الجنۃ میں سات ستون ہیں جنھیں سفید سنگ مرمر کے کام اور سنہری مینا کاری سے باقی ستونوں سے نمایاں کیا گیا ہے یہ مندرجہ ذیل ستون ہیں۔

ا۔ستونِ حنّانہ:

یہ محراب النبی ﷺ کے قریب ہے۔ حضور اقدسؐ اس ستون کے پاس کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے۔ یہیں وہ کھجور کا درخت دفن ہے جو لکڑی کا منبر بن جانے کے بعد آپؐ کے فراق میں بچوں کی طرح رویا تھا۔

2 ستون عائشہ:

ایک مرتبہ حضور اقدسؐ نے ارشاد فرمایا کہ "میری مسجد میں ایک ایسی جگہ ہے کہ اگر لوگوں کو وہاں نماز پڑھنے کی فضیلت کا علم ہو جائے تو وہ قرعہ اندازی کرنے لگیں چونکہ اس جگہ کی نشاندہی عائشہ نے کی تھی اس لیے اب وہاں ستون بنا دیا گیا ہے جو ستون عائشہ کہلاتا ہے۔

محراب نبوی

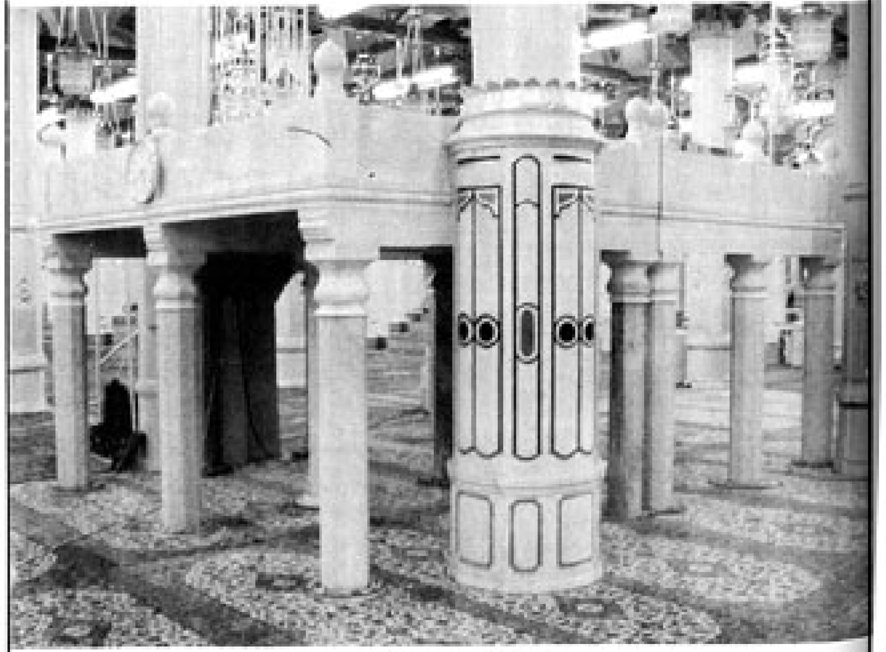

چبوترہ موذن

Presented by www.ziaraat.com

3 ستون ابولبابہ رضؓ:

ایک صحابی حضرت ابولبابہ کا قصور اس جگہ معاف ہوا تھا۔ انہوں نے اپنے آپ کو اس کے ساتھ باندھ لیا تھا۔

4 ستون وفود:

اس جگہ نبی اکرم ﷺ باہر سے آنے والے وفود سے ملاقات فرماتے تھے

5 ستون سریر:

اس جگہ نبی اکرم ﷺ اعتکاف فرماتے تھے اور رات کو یہیں آپؐ کیلئے بستر بچھا دیا جاتا تھا

6 ستون حرس:

اس مقام پر حضرت علیؑ اکثر نماز پڑھا کرتے تھے اور اسی جگہ بیٹھ کر سرکار دو عالمؐ کی پاسبانی کیا کرتے تھے اس کو ستون علیؑ بھی کہتے ہیں۔

7 ستون تہجد

نبی پاک ﷺ اس جگہ تہجد کی نماز ادا فرمایا کرتے تھے یہ تمام ستون مسجد کے اس حصہ میں ہیں جو حضور اقدسؐ کے زمانے میں تھی ان کے پاس جا کر دعا کیجیے اور جب بھی موقع ملے ان کے پاس سنن ونوافل ادا کیجیے یہ وہ متبرک مقامات ہیں جہاں نبی کریم ﷺ کی نگاہ کرم پڑ چکی ہے۔

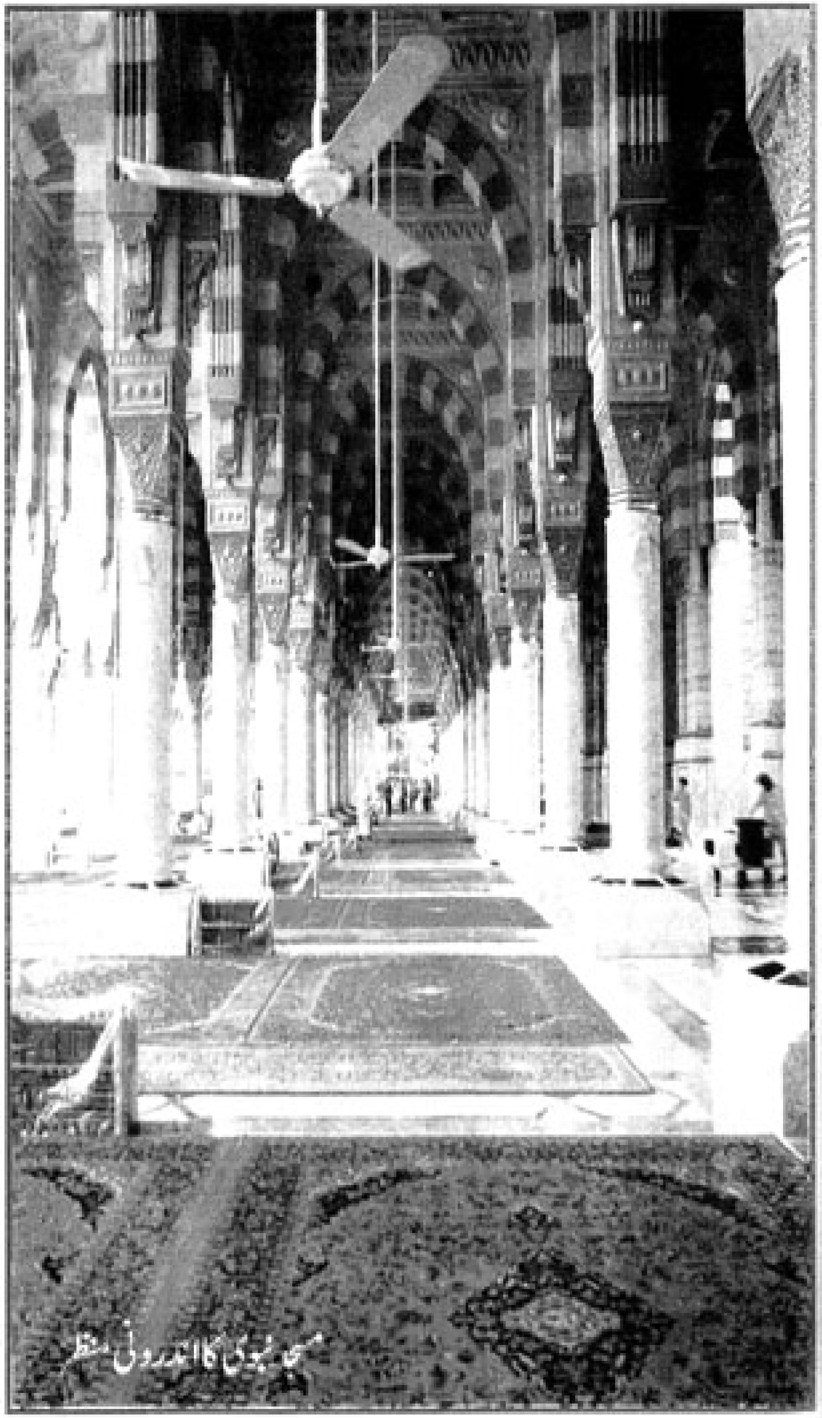

مسجد نبوی کا اندرونی منظر

Presented by www.ziaraat.com

محراب مسجد نبوی کے شمال مغرب میں حضرت بلال مؤذن محبوب خدا کا گلدستہ اذان ہے

مقام جبرائیلؑ

مسجد کے جنوب مشرقی کونے میں مقام نزول وحی یعنی مقام جبرائیلؑ واقعہ ہے

محراب

رسول اکرم ﷺ اور آپ کے بعد مسجد نبوی میں محراب نہیں تھی عمر بن عبد العزیز کے زمانہ میں رسول ﷺ کے مصلی کی جگہ محراب بنائی گئی جو اب محراب النبیؐ سے مشہور ہے

منبر نبوی:

گلدستہ اذان سے پندرہ فٹ کے فاصلے پر وہ منبر ہے جس پر سرور دو عالمؐ خطبات دیا کرتے تھے اس منبر کو 5 ہجری میں بنایا گیا اس کے تین زینے تھے آپ حضورؐ اس کے تیسرے زینے پر تشریف فرما ہوتے اور لوگوں سے خطاب کرتے تھے۔

حجرہ حضرت فاطمۃ الزہراءؑ۔

اگر ہم روضہ رسولؐ میں باب جبرائیل سے داخل ہوں تو روضہ مقدسہ کے شمالی طرف دائیں ہاتھ والی پہلی دو جالیوں والا حصہ حجرہ عبادت حضرت فاطمۃ الزہراؑ ہے یہ حجرہ اب روضہ نبویؐ سے اس شکل میں ملایا گیا ہے کہ بالکل روضہ کا حصہ معلوم ہوتا ہے۔

بیوت آل اطہار (علیہم السلام)

روضہ اقدس سے مشرق کی طرف تقریباً تین ایکڑ زمین اور مغرب میں نو ایکڑ زمین تقریباً نصف مربع زمین کے رقبے میں اہل بیتؑ کے گھر تھے جو حکومت نے مسمار کر دیے ہیں بعد دوپہر روضہ مبارک کا سایہ مشرق کی طرف حضرت امام حسینؑ کے گھروں پر آتا تھا اب یہاں پر لائبریری بنا دی گئی ہے۔

جنت البقیع

مدینہ کے پرانے قبرستان میں سے ایک ہے عظمت کے لحاظ سے یہ تمام قبرستانوں سے اشرف ترین قبرستان ہے اس میں مندرجہ ذیل ہستیوں کی قبور مبارکہ ہیں۔

(1) حضرت فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(2) حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام

(3) حضرت امام زین العابدین علیہ السلام

(4) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام

(5) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام

(6) حضرت فاطمہ بنت اسد والدہ گرامی حضرت علی علیہ السلام

(7) حضرت حلیمہ سعدیہ

(8) حضرت ام البنینؑ والدہ حضرت عباس علمدار علیہ السلام

(9) حضرت عباسؓ ابن عبد المطلب علیہ السلام

(10) حضرت ابراہیم فرزند رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(11) حضرت رسول پاکؐ کی پھوپھیاں حضرت صفیہ اور حضرت عاتکہ

(12) حضرت عبداللہ فرزند جعفر طیار اور حضرت عقیل ابن ابی طالب اور حضرت اسمعیل فرزند امام جعفر صادقؑ شہدا احد امہات المومنین اور دیگر اصحاب و مومنین دفن ہیں

Presented by www.ziaraat.com

زیارت آئمہ البقیع علیہم السلام

جب ان حضرات کی زیارت کا قصد کرے تو پہلے ان آداب کو جو کہ آداب زیارت میں بیان ہوئے (جیسے غسل طہارت پاک وصاف لباس پہننا خوشبو لگانا اور اذن باریابی وغیرہ) ہیں اذن باریابی کے کلمات اسطرح بیان کرے:

یَا مَوَالِیَّ یَا اَبْنَاءَ رَسُوْلِ اللّٰہِ عَبْدُکُمْ وَابْنُ اَمَتِکُمُ الذَّلِیْلُ بَیْنَ اَیْدِیْکُمْ وَالْمُضْعَفُ فِیْ عُلُوِّ قَدْرِکُمْ وَالْمُعْتَرِفُ بِحَقِّکُمْ جَاءَکُمْ مُسْتَجِیْرًا بِکُمْ قَاصِدًا اِلَیٰ حَرَمِکُمْ مُتَقَرِّبًا اِلٰی مَقَامِکُمْ مُتَوَسِّلاً اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی بِکُمْ ءَاَدْخُلُ یَا مَوَالِیَّ ءَاَدْخُلُ یَا اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ ءَاَدْخُلُ یَا مَلَائِکَۃَ اللّٰہِ الْمُحْدِقِیْنَ بِھٰذَا الْحَرَمِ الْمُقِیْمِیْنَ بِھٰذَا الْمَشْھَدِ "

زیارت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَابْنَ نَبِیِّ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَابْنَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَابْنَ فَاطِمَۃَ الزَّھْرَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَابْنَ خَدِیْجَۃَ الْکُبْرٰی اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا صَفْوَۃَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَمِیْنَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا حُجَّۃَ اللّٰہِ

Presented by www.ziaraat.com

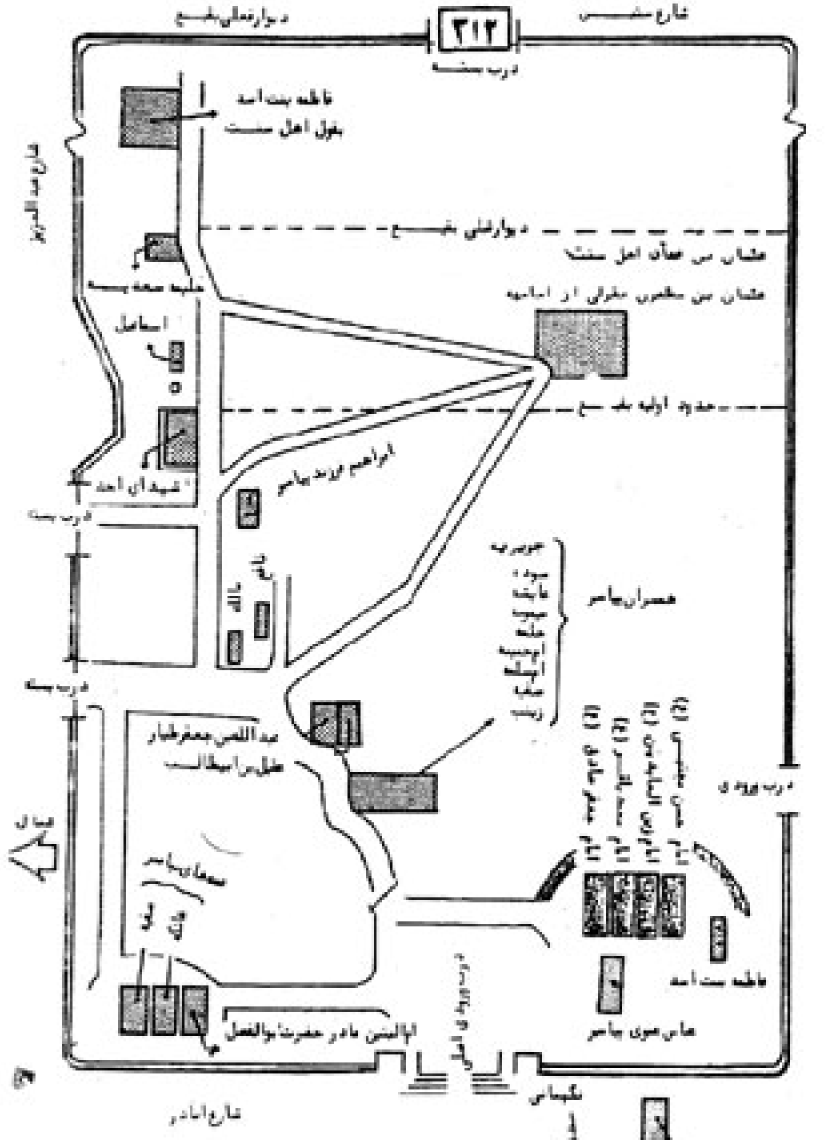

نقشہ قبرستان بقیع

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا نُوْرَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا صِرَاطَ اللّٰهِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا لِسَانَ حِكْمَةِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا نَاصِرَ
دِيْنِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَيُّهَا السَّيِّدُ الزَّكِيُّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ
اَيُّهَا الْعَالِمُ بِالتَّنْزِيْلِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَيُّهَا الْهَادِي الْمَهْدِيُّ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَيُّهَا الطَّاهِرُ الزَّكِيُّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَيُّهَا
الصِّدِّيْقُ الشَّهِيْدُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَيُّهَا الْحَقُّ الْحَقِيْقُ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا مَوْلَايَ يَا اَبَا مُحَمَّدِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ
وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

زیارت امام زین العابدین علیہ السلام

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا زَيْنَ الْعَابِدِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا زَيْنَ
الْمُتَهَجِّدِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اِمَامَ الْمُتَّقِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ
يَا وَلِيَّ الْمُسْلِمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا قُرَّةَ عَيْنِ النَّاظِرِيْنَ
الْعَارِفِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا وَصِيَّ الْوَصِيِّيْنَ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكُمْ يَا خَازِنَ وَصَايَا الْمُرْسَلِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا ضَوْءَ
الْمُسْتَوْحِشِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا نُوْرَ الْمُجْتَهِدِيْنَ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكُمْ يَا سِرَاجَ الْمُرْتَاضِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا ذَخِيْرَةَ
الْمُتَعَبِّدِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا مِصْبَاحَ الْعَالَمِيْنَ

Presented by www.ziaraat.com

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا سَفِيْنَةَ الْعِلْمِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا سَكِيْنَةَ
الْحِلْمِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا مِيْزَانَ الْقِصَاصِ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكُمْ يَا سَفِيْنَةَ الْخَلَاصِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا بَحْرَ النَّدٰى
اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا بَدْرَ الدُّجٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَيُّهَا الْاَوَّاهُ
الْحَلِيْمُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَيُّهَا الصَّابِرُ الْحَكِيْمُ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا رَئِيْسَ الْبَكَّائِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا
مِصْبَاحَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا مَوْلَایَ يَا اَبَا
مُحَمَّدٍ اَشْهَدُ اَنَّکَ حُجَّةُ اللّٰهِ وَابْنُ حُجَّتِهٖ وَاَبُوْ حُجَجِهٖ
وَابْنُ اَمِيْنِهٖ وَابْنُ اُمَنَاۗئِهٖ وَاَنَّکَ نَاصَحْتَ فِیْ عِبَادَةِ
رَبِّکَ وَسَارَعْتَ فِيْ مَرْضَاتِهٖ وَخَيَّبْتَ اَعْدَاۗءَهٗ وَسَرَرْتَ
اَوْلِيَاۗءَهٗ اَشْهَدُ اَنَّکَ قَدْ عَبَدْتَّ اللّٰهَ حَقَّ عِبَادَتِهٖ
وَتَقِيَّتَهٗ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَاَطَعْتَهٗ حَقَّ طَاعَتِهٖ حَتّٰى اَتَاکَ
الْيَقِيْنُ فَعَلَيْکَ يَا مَوْلَايَ يَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَفْضَلَ
التَّحِيَّةِ وَالسَّلَامُ عَلَيْکَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ

زیارت امام محمد باقر علیہ السلام

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَيُّهَا الْبَاقِرُ بِعِلْمِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ

اَيُّهَا الْفَاحِصُ عَنْ دِيْنِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَيُّهَا الْمُبَيِّنُ
لِحُكْمِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَيُّهَا الْقَائِمُ بِقِسْطِ اللّٰهِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَيُّهَا النَّاصِحُ لِعِبَادِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ
اَيُّهَا الدَّاعِیْ اِلَی اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَيُّهَا الدَّلِيْلُ عَلَى
اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَيُّهَا الْحَبْلُ الْمَتِيْنُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ
اَيُّهَا الْفَضْلُ الْمُبِيْنُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَيُّهَا النُّوْرُ السَّاطِعُ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَيُّهَا الْبَدْرُ اللَّامِعُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَيُّهَا
الْحَقُّ الْاَبْلَجُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَيُّهَا السِّرَاجُ الْاَسْرَجُ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَيُّهَا النَّجْمُ الْاَزْهَرُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَيُّهَا
الْكَوْكَبُ الْاَبْهَرُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَيُّهَا الْمُنَزَّهُ عَنِ
الْمُعْضِلَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَيُّهَا الْمَعْصُوْمُ مِنَ الزَّلَّاتِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَيُّهَا الزَّكِیُّ فِی الْحَسَبِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ
اَيُّهَا الرَّفِيْعُ فِی النَّسَبِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَيُّهَا الْقَصْرُ
الْمَشِيْدُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ اَجْمَعِيْنَ
اَشْهَدُ يَا مَوْلَایَ اَنَّکَ قَدْ صَدَعْتَ بِالْحَقِّ صَدْعًا وَبَقَرْتَ
الْعِلْمَ بَقْرًا وَنَشَرْتَهٗ نَشْرًا لَمْ تَاْخُذْکَ فِی اللّٰهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ

Presented by www.ziaraat.com

وَكُنتَ لِدِينِ اللّٰهِ مُكَاتِماً وَقَضَيتَ مَا كَانَ عَلَيكَ
وَاَخرَجتَ اَولِيَائِكَ مِن وَلَايَةِ غَيرِ اللّٰهِ اِلیٰ وَلَایَةِ اللّٰهِ
وَاَمَرتَ بِطَاعَةِ اللّٰهِ وَنَهَيتَ عَن مَعصِيَةِ اللّٰهِ حَتّٰی
قَبَضَكَ اللّٰهُ اِلیٰ رِضوَانِهٖ وَذَهَبَ بِكَ اِلیٰ دَارِ
كَرَامَتِهٖ وَاِلیٰ مَسَاكِنِ اَصفِيَائِهٖ وَمُجَاوَرَةِ اَولِيَائِهٖ
اَلسَّلَامُ عَلَيكُم وَرَحمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

زیارت امام جعفر صادق علیہ السلام

اَلسَّلَامُ عَلَيكُم اَيُّهَا الاِمَامُ الصَّادِقُ اَلسَّلَامُ عَلَيكُم اَيُّهَا
الوَصِيُّ النَّاطِقُ اَلسَّلَامُ عَلَيكُم اَيُّهَا الفَائِقُ الرَّائِقُ اَلسَّلَامُ
عَلَيكُم اَيُّهَا السَّنَامُ الاَعظَمُ اَلسَّلَامُ عَلَيكُم اَيُّهَا الصِّرَاطُ
الاَقوَمُ اَلسَّلَامُ عَلَيكُم يَا مِصبَاحَ الظُّلُمَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَيكُم
يَا دَافِعَ المُعضَلَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَيكُم يَا مِفتَاحَ الخَيرَاتِ اَلسَّلَامُ
عَلَيكُم يَا مَعدِنَ البَرَكَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَيكُم يَا صَاحِبَ الحُجَجِ
وَالدَّلَالَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَيكُم يَا صَاحِبَ البَرَاهِينِ الوَاضِحَاتِ
اَلسَّلَامُ عَلَيكُم يَا نَاصِرَ دِينِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيكُم يَا نَاشِرَ حُكمِ
اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيكُم يَا فَاصِلَ الخِطَابَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَيكُم
يَا كَاشِفَ الكُرُبَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَيكُم يَا عَمِيدَ الصَّادِقِينَ

اَلسَّلَامُ عَلَيكُم يَا لِسَانَ النَّاطِقِينَ اَلسَّلَامُ عَلَيكُم يَا خَلَفَ
الخَائِفِينَ اَلسَّلَامُ عَلَيكُم يَا زَعِيمَ الصَّادِقِينَ الصَّالِحِينَ
اَلسَّلَامُ عَلَيكُم يَا سَيِّدَ المُسلِمِينَ اَلسَّلَامُ عَلَيكُم يَا هَادِيَ
المُضِلِّينَ اَلسَّلَامُ عَلَيكُم يَا سَكَنَ الطَّائِعِينَ اَشهَدُ يَا مَولَایَ
اَنَّكَ عَلَی الهُدیٰ وَالعُروَةِ الوُثقیٰ وَشَمسِ الضُّحیٰ
وَبَحرِ النَّدیٰ وَكَهفِ الوَریٰ وَالمَثَلِ الاَعلیٰ صَلَّی اللّٰهُ عَلیٰ
رُوحِكَ وَبَدَنِكَ وَالسَّلَامُ عَلَيكَ وَرَحمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

زیارت عباس بن عبد المطلب

اَلسَّلَامُ عَلَيكُم يَا سَيِّدَنَا يَا عَبَّاسُ يَا عَمَّ رَسُولِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ
عَلَيكُم يَا عَمَّ نَبِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيكُم يَا عَمَّ حَبِيبِ اللّٰهِ
اَلسَّلَامُ عَلَيكُم يَا عَمَّ المُصطَفیٰ اَلسَّلَامُ عَلَيكُم يَا سَيِّدَنَا
الاِمَامُ الحَسَنُ المُجتَبیٰ اَلسَّلَامُ عَلَيكُم يَا سَيِّدَنَا الاِمَامَ
زَينَ العَابِدِينَ اَلسَّلَامُ عَلَيكُم يَا سَيِّدَنَا الاِمَامَ البَاقِرَ اَلسَّلَامُ
عَلَيكُم يَا سَيِّدَنَا الاِمَامَ جَعفَرَ الصَّادِقَ اَلسَّلَامُ عَلَيكُم يَا
اَهلَ بَيتِ النُّبُوَّةِ وَمَعدِنَ الرِّسَالَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنكُم وَاَرضَا
كُم اَحسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ الجَنَّةَ مَثوٰكُم وَمَحَلَّكُم وَمَأوٰكُم
اَلسَّلَامُ عَلَيكُم وَرَحمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

Presented by www.ziaraat.com

زیارت فاطمہ بنت اسد

والدہ محترمہ حضرت علیؑ

اَلسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ
عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ
الْاَوَّلِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْاٰخِرِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنْ
بَعَثَہُ اللّٰہُ رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ
اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلٰی فَاطِمَۃَ بِنْتِ اَسَدِ الْھَاشِمِیَّۃِ
اَلسَّلَامُ عَلٰی اَیَّتُھَا الصِّدِّیْقَۃُ الْمَرْضِیَّۃُ اَلسَّلَامُ عَلٰی اَیَّتُھَا
التَّقِیَّۃُ النَّقِیَّۃُ اَلسَّلَامُ عَلٰی اَیَّتُھَا الْکَرِیْمَۃُ الرَّضِیَّۃُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ
یَا کَافِلَۃَ مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا وَالِدَۃَ سَیِّدِ
الْوَصِیِّیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا مَنْ ظَھَرَتْ شَفَقَتُھَا عَلٰی رَسُوْلِ
اللّٰہِ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا مَنْ تَرْبِیَتُھَا لِوَلِیِّ اللّٰہِ الْاَمِیْنِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ وَعَلٰی رُوْحِکِ وَبَدَنِکِ الطَّاھِرِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ
وَعَلٰی وَلَدِکِ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

زیارت ازواج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُنَّ یَا زَوْجَاتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُنَّ
یَا زَوْجَاتِ نَبِیِّ اللّٰہِ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ
وَبَرَکَاتُہٗ اَللّٰھُمَّ ارْضَ عَنْھُنَّ وَارْفَعْ دَرَجَاتِھِنَّ وَاَکْرِمْ

مَقَامَھُنَّ وَاجْزِلْ ثَوَابَھُنَّ اٰمِیْنَ یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ

زیارت جناب عقیلؑ و جناب عبداللہ بن جعفر طیار

حضرت عقیلؑ و حضرت جعفر طیار دونوں حضرت علیؑ بن ابی طالبؑ کے بھائی ہیں۔ عبداللہ بن جعفر طیار جناب زینبؑ کے شوہر ہیں۔ عقیلؑ و عبداللہ بن جعفر کی قبریں بقیع میں ہیں۔ ان دونوں بزرگوں کی زیارت اس طرح پڑھے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَنَا یَا عَقِیْلَ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ اَلسَّلَامُ
عَلَیْکَ یَا ابْنَ عَمِّ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بْنَ عَمِّ نَبِیِّ
اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ عَمِّ حَبِیْبِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ
یَا ابْنَ عَمِّ الْمُصْطَفٰی اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَخَا عَلِیٍّ الْمُرْتَضٰی
اَلسَّلَامُ عَلٰی عَبْدِ اللّٰہِ بْنَ جَعْفَرِ الطَّیَّارِ فِی الْجِنَانِ وَ
عَلٰی مَنْ حَوْلَکُمَا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ
تَعَالٰی عَنْکُمْ وَاَرْضَاکُمْ اَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ الْجَنَّۃَ
مَنْزِلَکُمْ وَمَسْکَنَکُمْ وَمَحَلَّکُمْ وَمَاْوٰیکُمْ اَلسَّلَامُ
عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

زیارت ابراہیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ فرزند جس سے رسولؐ کو بہت محبت تھی بقیع میں دفن ہوئے قبرستان بقیع میں ان کی

Presented by www.ziaraat.com

قبر کے پاس کھڑے ہو کر اس طرح زیارت پڑھے ۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیَّتُھَا الرُّوْحُ الزَّکِیَّۃُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیَّتُھَا النَّفْسُ الشَّرِیْفَۃُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیَّتُھَا السُّلَالَۃُ الطَّاھِرَۃُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیَّتُھَا النَّسَمَۃُ الزَّاکِیَۃُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَابْنَ خَیْرِ الْوَرٰی اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بْنَ النَّبِیِّ الْمُجْتَبٰی اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بْنَ الْمَبْعُوْثِ اِلٰی کَآفَّۃِ الْوَرٰی اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَابْنَ الْبَشِیْرِ النَّذِیْرِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بْنَ السِّرَاجِ الْمُنِیْرِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بْنَ الْمُؤَیَّدِ بِالْقُرْاٰنِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بْنَ الْمُرْسَلِ اِلَی الْاِنْسِ وَالْجَآنِّ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَاحِبَ الرَّایَۃِ وَالْعَلَامَۃِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بْنَ الشَّفِیْعِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بْنَ مَنْ حَبَاہُ اللّٰہُ بِالْکَرَامَۃِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

زیارت اسماعیل بن جعفر صادق علیہ السلام

اَلسَّلَامُ عَلٰی جَدِّکَ الْمُصْطَفٰی اَلسَّلَامُ عَلٰی اَبِیْکَ الْمُرْتَضٰی اَلسَّلَامُ عَلَی السَّیِّدَیْنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ اَلسَّلَامُ عَلٰی خَدِیْجَۃَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ اُمِّ سَیِّدَۃِ نِسَاءِ الْعَالَمِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلٰی فَاطِمَۃَ اُمِّ الْاَئِمَّۃِ الطَّاھِرِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَی النُّفُوْسِ

الْفَاخِرَۃِ بُحُوْرِ الْعُلُوْمِ الزَّاخِرَۃِ شُفَعَآئِیْ فِی الْاٰخِرَۃِ وَاَوْلِیَآءِ عِنْدَ عَوْدِ الرُّوْحِ اِلَی الْعِظَامِ النَّخِرَۃِ اَئِمَّۃِ الْخَلْقِ وَوُلَاۃِ الْحَقِّ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا الشَّخْصُ الشَّرِیْفُ اِسْمَاعِیْلُ بْنَ مَوْلَانَا جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الصَّادِقِ الطَّاھِرِ الْکَرِیْمِ اَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَمُصْطَفَاہُ وَاَنَّ عَلِیًّا وَلِیُّہٗ وَمُجْتَبَاہُ اَنَّ الْاِمَامَۃَ فِیْ وُلْدِہٖ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ نَعْلَمُ ذٰلِکَ عِلْمَ الْیَقِیْنِ وَنَحْنُ لِذٰلِکَ مُعْتَقِدُوْنَ وَفِیْ نَصْرِھِمْ مُجْتَھِدُوْنَ

زیارتِ حلیمہ سعدیہ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا اُمَّ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا اُمَّ صَفِیِّ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا اُمَّ حَبِیْبِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا اُمَّ الْمُصْطَفٰی اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا مُرْضِعَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا حَلِیْمَۃَ السَّعْدِیَّۃِ فَرَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْکِ وَاَرْضَاکِ وَجَعَلَ الْجَنَّۃَ مَنْزِلَکِ وَمَاْوَاکِ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھوپھیوں کی زیارت

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ان دو پھوپھیوں حضرت صفیہ اور حضرت عاتکہ کی اس طرح زیارت پڑھے

Presented by www.ziaraat.com

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا عَمَّتَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا عَمَّتَيْ نَبِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا عَمَّتَيْ حَبِيْبِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا عَمَّتَيِ الْمُصْطَفٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكُمَا وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكُمَا وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

زیارت ام البنین

والدہ گرامی حضرت عباس علمدار ام البنین کی زیارت اس طرح پڑھے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا زَوْجَةَ وَلِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا زَوْجَةَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا اُمَّ الْبَنِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا اُمَّ الْعَبَّاسِ ابْنِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكِ وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكِ وَمَاْوٰيكِ

جنت البقیع

روضہ سیدہ فاطمۃ الزہراء

اگر آپ مغربی دروازے سے جنت البقیع میں داخل ہوں تو تقریباً پچاس گز کے فاصلے پر دائیں طرف نشیب میں نصف دائرہ دیوار کے ساتھ جنوب کی طرف سرخ رنگ کا ایک پتھر ہموار زمین پر پڑا ہے یہ حضرت فاطمۃ الزہرا کی قبر کا نشان ہے جس پر کبھی ایک خوبصورت گنبد والا مقبرہ ہوتا تھا جو آٹھ شوال ۱۳۴۴ھ میں گرا دیا گیا تھا

روضہ آئمہ معصومینؑ؛

قبر سیدہ کے پشت کی طرف چھوٹے چھوٹے چار پتھر تقریباً ایک ایک گز کے فاصلہ پر ایک ہی لائن میں رکھے ہیں ان میں سے دائیں طرف والا پہلا پتھر حضرت امام حسنؑ کی قبر کا نشان ہے دوسرا پتھر بائیں طرف حضرت امام زین العابدینؑ کی قبر کا نشان ہے حضرت امام زین العابدینؑ کی قبر کے ساتھ آپ کے بیٹے حضرت امام محمد باقرؑ کی قبر کا نشان ہے چوتھا پتھر حضرت امام جعفر صادقؑ کی قبر کا نشان ہے ان چار قبروں کے سرہانے ایک اور پتھر ہے جو حضرت عباس بن عبدالمطلب رسول پاکؐ کے چچا کی قبر کا نشان ہے ان مزارہائے مقدس سے چند فٹ کے فاصلے پر شمال کی ایک طرف ایک ایک گز کے فاصلے پر تین پتھر ہیں ان کو قبور بنات رسولؐ کہتے ہیں حضرت زینب اور حضرت ام کلثوم حضرت رقیہ یہ تینوں حضرت خدیجۃ الکبریٰ کی حقیقی بھانجیاں تھیں جو پیغمبرؐ کی لے پالک تھیں۔

Presented by www.ziaraat.com

حضرت ام البنین

آپ مغربی دروازہ سے اندر آئیں تو اندر آتے ہی بائیں ہاتھ دیوار قبرستان کے ساتھ تین قبروں کے نشانات میں ان میں آخری پتھر حضرت فاطمہ جن کا لقب ام البنین تھا یعنی والدہ گرامی حضرت عباسؑ علمدار ان کی قبر کا نشان ہے اور درمیان والا پتھر حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب جو حضرت عبداللہ کی حقیقی ہمشیرہ ہیں یعنی رسول اعظم کی پھوپھی کی قبر کا نشان ہے تیسرا پتھر جنوب کی طرف حضرت عاتکہ بنت عبدالمطلب کی قبر کا نشان ہے حضرت خدیجۃ الکبریٰ کی بھانجیوں کی قبور سے چند گز کے فاصلے پر بائیں طرف درمیانی راستے پر چلیں تو تقریباً تین مرلے دور رابطہ راستے پر پہلی قبر کے نشان کے طور پر پتھر پڑا ہے یہ حضرت عقیلؑ ابن ابی طالبؑ کی قبر کا نشان ہے حضرت عقیل کی قبر کے ساتھ حضرت عبداللہ ابن جعفر طیار حضرت زینب سلام اللہ علیہا کے شوہر کی قبر ہے امام مالک حضرت عقیلؑ کے مزار والے قریبی راستے پر اوپر کی طرف چند گز کے فاصلے پر دفن ہیں امام شافعی امام مالک کے ساتھ جنوب کی طرف دفن ہیں

والد گرامی سید الانبیاء ﷺ

جو راستہ امہات المومنین کی قبور سے شمال و مشرق کی طرف جاتا ہے اس راستہ کی پہلی گولائی کے قریب دائیں ہاتھ پر حضرت عبداللہ ابن عبدالمطلب والد نبی اکرم کا مزار ہے پہلے ان کی قبر روضہ رسول کے قریب تھی جب ۱۹۸۲ء میں مسجد نبی کو وسیع کیا گیا تو ان کے جسد اطہر والا تابوت نکال کر دوبارہ جنت البقیع میں دفن کیا گیا امام مالک و امام شافعی کے مزاروں سے تقریباً پچاس گز کے فاصلے پر مشرق کی طرف چلیں تو دائیں

ہاتھ شہداء احد کے تقریباً مقابل میں حضرت ابراہیم فرزند رسولؐ کے مزار کا پتھر پڑا ہے

شہداء احد

حضرت ام البنینؑ کے مزار سے تقریباً بیس فٹ کے فاصلے پر راستے کے بالکل ہی پاس شمال کی طرف مشرق کو جاتے ہوئے ایک احاطہ قبور ہے اس میں فاصلے سے چھوٹے چھوٹے گیارہ پتھر ہیں یہ شہداء احد کے مزاروں کے نشانات ہیں جو جنگ احد سے شدید زخمی حالت میں لائے گئے تھے۔ اور مدینہ منورہ میں آ کر شہید ہوئے ان میں گیارواں پتھر حضرت امام جعفر صادقؑ کے فرزند حضرت اسماعیلؑ کی قبر کا نشان ہے

فاطمہؑ بنت اسد

اسی راستے پر جو مشرق کو جاتا ہے شمال کی طرف حلیمہ سعدیہ کی قبر ہے اس مزار سے آگے شمال و مشرق کی طرف چند گز کے فاصلے پر تقریباً نو فٹ چاردیواری میں حضرت فاطمہؑ بنت اسد والدہ ماجدہ حضرت علیؑ کا مزار ہے ایک روایت میں وارد ہے کہ آئمہؑ کی قبور کے ساتھ جس قبر کو حضرت فاطمہؑ بنت محمدؐ کی قبر سے نسبت ہے وہی قبر حضرت فاطمہؑ بنت اسد کی ہے۔

ام رباب:

حضرت فاطمہ بنت اسد کی چاردیواری میں دوسری قبر حضرت ام رباب کی ہے اس چاردیواری سے تقریباً چالیس گز کے فاصلے پر مشرق میں سطح زمین سے اندازاً ایک گز بلند ایک چھوٹا سا احاطہ ہے پہلے یہ جگہ یہودیوں کے قبرستان میں تھی حکومت نے جب یہودیوں کا قبرستان جنت البقیع میں شامل کیا عثمان بن عفان کی قبر بھی جنت البقیع

Presented by www.ziaraat.com

میں شامل ہوگئی۔

جناب ابوسعید خدری:

حضرت فاطمہ بنت اسد کی مزار سے تقریباً پندرہ گز کے فاصلے پر جنوب کی طرف اصحابی رسولؐ ابوسعید خدری کی قبر ہے۔

امام نسائی:

سرکار دو عالم کے والد ماجد حضرت عبداللہ کے مزار سے تقریباً پندرہ گز کے فاصلے پر امام نسائی کی قبر کا نشان ہے ان کو بھی مسجد نبوی کو کشادہ کرتے وقت وہاں سے نکال کر 1986ء میں جنت البقیع میں دوبارہ دفن کیا گیا۔

امہات المومنین:

نبی اکرمؐ کی گیارہ بیویاں اور دو کنیزیں ہیں ان میں سے حضرت خدیجۃ الکبری کی مزار مکہ معظمہ کے قبرستان سادات بنی ہاشم میں ہے اور آٹھ جن میں چھ بیویاں اور دو کنیزیں مدینہ منورہ میں دفن ہیں ان کی قبور مقدسہ امام مالک اور امام شافعی کی قبور سے جنوب کی طرف راستے کے بالکل قریب ایک ہی قطار میں ہیں۔

بیت الحزن:

جنت البقیع کے آخری حصہ شارع ستین کی طرف واقع ہے۔ چونکہ مسلمانوں نے سیدہ طاہرہ پر اعتراض کیا تھا کہ اپنے بابا کو نہ رویا کریں اس سے ہمیں پریشانی ہوتی

ہے اس لیے مولا علیؑ نے مدینہ کے باہر ایک حجرہ بنا دیا تھا جس میں بیٹھ کر بی بی اپنے بابا کو رویا کرتی تھی۔ یہ جگہ اب وہاں ایک گھر کی شکل میں ہے۔

مقام خاک شفاء:

یہ وہ مقام ہے جہاں سے سرکار دو عالم نے خاک لے کر اس پر سجدہ کیا تھا اور اسے خاک شفاء کا رتبہ بخشا لیکن اب حکومت وہاں جانے نہیں دیتی۔

باغ سلیمانؓ فارسی و بیت الحزن امام سجادؑ

جناب رسول اکرمؐ کے مزار سے چند کلومیٹر جنوب کی جانب نئے موجودہ محلہ بنی ہاشم کو جاتے ہوئے راستے میں باغ سلیمان فارسی ہے اور اسی جگہ بیت الحزن حضرت امام سجادؑ ہے جسے لوہے کا جنگلہ لگا کر بند کر دیا گیا ہے بیت الحزن کی دیواریں اور چھت بوسیدہ ہو چکے ہیں۔

شمعون یہودی کا کنواں:

یہ باغ آج بھی موجود ہے جو شمعون یہودی کی ملکیت تھا جس میں حضرت علیؑ مزدوری کیا کرتے تھے اور باغ کو پانی سے سیراب کیا کرتے تھے

مشربہ ام ابراہیمؑ

یہ محلہ عوالی میں حرۂ شرقیہ کے نزدیک واقع ہے گیٹ اور چار دیواری کے ساتھ اس جگہ کو ایک حویلی بنا دیا گیا ہے یہاں زوجہ سید الانبیاء والدہ گرامی حضرت ابراہیمؑ حضرت ماریہ قبطیہ کی قبر مبارک ہے اور اسی چار دیواری میں حضرت نجمہ خاتون زوجہ

Presented by www.ziaraat.com

حضرت امام موسیٰ کاظمؑ اور حضرت امام رضاؑ کی والدہ کی قبر مبارک بھی ہے۔

مقام ردِ شمس:

حضرت امیر المومنینؑ نے ایک یہودی سے کچھ پیسے ادھار لیے تھے اور حسنینؑ کو یہودی کے گروی رکھا تھا اور وعدہ کیا تھا کہ میں یہ پیسے شام سے پہلے لٹا دوں گا لیکن جب آپ یہودی کے پاس پہنچے تو شام ہو چکی تھی تو یہودی نے کہا چونکہ آپ وعدہ کے مطابق نہیں پہنچے اس لیے میں حسنین کو واپس نہیں کروں گا مولا نے فرمایا اگر یہ سورج واپس پلٹ آئے اور دن ہو جائے تو حسنین کو واپس کر دے گا تو وہ مان گیا مولا نے دعا کی اور ڈوبا ہوا سورج واپس پلٹ آیا یہودی یہ معجزہ دیکھ کر مولا کے قدموں پر گر پڑا اور مسلمان ہو گیا اور حسنین کو واپس کر دیا۔ پہلے یہاں مسجد تھی جسے شہید کر دیا گیا اب وہاں چاردیواری موجود ہے۔

مدرسہ امام جعفر صادقؑ:

میدان احد سے تھوڑا سا پہلے احد میدان کی دوسری طرف ایک مینار اور دو منزلہ عمارت نظر آتی ہے یہ مدرسہ امام جعفر صادقؑ ہے۔ یہاں امام اپنے شاگردوں کو تعلیم سے آراستہ کرتے تھے۔ (اب یہ مدرسہ شہید کر دیا گیا ہے)

مسجد فضیح:

مدینہ سے چند کلومیٹر پر ایک فضیح نامی مسجد ہے جو کہ محلہ عوالی کے مشرق میں واقع ہے جہاں لوگ چھپ کر شراب پیتے تھے اس کے متعلق حضور اکرمؐ کو اطلاع ملی

جب اللہ کے نبی آئے اور دیکھا تو وہ شراب سرکہ میں تبدیل ہو چکی تھی اللہ کے نبی نے بھی انہیں معاف کر دیا۔ (اب یہ مسجد شہید کر دی گئی ہے)

دربار ولید:

حضور اکرمؐ کے روضہ مبارک سے تقریباً ڈیڑھ کلومیٹر دور مغرب کی طرف دربار ولید ہے یہ یزید کی طرف سے مدینہ کا گورنر تھا اسی دربار میں حضرت امام حسینؑ کو یزید کا خط پڑھ کر سنایا گیا تھا اور یہی وہ مقام ہے جہاں پر وارث شریعت حضرت امام حسینؑ نے انکار بیعت کیا تھا۔

مسجد ابوذر غفاریؓ:

یہ مسجد حضرت حمزہ کے مقام شہادت کی طرف لے جانے والے راستہ پر مشرقی جانب دائیں ہاتھ پر ہے

غزوہ اُحد 3ھ:

مدینہ منورہ کے شمال میں تقریباً چار میل کے فاصلے پر وہ پہاڑ ہے جو ''جبلِ اُحدُ'' کے نام سے یاد کیا جاتا ہے 3ھ میں اُحد کی مشہور جنگ اسی پہاڑی کے دامن میں لڑی گئی تھی یہ پہاڑ شرقاً غرباً چار میل پر پھیلا ہوا ہے کفار قریش کے تین ہزار جنگجو اور نبرد آزما حملہ آوروں کا لشکر 3ھ میں مدینہ منورہ پر حملہ آور ہوا، جنہیں مسلمانوں کے مقابلے میں تعداد اور سامان حرب کی برتری حاصل تھی اس کے مقابلے میں مسلمانوں کا لشکر جو ایک ہزار نفوس پر مشتمل تھا منافقوں کی سازش کی وجہ سے عین لڑائی کے وقت صرف سات سو افراد پر مشتمل رہ گیا تھا ان کے پاس بھی صرف ایک سو زرہ بکتر تھے ایسے نازک

Presented by www.ziaraat.com

موقع پر منافقوں کے فرار سے مسلمان فوج کے حوصلے پر بھی فطری طور پر برا اثر ہوا تاہم آپؐ اور جلیل القدر صحابہؓ نے ان کی ہمت بندھائی آپؐ نے مسلمانوں کو اللہ کی ذات پر بھروسہ کرنے کو کہا پھر آپؐ نے بہ نفس نفیس فوج کی صف بندی کی اسلامی فوج کی پشت کی جانب ایک درہ تھا آپؐ نے (50) پچاس تیر اندزوں کو وہاں مقرر فرمایا اور تاکید کی کہ اسلامی فوج کو چاہے جیت ہو یا ہار اس جگہ کو ہرگز نہ چھوڑنا جنگ شروع ہوئی مگر اسلامی فوج کے مقابلے میں دشمن کی کچھ نہ چلی کفار اسلامی فوج کی تاب نہ لا کر میدان سے بھاگ کھڑے ہوئے مسلمانوں نے تعاقب کیا مسلمان تیر انداز جن کو آپؐ نے تاکید فرمائی تھی کہ کسی حال میں بھی جگہ نہ چھوڑیں گے

جنگ میں جب مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی اور مسلمان مال غنیمت اکٹھا کرنے لگے تو ان تیراندازوں نے رسولؐ کے فرمان کی حکم عدولی کرتے ہوئے اس جگہ کو چھوڑ دیا جب کفار کے ایک سپہ سالار خالد بن ولید نے اس درہ کو خالی دیکھا تو پیچھے سے مسلمانوں پر حملہ کر دیا اس حملہ میں مصعب ابن عمیر اصحابی رسول جس کی شکل حضورؐ سے ملتی تھی قتل ہو گئے تو کفار نے شور مچا دیا کہ سید الانبیاء قتل ہو گئے تو مسلمان میدان جنگ سے بھاگ نکلے جیسا کہ ان کے بھاگنے کا قرآن میں کچھ اس طرح تذکرہ ہے کہ میرے حبیب یاد کرو اس وقت کو جب تم بلاتے تھے اور یہ لوگ تیری آواز پر کان ہی نہیں دھرتے تھے جب اصحاب بھاگ گئے تو کفار نے سید الانبیاءؐ پر چاروں طرف سے حملہ کر دیا رسولؐ پاک زخمی ہو گئے حتی کہ رسولؐ پاک کے دندان مبارک بھی شہید ہو گئے حضرت امیر المومنین پروانہ وار آپ پر اپنی جان نثار کر رہے تھے لڑتے لڑتے آپؐ کی تلوار ٹوٹ گئی تو اللہ نے آسمان سے ذوالفقار نازل فرمادی اور جبرائیلؑ نے فضا میں یہ قصیدہ پڑھا **(لا فتی**

Presented by www.ziaraat.com

اِلاَّ عَلِیٌ لاَ سَیْفَ اِلاَّ ذُوالْفِقَار) کہ علیؑ سے بڑھ کر بہادر کوئی نہیں اور ذوالفقار سے بہتر تلوار کوئی نہیں تو اس جنگ میں مسلمانوں کا کافی نقصان ہوا اور ستر (70) کے قریب مسلمان شہید ہوئے اسی جنگ میں آپؐ کے پیارے چچا حضرت حمزہ نے جام شہادت نوش فرمایا اس میدان میں جو چاردیواری بنی ہوئی ہے اس میں جو دو قبریں نیچے دروازے کی طرف بنی ہوئی ہیں ان میں ایک قبر مبارک حضرت حمزہؑ کی ہے اور دوسری قبر حضرت مصعب ابن عمیر کی ہے اور اوپر والی جگہ پر جو نشان قبر بنا ہوا ہے اس میں باقی شہداء احد کو اجتماعی طور پر دفن کیا گیا ہے۔

زیارت سید الشہداء حضرت امیر حمزہ

اَلسَّلاَمُ عَلَیْکَ یَا عَمَّ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَلسَّلاَمُ عَلَیْکَ یَا خَیْرَ الشُّھَدَاءِ اَلسَّلاَمُ عَلَیْکَ یَا اَسَدَ اللّٰہِ وَ اَسَدَ رَسُوْلِہٖ اَشْھَدُ اَنَّکَ قَدْ جَاھَدْتَ فِی اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ وَجُدْتَ بِنَفْسِکَ وَنَصَحْتَ رَسُوْلَ اللّٰہِ وَکُنْتَ فِی مَا عِنْدَ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ رَاغِبًا بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ اَتَیْتُکَ مُتَقَرِّبًا اِلَی اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ بِزِیَارَتِکَ وَمُتَقَرِّبًا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ بِذَالِکَ رَاغِبًا اِلَیْکَ فِی الشَّفَاعَۃِ اَبْتَغِیْ بِزِیَارَتِکَ خَلاَصَ نَفْسِیْ مُتَعَوِّذًا بِکَ مِنْ نَّارٍ اَسْتَحَقَّھَا مِثْلِیْ بِمَا جَنَیْتُ عَلٰی نَفْسِیْ ھَارِبًا مِنْ ذُنُوْبِیَ الَّتِیْ اَحْتَطَبْتُھَا عَلٰی ظَھْرِیْ فَزِعًا اِلَیْکَ رَجَاءَ رَحْمَۃِ رَبِّیْ اَتَیْتُکَ مِنْ شُقَّۃٍ

Presented by www.ziaraat.com

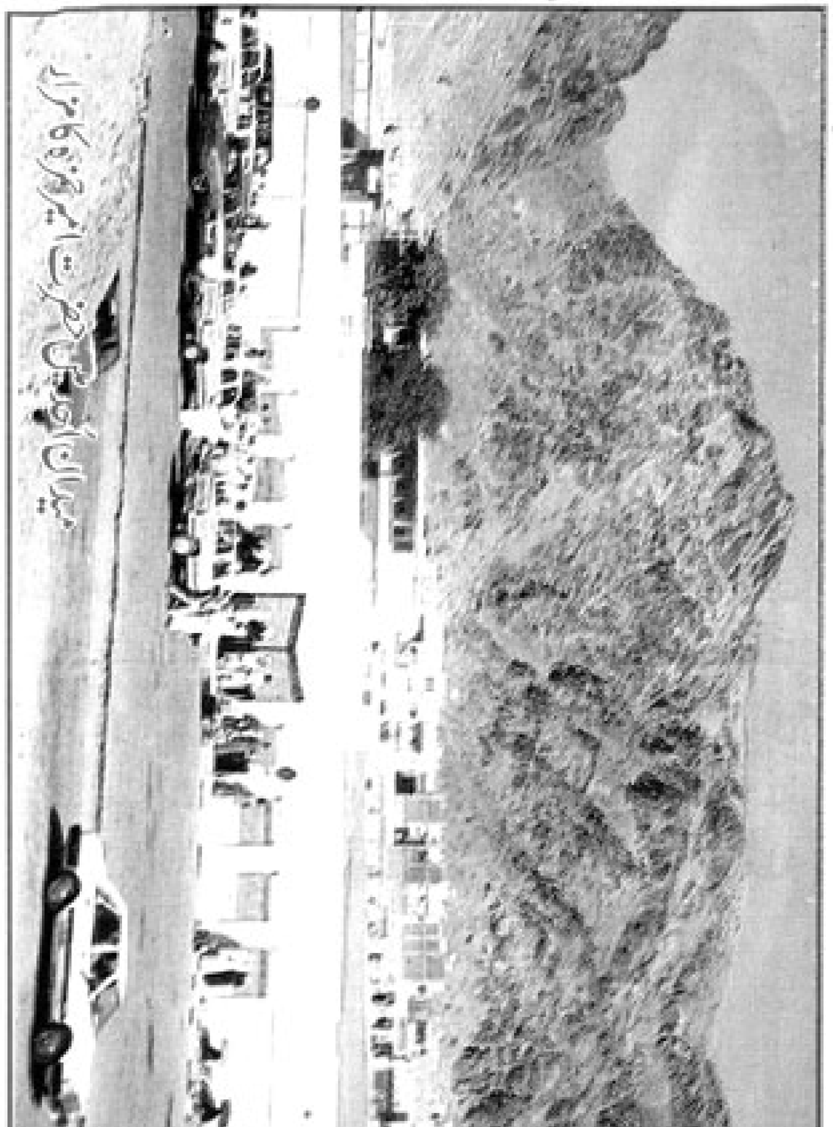

بَعِيدَةٍ طَالِبًا فَكَاكَ رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ وَقَدْ اَوْقَرَتْ ظَهْرِي
ذُنُوبِي وَاَتَيْتُ مَا اَسْخَطَ رَبِّي وَلَمْ اَجِدْ اَحَدًا اَفْزَعُ اِلَيْهِ خَيْرًا
لِي مِنْكُمْ اَهْلَ بَيْتِ الرَّحْمَةِ فَكُنْ لِي شَفِيعًا يَوْمَ فَقْرِي وَحَاجَتِي
فَقَدْ سِرْتُ اِلَيْكَ مَحْزُونًا وَاَتَيْتُكَ مَكْرُوبًا وَسَكَبْتُ عَبْرَتِي
عِنْدَكَ بَاكِيًا وَصِرْتُ اِلَيْكَ مُفْرَدًا وَاَنْتَ مِمَّنْ اَمَرَنِيَ اللّٰهُ
بِصِلَتِهِ وَحَثَّنِي عَلَى بِرِّهِ وَدَلَّنِي عَلَى فَضْلِهِ وَهَدَانِي لِحُبِّهِ
وَرَغَّبَنِي فِي الْوِفَادَةِ اِلَيْهِ وَاَلْهَمَنِي طَلَبَ الْحَوَائِجِ عِنْدَهُ اَنْتُمْ
اَهْلُ بَيْتٍ لَا يَشْقَى مَنْ تَوَلَّاكُمْ وَلَا يَخِيبُ مَنْ اَتَاكُمْ وَلَا يَخْسَرُ
مَنْ يَهْوَاكُمْ وَلَا يَسْعَدُ مَنْ عَادَاكُمْ

زیارت شهداء احد

اَلسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَى نَبِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَى
مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَى اَهْلِ بَيْتِهِ الطَّاهِرِينَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَيُّهَا الشُّهَدَاءُ الْمُؤْمِنُونَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا
اَهْلَ بَيْتِ الْاِيمَانِ وَالتَّوْحِيدِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَنْصَارَ دِينِ
اللّٰهِ وَاَنْصَارَ رَسُولِهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ
فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ اخْتَارَكُمْ لِدِينِهِ وَاصْطَفَاكُمْ
لِرَسُولِهِ وَاَشْهَدُ اَنَّكُمْ قَدْ جَاهَدْتُمْ فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهِ

Presented by www.ziaraat.com

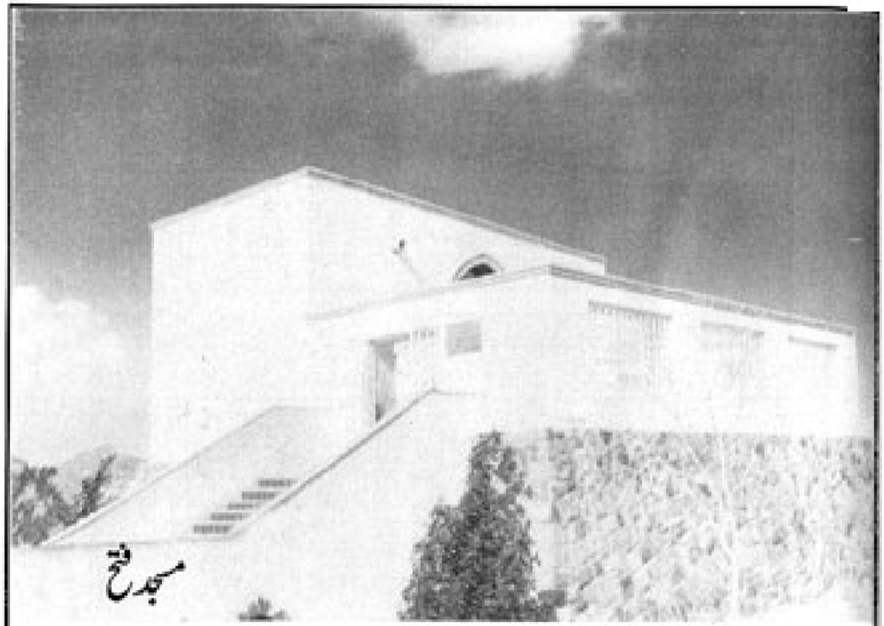

وَذَبَبْتُمْ عَنْ دِیْنِ اللّٰہِ وَعَنْ نَبِیِّہٖ وَجُدْتُمْ بِاَنْفُسِکُمْ
دُوْنَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّکُمْ قُتِلْتُمْ عَلٰی مِنْھَاجِ رَسُوْلِ اللّٰہِ فَجَزَاکُمُ
اللّٰہُ عَنْ نَبِیِّہٖ وَعَنِ الْاِسْلَامِ وَاَھْلِہٖ اَفْضَلَ الْجَزَاءِ وَعَرَّفَنَا
وُجُوْھَکُمْ فِیْ مَحَلِّ رِضْوَانِہٖ وَمَوْضِعِ اِکْرَامِہٖ مَعَ النَّبِیِّیْنَ
وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَآءِ وَالصَّالِحِیْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا
اَشْھَدُ اَنَّکُمْ حِزْبُ اللّٰہِ وَاَنَّ مَنْ حَارَبَکُمْ فَقَدْ حَارَبَ اللّٰہَ
وَاَنَّکُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ الْفَآئِزِیْنَ الَّذِیْنَ ھُمْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ
یُرْزَقُوْنَ فَعَلٰی مَنْ قَتَلَکُمْ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلَآئِکَۃِ وَالنَّاسِ
اَجْمَعِیْنَ اَتَیْتُکُمْ یَا اَھْلَ التَّوْحِیْدِ زَائِرًا وَبِحَقِّکُمْ عَارِفًا وَ
بِزِیَارَتِکُمْ اِلَی اللّٰہِ مُتَقَرِّبًا وَبِمَا سَبَقَ مِنْ شَرِیْفِ الْاَعْمَالِ
وَمَرْضِیِّ الْاَفْعَالِ عَالِمًا فَعَلَیْکُمْ سَلَامُ اللّٰہِ وَرَحْمَتُہٗ
وَبَرَکَاتُہٗ وَعَلٰی مَنْ قَتَلَکُمْ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَغَضَبُہٗ وَسَخَطُہٗ

میدان خندق

ہجرت کا پانچواں سال تھا یہودیوں، منافقوں اور مشرک قبائل پر مشتمل دشمنان اسلام کا ایک لشکر جرار جس کی تعداد دس ہزار تھی اسلام پر آخری اور کاری بلکہ فیصلہ کن ضرب لگانے اور مسلمانوں کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کیلئے مدینہ منورہ کی جانب روانہ ہوا رسول اکرمؐ کو اس کی خبر ملی تو صحابہ کرام کو صلاح و مشورہ کی غرض سے طلب فرمایا اور حضرت سلمان

Presented by www.ziaraat.com

مسجد فاطمہؑ

مسجد سلمان فارسی

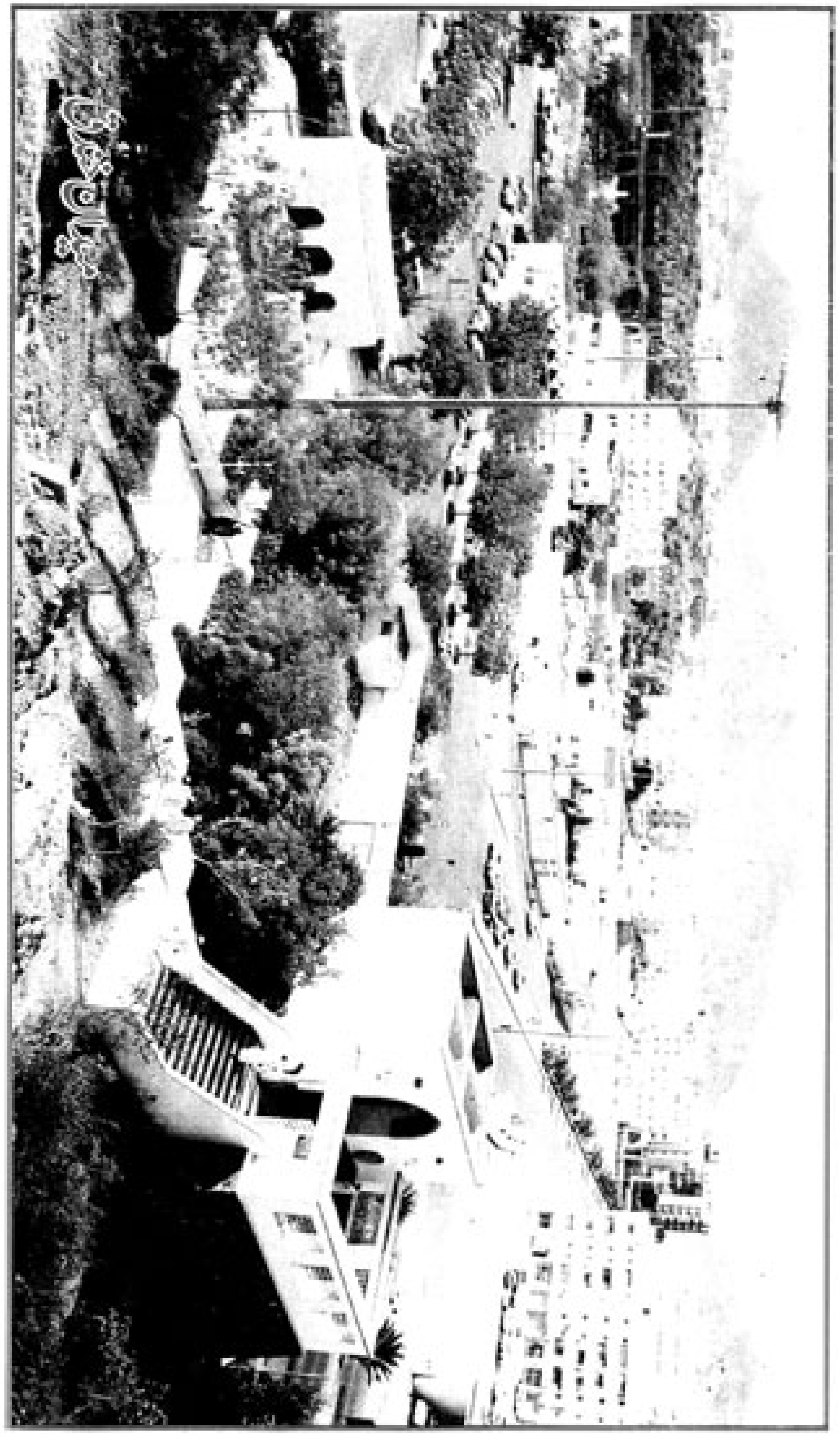

Presented by www.ziaraat.com

فارسی کے مشورہ کے مطابق جبل سلع کو پشت کی جانب رکھ کر مدینہ منورہ کے گرد خندق کھودی گئی اس لشکر جرار نے مدینہ پہنچ کر اس شدت کے ساتھ حملہ کیا کہ مدینہ کی سرزمین کانپ اٹھی مگر یہ لوگ خندق کی وجہ سے آگے نہ بڑھ سکتے تھے۔لہذا ایسی حالت میں یہ محاصرہ تقریباً ایک مہینے تک جاری رہا اسی جنگ میں حضرت علی ابن ابی طالبؑ کے ہاتھوں عرب کا نامی گرامی پہلوان عمرو بن عبدود مارا گیا تھا لکھا ہے کہ اس موقع پر رسولؐ نے فرمایا:(ضَرْبَةُ عَلِيٍّ يَوْمَ الْخَنْدَقِ اَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةِ الثَّقَلَيْنِ خندق کے دن کی علیؑ کی ضربت جن وانس کی عبادت سے افضل ہے جبل سلع کے دامن میں جہاں جنگ ہوئی تھی اس وقت چھ مساجد ہیں جو جنگ کی یادگار ہیں ان میں سے جو سب سے بلندی پر واقع ہے یہ مسجد، مسجدِ فتح کہلاتی ہے روایت کے مطابق آپ نے جنگ کے دوران متواتر تین روز تک اس جگہ دعا کی تھی اور پھر قبولیت دعا کی بشارت پائی پہلی مسجد جو فتح کے قریب بائیں ہاتھ کی جانب ہے، اس کو مسجد سلمان فارسی کہتے ہیں اور مسجد سلمان فارسی سے سیدھے ہاتھ کی جانب سڑک سے ملی ہوئی مسجد ابو بکر ہے مسجد ابو بکر کے بائیں ہاتھ کی جانب تھوڑا سا پیچھے مسجد عمر ہے مسجدِ عمر کے پیچھے ایک چھوٹی مسجد ہے یہ بی بی فاطمہؑ کی مسجد کہلاتی ہے اور مسجد فاطمہ کی بائیں جانب بالکل پہاڑی کے دامن میں مسجد علیؑ ہے ان مساجد کو ان کے نام سے منسوب کرنے کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ غزوہ خندق کے دوران ان کے مقامات انہیں جگہ میں واقع ہوں گے۔

مسجد قباء

مدینہ منورہ سے تین میل کے فاصلے پر جو آبادی ہے اسے قُباء کہتے ہیں ہجرت مدینہ کے زمانے میں یہاں انصار کے بہت سے خاندان آباد تھے جن کا سربراہ کلثوم بن

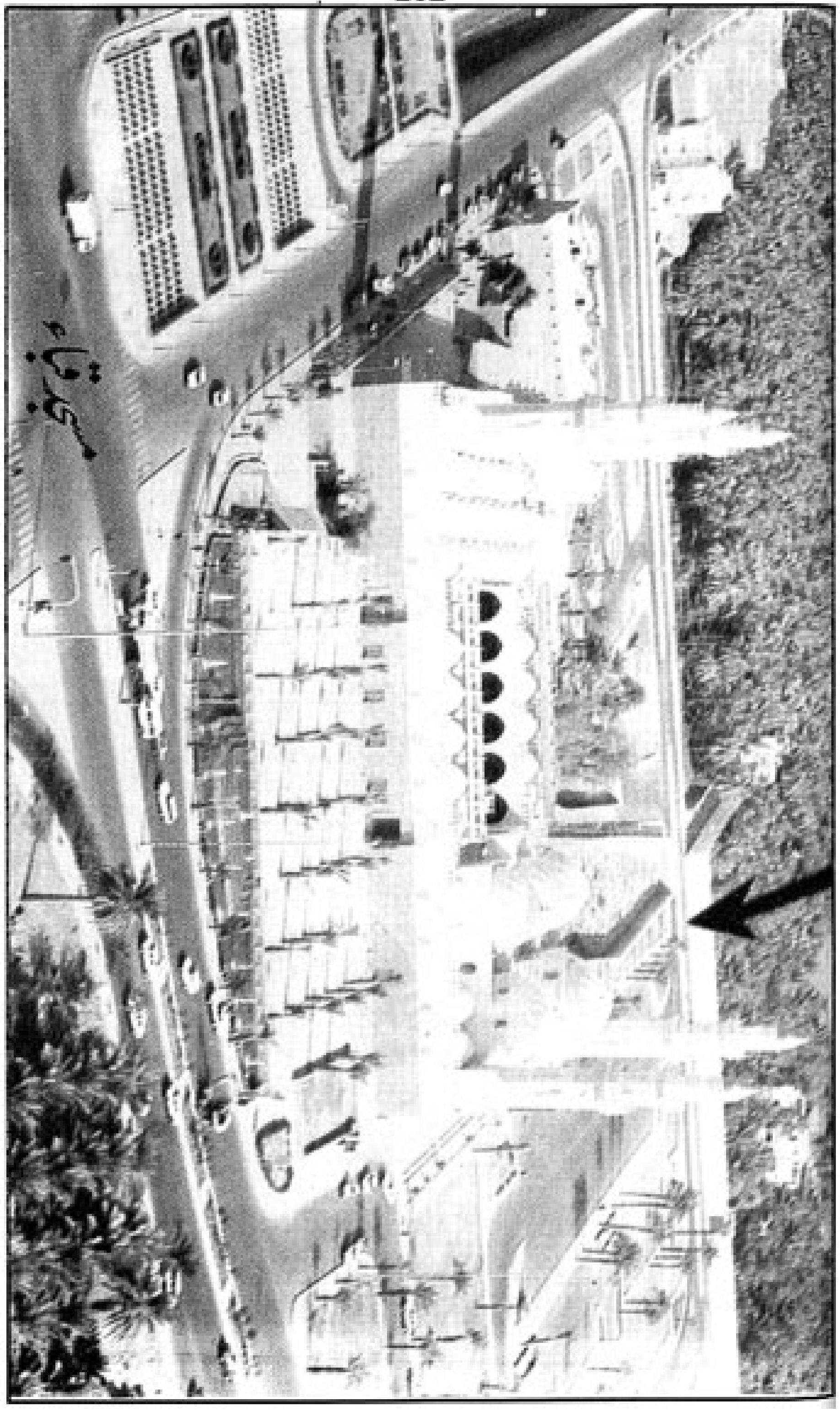

Presented by www.ziaraat.com

عمرہ تمتع

- عمرہ تمتع کو حج سے پہلے بجالانا واجب ہوتا ہے جو اول شوال سے نو(۹) ذی الحجہ تک بجا لایا جاسکتا ہے ان مہینوں کے علاوہ عمرہ تمتع کا سال کے دوسرے مہینوں میں بجا لانا جائز نہیں ہے۔
- دوسری شرط یہ ہے کہ عمرہ تمتع اور حج تمتع ایک ہی سال میں بجالایا جائے گا ،

عمرہ مفردہ اور تمتع میں فرق

عمرہ مفردہ کے ارکان سات ہیں۔

(1) احرام (2) طواف (3) نمازطواف (4) سعی

(5) تقصیر یا حلق (6) طواف النساء (7) نمازطواف النساء

عمرہ تمتع کے ارکان پانچ ہیں:

(1) احرام (2) طواف (3) نمازطواف (4) سعی (5) تقصیر

پاکستان میں بسنے والوں کیلئے عمرہ مفردہ کی ادائیگی مستحب ہے، لیکن عمرہ تمتع جو واجب حج کیلئے ہو وہ واجب ہوگا اور جو مستحب حج کیلئے ہوگا وہ مستحب ہوگا۔

عمرہ تمتع کے میقات پانچ ہیں۔

(1) مسجد شجرہ (2) جحفہ (3) قرن المنازل (4) وادی یلملم

(5) وادی عقیق

- عمرہ مفردہ کا احرام باندھنا بھی ان ہی مواقیت سے واجب ہے جہاں سے عمرہ تمتع کا باندھنا واجب ہے ہاں اگر مکلف مکہ میں ہو اور عمرہ مفردہ کو بجالانا چاہتا ہے ہو تو اس کیلئے میقات تنعیم جعرانہ اور حدیبیہ ہیں

اعمالِ حج کی اجمالی صورت

Presented by www.ziaraat.com

الہدم تھے حضور نے ہجرت مدینہ کے وقت ان کے ہی ہاں چار روز قیام کیا تھا اسی دوران آپؐ نے اس بستی میں ایک مسجد کی بنیاد رکھی جسے اسلام کی پہلی مسجد ہونے کا شرف حاصل ہے اس مسجد کی عظمت اور فضیلت یہ ہے کہ اس میں پڑھی جانے والی دو رکعت نماز کا ثواب ایک عمرہ کے برابر ہے۔ زائرین مسجد قباء کو چاہیے کہ یہاں زیادہ سے زیادہ نمازیں ادا کریں اپنے لیے بھی اور اپنے زندہ عزیزوں کی نیابت میں اور اپنے مرحومین مومنین کی بلندی درجات کیلئے۔

مسجد قبلتین

یہ مسجد نبویؐ سے تقریباً تین میل کے فاصلے پر واقع ہے یہ مسجد تاریخ اسلام کے ایک اہم واقع کی علامت ہے ابتدا میں مسلمان نماز بیت المقدس کی طرف رخ کر کے ادا فرماتے تھے تقریباً سولہ سترہ مہینے آپ کو مدینہ منورہ میں ہجرت کر کے آئے ہوئے ہو گئے تھے ایک دن آپ قبیلہ بنوسلمہ کی ایک مسلم خاتون ام بشر جو کہ بیمار تھی ان کی تیمارداری کیلئے تشریف لے گئے آپ کیلئے دوپہر کے کھانے کا اہتمام کیا گیا اسی اثناء میں نماز ظہر کا وقت ہو گیا آپ بنوسلمہ کی مسجد میں نماز کی امامت فرمانے کھڑے ہوئے دو رکعتیں پڑھا چکے تھے کہ تیسری رکعت میں یکا یک وحی کے ذریعے تحویل قبلہ کی آیات نازل ہوئیں اور اسی وقت آپ کی اقتدا میں جماعت کے تمام لوگوں کے بیت المقدس سے کعبہ کی طرف رخ پھر گئے بیت المقدس مدینہ منورہ سے عین شمال میں واقع ہے اور کعبۃ اللہ بالکل جنوب میں ہے نماز باجماعت پڑھاتے ہوئے قبلہ تبدیل کرنے میں لامحالہ آپ کو چل کر مقتدیوں کے پیچھے آنا ہوا ہوگا اور مقتدیوں کو صرف رخ ہی نہ بدلنا پڑا ہوگا بلکہ کچھ نہ کچھ انہیں بھی چل کر اپنی صفیں درست کرنا پڑی ہوں گی اس طرح ایک

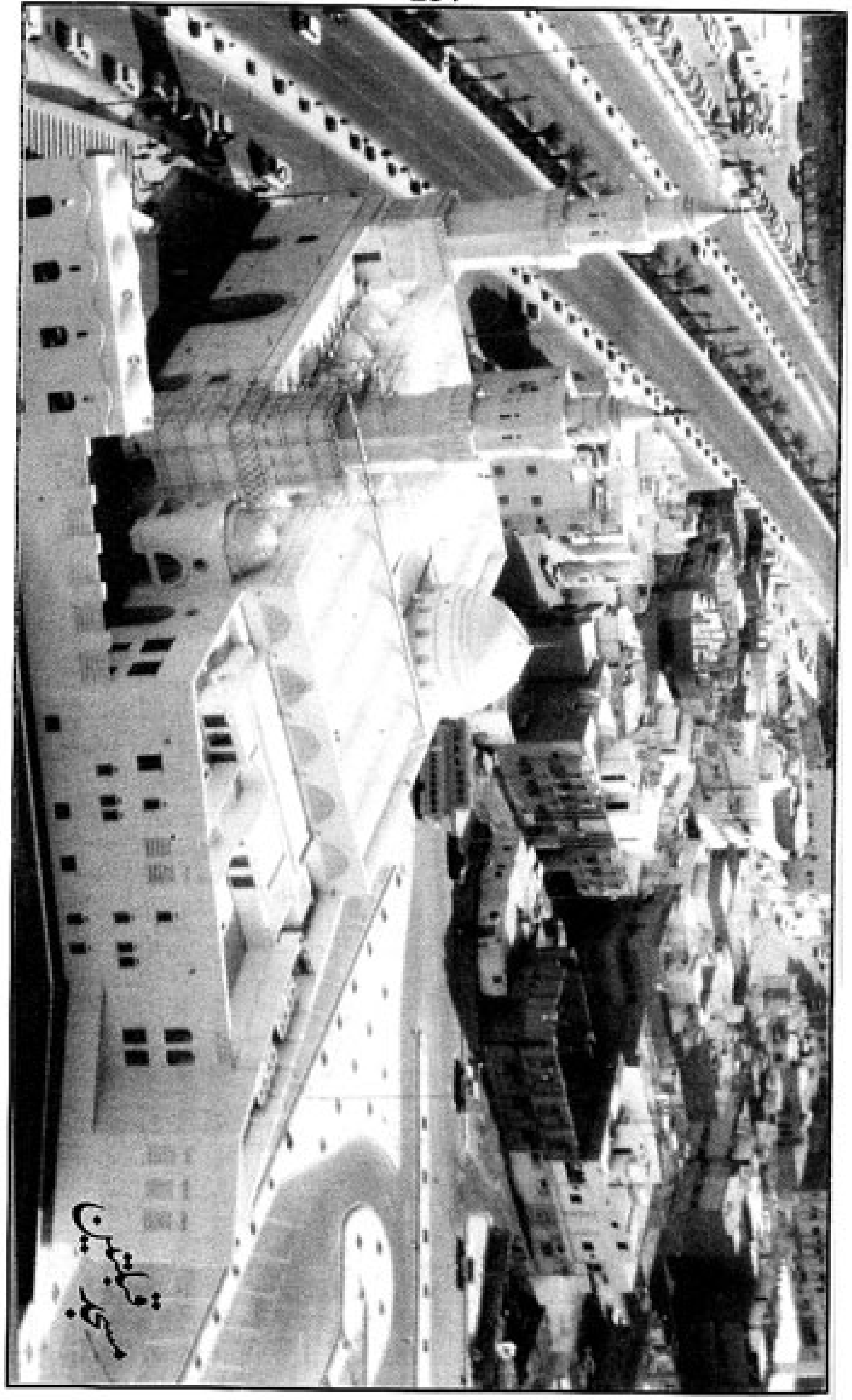

Presented by www.ziaraat.com

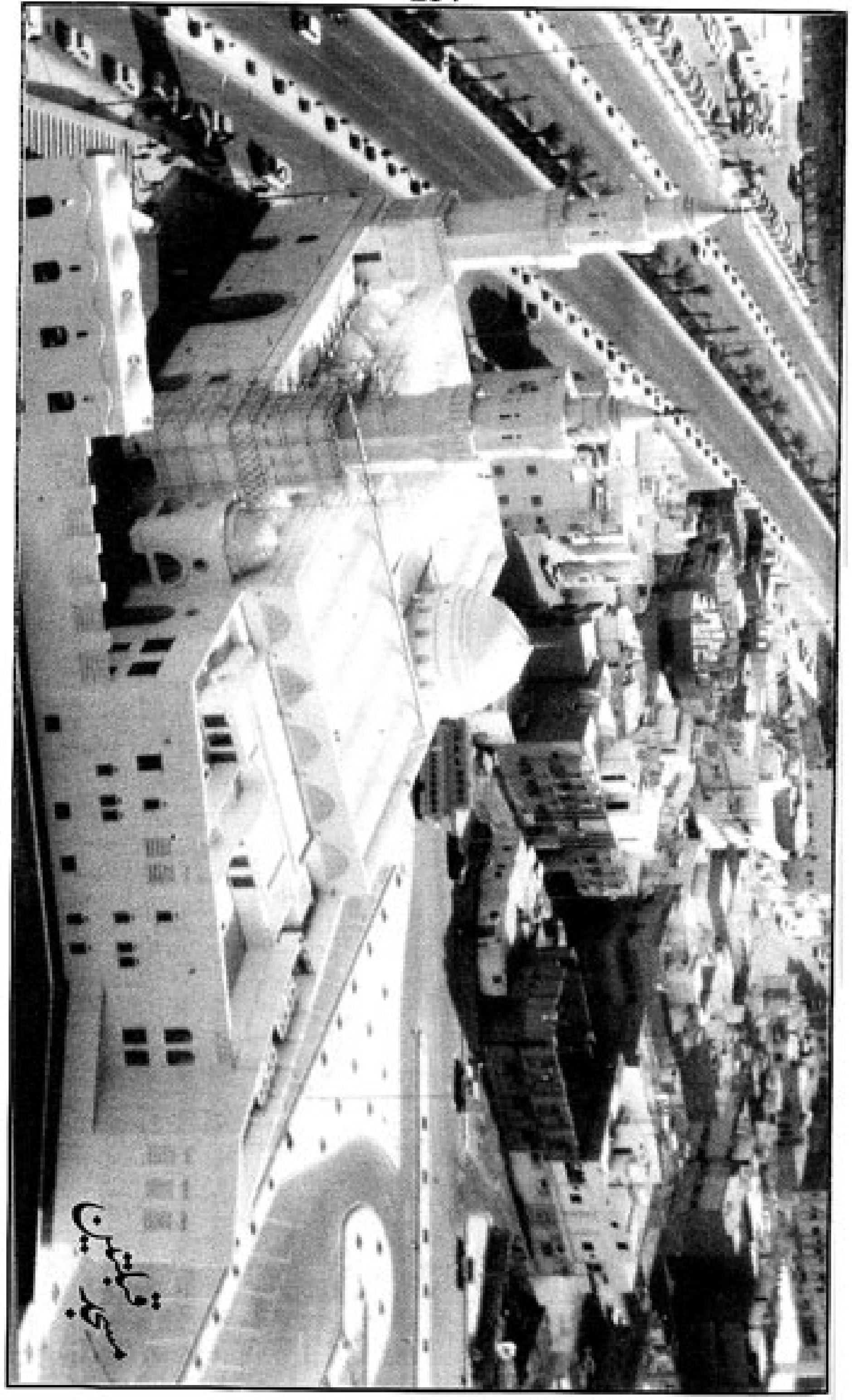

الہدم تھے حضور نے ہجرت مدینہ کے وقت ان کے ہی ہاں چار روز قیام کیا تھا اسی دوران آپ نے اس بستی میں ایک مسجد کی بنیاد رکھی جسے اسلام کی پہلی مسجد ہونے کا شرف حاصل ہے اس مسجد کی عظمت اور فضلیت یہ ہے کہ اس میں پڑھی جانے والی دو رکعت نماز کا ثواب ایک عمرہ کے برابر ہے۔ زائرین مسجد قباء کو چاہیے کہ یہاں زیادہ سے زیادہ نمازیں ادا کریں اپنے لیے بھی اور اپنے زندہ عزیزوں کی نیابت میں اور اپنے مرحومین مومنین کی بلندی درجات کیلئے۔

مسجد قبلتین

یہ مسجد نبویؐ سے تقریبا تین میل کے فاصلے پر واقع ہے یہ مسجد تاریخ اسلام کے ایک اہم واقع کی علامت ہے ابتدا میں مسلمان نماز بیت المقدس کی طرف رخ کر کے ادا فرماتے تھے تقریبا سولہ سترہ مہینے آپ کو مدینہ منورہ میں ہجرت کر کے آئے ہوئے ہو گئے تھے ایک دن آپ قبیلہ بنوسلمہ کی ایک مسلم خاتون ام بشر جو کہ بیمار تھی ان کی تیمارداری کیلئے تشریف لے گئے آپ کیلئے دوپہر کے کھانے کا اہتمام کیا گیا اسی اثناء میں نماز ظہر کا وقت ہو گیا آپ بنوسلمہ کی مسجد میں نماز کی امامت فرمانے کھڑے ہوئے دو رکعتیں پڑھا چکے تھے کہ تیسری رکعت میں یکا یک وحی کے ذریعے تحویل قبلہ کی آیات نازل ہوئیں اور اسی وقت آپ کی اقتدا میں جماعت کے تمام لوگوں کے بیت المقدس سے کعبہ کی طرف رخ پھر گئے بیت المقدس مدینہ منورہ سے عین شمال میں واقع ہے اور کعبۃ اللہ بالکل جنوب میں ہے نماز با جماعت پڑھاتے ہوئے قبلہ تبدیل کرنے میں لامحالہ آپ کو چل کر مقتدیوں کے پیچھے آنا ہوا ہوگا اور مقتدیوں کو صرف رخ ہی نہ بدلنا پڑا ہوگا بلکہ کچھ نہ کچھ انہیں بھی چل کر اپنی صفیں درست کرنا پڑی ہوں گی اس طرح ایک

Presented by www.ziaraat.com

مسجد علی

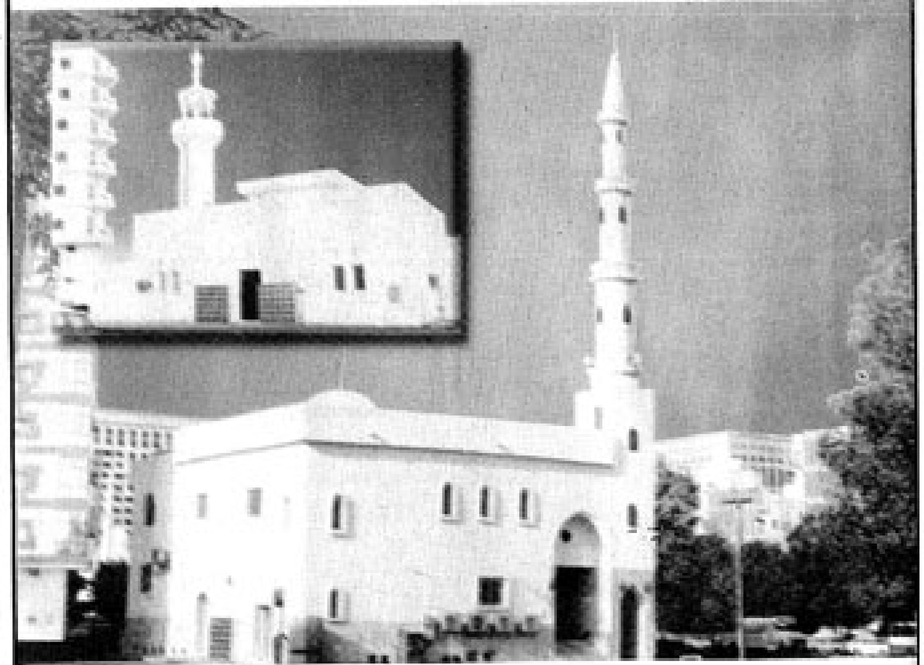

مسجد ابوذرؓ

باغ فدک

مدینہ منورہ سے ایک سو بیس (120) کلومیٹر دور ہے خیبر میں یہودیوں کا ایک قلعہ تھا جو سرکار دو عالم نے حضرت علیؑ کی شجاعت کی بدولت فتح کیا تھا اس جاگیر کا وہ علاقہ جو اسلامی فوج کی فتح خیبر کے بعد واپسی پر یہودیوں نے بغیر کسی جنگ و جدال کے حضور اکرمؐ کے حوالے کیا تھا اور یہ حضور کی ذاتی ملکیت تھی جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے (وَمَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَآ اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ) جو مال اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو ان یہودیوں سے دلوایا پس اے مسلمانوں تمہارا اس میں کوئی حصہ نہیں کیونکہ تمہارے گھوڑے اور اونٹوں نے اس میں کوئی کام نہیں کیا مگر اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں کو خود جس پر چاہتا ہے مسلط کر دیتا ہے اللہ ہر شئی پر قادر ہے (سورۃ الحشر آیت نمبر ۶)

پھر آپ نے یہ جاگیر اپنی اکلوتی بیٹی حضرت فاطمۃ الزہراءؑ کو ہبہ کر کے تحریر کر دی تھی مدینہ کو جاتے ہوئے خیبر سے تھوڑی ہی دور یہ باغ شروع ہوتا ہے کم و بیش ایک سو کلومیٹر کے رقبہ پر مشتمل ہے جو آج بھی موجود ہے۔

میدان بدر

مکہ اور مدینہ کے درمیان پرانے راستے پر واقع ہے جہاں پر اسلام اور کفر کی پہلی جنگ لڑی گئی تھی وہاں پر شہداء بدر دفن ہیں۔

Presented by www.ziaraat.com

مسجد علیؑ

یہ مسجد غمامہ کے قریب ہے یہاں حضرت علیؑ نے نماز عید ادا فرمائی تھی۔

مسجد مباہلہ

جہاں یہ مسجد ہے وہاں رسول اکرمؐ حضرت علیؑ حضرت فاطمہ حضرت حسنؑ اور حضرت امام حسینؑ کے ساتھ نصاری نجران سے مباہلہ کیلئے آئے تھے یہ جنت البقیع کے اختتام پر شارع ستین پر واقع ہے۔

ابیار علیؑ:

مسجد شجرہ کے قریب چند کنویں ہیں جو ابیار علیؑ کے نام سے مشہور ہیں جو حضرت علیؑ کے معجزے سے جاری ہوئے تھے ان کا پانی کافی بیماریوں کے لئے موجب شفاء ہے

تمت بالخیر: بعون الملک الوھاب

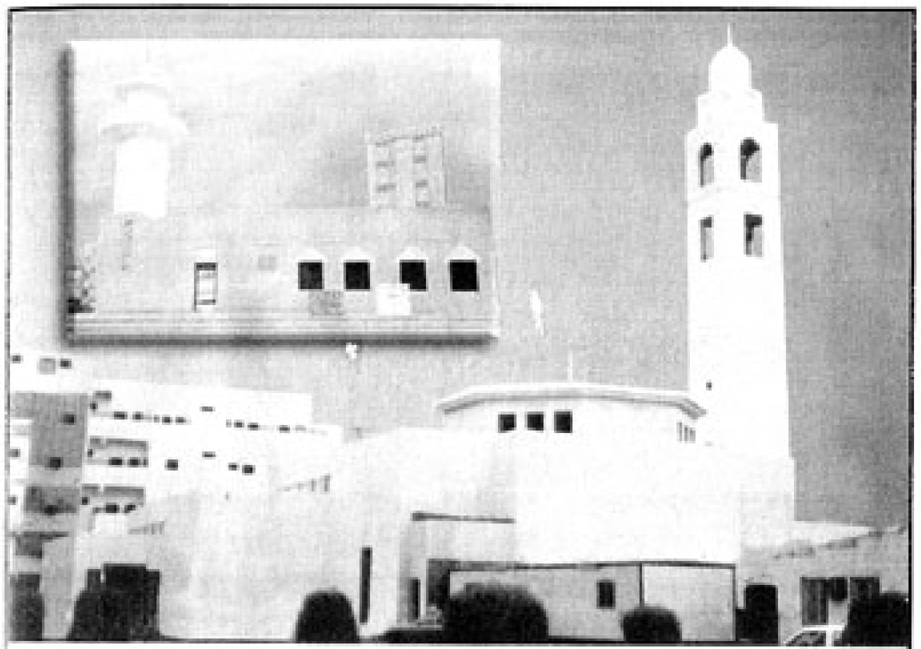

مسجد اجابہ

ابیار علیؑ

Presented by www.ziaraat.com